بھارت لٹریچر کمپنی لاہور سے

ہر طرح کی آریہ سماجک پستک بکفایت مل سکتی ہیں

سوامی دیانند کا جیون چرتر۔ بزبان پنجابی پستکوں میں جو گورمکھی میں پنڈت دھرم جی نے چھپوایا ہے۔ اس کا سارا ایڈیشن بھارت لٹریچر کمپنی نے خرید لیا ہے قیمت فی جلد چھ آنے (۶ر)

خالصہ مت پرکاش اردو ۲ گورمکھی ۶ر

گیتا آریہ بھاشیہ	۱۵ر	بیمان آریہ بھاشیہ	۲
سانکھیہ ,, ,,	۹ر	بالمیکی راماین ,, ,,	۱
یوگ ,, ,,	۸ر	,, ,, ,, ,,	۲
نیائے ,, ,,	۸ر	مالو ,, ,, ,,	
وشیشک ,,	۸ر	اپنشد ,, ,, ,, پہلا حصہ	
ویدانت ,, ,,	ے ر	,, ,, ,, ,, دوسرا ,,	
بیمان ,, ,, ۱	۵ر	آریہ تتو پرکاش ۱ ۶ر ۲	

دھرم شاستر شبدبرت لال وِرین کی اردو ہندی گورمکھی کتب کمپنی نے چھپوائی ہوئی ہیں۔ بھجن پستک ہر طرح بھی یہیں سے طلب کریں پتہ لکشمن منیجر بھارت کمپنی لوہاری دروازہ لاہور

آج کل سکھوں کے خیالات بدل بدل کر نئی شکل پکڑتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ گورو نانک جی سے لے کر گورو گوبند سنگھ جی یا اُن کے نقشِ قدم پہ چلنے والے بزرگوں تک سارے کے سارے کسی نہ کسی صورت میں پورانک دھرم کے ماننے والوں کی طرح ویدوں کو قابل تقلید و تعظیم نیز پرماتما کا گیان مانتے رہے ہیں۔ لیکن تھوڑے عرصہ سے سکھوں کے اندر تت خالصہ مت کا ظہور ہونے کے سبب اُن کے خیالات میں یہاں تک تبدیلی آگئی ہے۔ کہ وہ ویدوں اور شاستروں کا ماننا تو درکنار۔ اُلٹے اُن کی مذمت کرنے پر تلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ مانو یہی اُن کا پرم دھرم ہے۔ ایسی حیرت انگیز تبدیلی کو دیکھ کر ہر ایک صاحب عقل کے دل میں یہ خیال قدرتی طور پر اُٹھتا ہے۔ کہ جب سکھوں کے خیالات اپنے گوروؤں سے اس قدر تفاوت اختیار کر چکے ہیں۔ تو وہ اپنے آپ کو گورو کے سکھ کیسے کہ سکتے ہیں۔ لیکن سکھ صاحبان یہ بھی ساتھ ہی ظاہر کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ گوروؤں کے خیالات کو ماننے والے پکے سکھ ہیں۔

(۲) سکھوں کی طرف سے ویدوں کے برخلاف کئی کتابیں مثلاً ویدک جاگری۔ وغیرہ شایع ہو چکی ہیں۔ اور جن میں ثابت کرنے کی سر توڑ کوشش کی گئی ہے کہ گورو صاحبان وید شاستر کو نہ مانتے تھے۔ اور ویدوں میں بھوت۔ چڑیل۔ اڈنہ۔ جادو اور شراب وغیرہ مکروہ رسومات کا ذکر ہے۔ اور کچھ نہیں۔ بلکہ

کا یہ خیال ہے۔ کہ پرماتما کی طرف سے گوروؤں کو بھی الہام ہوتا تھا۔ جو کہ گرنتھ صاحب
کی صورت میں بطور سند موجود ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ سکھ صاحبان کا
یہ گمان وہم سے بڑھ کر وقعت نہیں رکھتا۔ اور گرنتھ صاحب اُن کے خیالات
کی کما حقہٗ تردید کرتا ہے۔ ہم اپنے دعوے کو گرنتھ صاحب اور دوسرے گُنی
گیانیوں کی تصنیف کردہ کتابوں سے ثابت کرکے دکھلائیں گے۔ کہ دراصل
وید بھگوان ہی الہامی کتاب ہیں۔ اور گرنتھ صاحب نہیں۔

(۳) یہ کتاب پانچ بابوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ پہلے میں الہام یعنی ایشوری
گیان پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ دوسرے میں گرنتھ صاحب اور سکھوں کی
دیگر مستند کتابوں کے حوالجات سے اس بات کے ثبوت پیش کیے گئے ہیں۔
تیسرے میں یہ دکھلایا ہے۔ کہ تواریخ کے رو سے سکھ گوروں کا ویدوں کو ماننا
ثابت ہے۔ چوتھے میں قدیم زمانہ کے رشیوں اور منیوں کے بنائے ہوئے
شاستروں کے پرمان اور یورپ نواسی محققوں کی رائیں لکھی گئی ہیں۔ کہ وید ہی
سب سے پرانی اور الہامی کتب ہیں۔ پانچویں میں گرنتھ صاحب کے الہامی ماننے
والے خالصہ بھائیوں سے چند سوالات کیے گئے ہیں۔ مگر اس کتاب کے لکھنے
سے ہمارا یہ مدعا ہرگز نہیں۔ کہ کسی کا دل دُکھے۔ بلکہ سچ اور جھوٹ کا پرکھ
مد نظر ہے۔ امید قوی ہے۔ کہ ناظرین اس کے پڑھنے سے ضرور فیضیاب
ہونگے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ہماری کامنائیں پورن کریں
اوم شم!

لبشمبہ وپاس

مہاشہ منشی پرکاش... (گورمکھی) قیمت ۶/ر

اوم

خالصہ مت پرکاش

پہلا باب
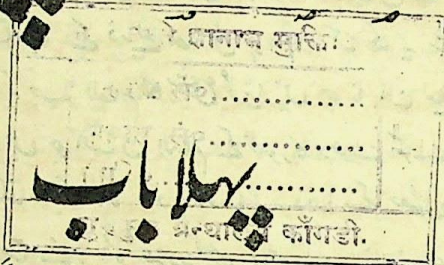
اس باب میں ہم پہلے یہ بات ثابت کریں گے۔ کہ کسی کتاب کے
ہونے کے لئے کیا کیا ضروری شرائط ہیں۔ یعنی وہ کونسی کسوٹیاں ہیں۔ کہ جب
گرنتھ صاحب اور وید بھگوان کو جو الہامی ہونے کا دعوےٰ کرتی ہیں۔
(۱) الہام آغاز دنیا میں لابدی ہے۔ اس پر کسی بھی سمجھ دار
انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ جب پرتھوی پر انسان پیدا ہوئے۔ تو لازمی
کہ اُن کی بھلائی کے لئے اُس وقت پرماتما نے اپنا گیان پرگٹ کیا
اگر پرماتما اُس وقت ایسا نہ کرتے۔ تو شروع دنیا کے لوگ گیان سے خالی
بھلے بُرے کی تمیز نہ کر کے حیوانوں کی طرح بسر اوقات کرنے پر مجبور
کیونکہ پرمیشور کا گیان ملے بغیر کوئی انسان کسی طرح کی بھی ترقی
سکتا۔ دوسرے یہ کہ اگر اُس وقت ایشور کا گیان پرگٹ نہ ہو۔ بعد

کڑیوں کے بعد ہو۔ تو اُس وقت سے پیشتر ہمارے کے سارے انسان
اری گیان سے خالی رہ جائیں گے۔ پھر یہ انصاف سے بعید ہوگا۔ جس
پرمیشور میں ہونا ناممکن ہے۔

(۲) الہام وہ علم ہے۔ جو پرماتما کی طرف سے کسی انسان کے دل میں
ہر ہو۔ اور جس علم کو اُس آدمی نے کسی دوسرے انسان سے حاصل
یا ہو۔ اور نہ کسی کتاب کے ذریعے حاصل ہوا ہو۔ کیونکہ یہ شرط تب
پوری ہو سکتی ہے۔ کہ جب الہام کا شروع دُنیا میں ہونا مان لیا جائے۔
کے درمیانی وقت میں جو انسان الہام کے ظہور کا دعوے کرے۔ وہ
الہام نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ وہ ودیا اور اس ودیا کے حصول کا نتیجہ
جو انسان عالم بنتا ہے۔ وہ ضرور کسی دوسرے انسان سے علم
ل کرتا۔ اور کتابوں کے پڑھنے سے ہو سکتا ہے۔ ویسے نہیں۔
نو وغیرہ جتنے رشی مہا پُرش مانے جاتے ہیں۔ وہ ضرور تحصیل
رور عالموں کی صحبت سے اس عزت کو پہنچ سکتے۔ اور تھوڑا سا سمجھانے
رت کچھ سمجھ لیتا اور تھوڑا سا پڑھنے سے عالم بن جانا اور ایک
ھنے سے عامل بن جانا۔ پچھلے جنم کے شبھ سنسکار اور کتب کے
ہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اب بھی یوگ کے درجوں پر دسترس پاکر انسان
ہی درجہ حاصل کرتے ہیں۔ لیکن یہ درجہ تب ہی ملتا ہے۔ جب کہ
رو سے علم سیکھ کر کچھ قابلیت حاصل کر لیتے ہیں۔ آغاز دُنیا
نہ کوئی پڑھانے والا گرو ہی تھا۔ اور نہ ہی انسان کی تصنیف
کوئی کتاب موجود تھی۔ اُس وقت کوئی انسان اپنے دل کے

شیشہ کو دُنیا کے علموں کو بھرپور دیکھے۔ اور اُس علم کا اظہار شروع کر دے۔ تو وُہ آج کل کے یوگ کی مثال نہ ہوگا۔ بلکہ وُہ پرماتما کی طرف سے الہام خاص ماننا پڑے گا۔

(۳) الہامی کتاب میں کوئی بات قانونِ قدرت کے برخلاف ہونی چاہیئے۔ کیونکہ قدرت کا قانون بھی پرماتما نے ہی بنایا ہے۔ اور ایشور نے انسان کو وُہ الہام عطا کیا ہے۔ اِن دونوں کی آپس موافقت ہونی ضروری ہے۔ پس جس کتاب میں ایسی باتیں پائی جائیں جو قانونِ قدرت کے برخلاف ہیں۔ وُہ کتاب پرمیشور کی طرف نہیں ہو سکتی۔

(۴) الہامی کتاب کا علم عالم گیر ہونا چاہیئے۔ یعنی سب دلیں کے منشوں کے واسطے ایک ہی جیسا مفید ہو۔ اور اُس میں پاس نام کو بھی نہ ہو۔ کیونکہ پرماتما نیا کاری ہے۔ وُہ پُرانی ماتر کا پتا ایں لئے اُس کی کتاب کی تعلیم بھی ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ جس میں ماتر کی بھلائی مدّ نظر رکھّی گئی ہو۔ کیونکہ اگر وُہ کسی دیش کے واسطے کسی پُرانی کے واسطے بُری ہے۔ تو وُہ کتاب پرماتما کی طرف سے ہو سکتی۔

(۵) الہامی پُستک میں پرمیشور کی جیسی صفات ہیں۔ ویسی ہی ہونی چاہیئیں۔ اگر اُس میں کوئی بات پرماتما کی صفت کے برخلاف ہوگی۔ تو وُہ ایشورو کت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پرماتما اپنی صفت کا خود نہیں ہو سکتا۔

(۶) الہامی پُستک میں اجتماع ضدین (پرسپر وِرودھ) نہیں ہونا چاہیے
کیونکہ ایسا کام کوئی عالِم اِنسان بھی نہیں کرے گا۔ پھر سب مالک کل
عالِمِ کل و محیطِ کل کی کتاب کب ہو سکتی ہے؟

(۷) الہامی کتاب (ایشور گیان) عِلم الہیات اور عِلم دُنیا کا خزانہ
چاہیے۔ کیونکہ اِنسان اپنی پیدائش سے خود بخود علم نہیں سیکھ سکتا
لیے ضروری ہے۔ کہ پرماتما بیج کی صورت میں ساری وِدیاؤں
اُپدیش کرے۔ کیونکہ یہ ضروری بات ہے۔ کہ کارن کے بغیر کاریہ
نہیں بن سکتا۔

نوٹ :- اب ہم گرنتھ صاحب و ویدوں کو مذکورہ بالا کسوٹیوں پر
کر دیکھتے ہیں۔ کہ ان میں سے کون سی الہامی کتاب ہے۔

پہلی پرکھ

(۱) پہلی شرط ویدوں پر ہی عائد ہو سکتی ہے۔ آریہ ورت کے
پراچین رشی منی ویدوں کا آدی سرشٹی میں پرگٹ ہونا مانتے
مثال کے طور دیکھو۔ منوسمرتی ادھیائے ایک ۱ شلوک ۲۳
پاتنجل یوگ درشن ادھیائے ایک پاد ایک سوتر چھبیس ۲۶
مغربی عالم میکسولر صاحب بھی یہی مانتے ہیں۔ کہ وید دُنیا میں سب
پرانی کتاب ہے۔ دیکھو میکسمولر صاحب کے ترجمہ رگ وید سنگتا
نمبر ۴ کا صفحہ ۱۰ جو ۱۸۲۶ عیسوی میں چھپی۔ تواریخ گورو خالصہ

حِصّہ پہلا نمبرا صفحہ پانچ سے آٹھ میں لکھّا ہے۔ کہ ویدوں میں
کسی دوسری کتاب کا نام نہیں - اور پورانی کتابوں میں ویدوں کا نام
ہے۔ جس سے ثابت ہے۔ کہ وید ہی سب سے پُرانی کتابیں ہیں۔
اور آد گرنتھ راگ آسا محلہ ایک ہی لِکھتی شبد ۹ میں لکھّا ہے۔ کہ

چچّا چار وید جن ساجے چارے کھانی چار جُگا۔

اِس شبد کا ارتھ جنم ساکھی بڑی گورو نانک دیو جی کی صفحہ ۱۲ میں
اِس طرح کیا ہے۔ کہ چچّا کہتا ہے۔ اُس اکال پرش نے جیوؤں کے وچار
کے لئے چار وید بنائے ہیں۔ چار کھانی چار جُگ بنائے ہیں۔ اِس سے
ثابت ہوا۔ کہ پرماتما نے چار جُگ بنائے تھے۔ اُس وقت چار
وید بھی بنائے تھے۔ اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ گرنتھ صاحب پر یہ
شرط گھٹ سکتی ہے۔ یا نہیں۔ گرنتھ صاحب کو گورو ارجن دیو جی
نے سمت ۱۶۶۱ بکرمی کو تیار کیا۔ دیکھو تواریخ گورو خالصہ حصّہ انمبر ۱ صفحہ
اِس لئے گرنتھ صاحب پر پہلی شرط نہیں گھٹتی جس سے گرنتھ صاحب
الہامی نہیں ہو سکتا۔ اگر گرنتھ صاحب کو الہامی ہی مان لیا جاوے
تو اِس پر یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ گرنتھ صاحب کے پڑھنے سے
جو لابھ اب سِکھوں کو پہنچتا ہے۔ وہی لابھ نانک دیو جی سے پہلے لوگوں
کو کِس پُستک سے پہنچتا تھا۔ اگر کہو۔ کہ نانک دیو جی سے پہلے
کوئی بھی ایسی پُستک نہیں تھی۔ تو پرماتما نیاکاری نہیں رہ سکتا
کیونکہ پرمیشور نے نانک دیو جی سے پہلے لوگوں کو اپنے گیان
خالی رکھّا۔ اِس لئے وہ لوگ مکت کبھی نہ ہوئے ہونگے۔ اگر

کہ نانک دیوجی سے پہلے پستک تو تھی۔ لیکن اب اس کی ضرورت نہیں۔ تو پھر یہ سوال ہوگا۔ کہ پرماتما نے اپنے گیان کی اس پستک میں کونسی کمی رکھی تھی۔ جس کے سبب اس کی اب ضرورت نہ رہی۔ پس اس لیکھ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ویدہی الیشوری گیان کی پستک ہیں۔ گرنتھ صاحب نہیں۔

دوسری پرکھ

(۲) دوسری شرط بھی ویدوں پر ہی گھٹ سکتی ہے۔ کیونکہ آدمی سرشٹی میں جن چار رشیوں پر ویدوں کا پرکاش ہوا تھا۔ ان رشیوں کے ہردے شدھ پوتر تھے۔ اس وقت نہ کسی گرو سے ودیا پڑھ کر یہ درجہ حاصل کیا تھا۔ اور نہ ہی کسی پستک کے پڑھنے سے۔ کیونکہ آدی سرشٹی میں نہ تو کوئی گورو ہی تھا۔ اور نہ ہی کسی آدمی کی بنائی ہوئی کوئی پستک ہی تھی۔ اس لئے سب آرش گرنتھوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ویدوں کا پرکاش چار رشیوں کے ہردے میں ہی ہوا تھا مثال کے طور پر دیکھو۔ شت پتھ برہمن کانڈ ۱۱ برپاٹھک ۲ برہمن ۲۔ نڈکا ۳۔

چاروں ویدوں کو آد سے انت تک پڑھ جاؤ۔ کسی جگہ بھی یہ نہیں لکھا۔ کہ وید منتی آدی چار رشیوں کے اپنے بنائے ہوئے ہیں۔ بلکہ ویدوں میں درج ہے۔ چاروید پرمیشور نے بنائے ہیں۔ مثال کے طور دیکھو یجروید ۱۔ ادھیائے ۴۔ نتر ۸۔ اور ادھیائے ۲۶ منتر ۲

اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ یہ دوسری شرط گرنتھ صاحب پر گھٹ سکتی ہے۔ کہ نہیں نک دیو آدی سکھوں کے گرو جن پر کہ گرنتھ صاحب کی بانی کا الہام ہونا مانا

جاتا ہے۔ ان کے ہردے شدھ پوتر نہیں تھے۔ کیونکہ وہ ماس آہاری تھے
اس لئے صاف ہے۔ کہ ماس ھم نانک جی۔نے آپ مانا ہے۔

جے رت لگے کپڑے، جامہ ہوئے پلیت
جو رت پیوے مانسا تن کیوں نرمل چیت

اس جگہ ناظرین یہ سوال کرینگے۔ کہ جب نانک دیوجی کا ماس بھکشن کے
وردھ ایسا اپدیش ہے۔ تو ان کا ماس اہاری ہونا کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن اس
بات کو ہم تواریخوں سے ثابت کرکے دکھلاتے ہیں۔ کیونکہ یہ تواریخی واقعہ ہے۔ دیکھو
تواریخ گوروخالصہ حصہ پہلا ۱ صفحہ ۸۶ میں لکھا ہے۔ کہ" (رائے بولار نے) اپنے
نفرامیرے کو بھیجکر (ندھے) برہمن کو بلا کر کہا۔ بہت اچھی رسوئی کرکے یہاں ہی کھلاؤ
اور کہا" نانک دیوجی قصور معاف کرنا۔ حکم دو تو بکرا استورائے (ذبح کیا جائے)
بابا بولا۔ یہاں قربانیں کی جگہ نہیں۔ جو کچھ تمہاری خوشی ہو کرو۔ جیسا کرتار بھیجتا ہے
ہم تو وہی کھا جاتے۔ تو رائے نے بکرا ذبح کرایا۔ اور ندھے برہمن کو کہا۔ کہ کچھ
میٹھا بناؤ۔ اور کچھ نمکین جیسی نانک جی کی خواہش۔ ویسے بناؤ۔ اس پرمان
سے نانک دیوجی کا ماس آہاری ہونا صاف ثابت ہے۔ اور تواریخ گورو
خالصہ حصہ پہلا ۳ صفحہ ۸۲۷۔ اور ۸۳۲ میں گورو تیغ بہادر جی کو ماس آہاری
لکھا ہے* کہ" گورو انگد جی کی رسوئی میں ماس پکا کرتا تھا۔ جب گورو امرداس
جی ان کو ملنے کے لئے آئے۔ اور لنگر میں روٹی کھانے لگے۔ تو ماس دیکھ انہوں
نے نفرت کی۔ تو گورو امرداس جی کی تھالی میں ماس نہ پروسا گیا۔ بعد ازاں
گورو انگد دیوجی نے آدگرنتھ راگ ملہار کی وار میں گورو نانک دیوجی کا کرو
کھشیتر والا شبد "پہلاں ماسوں نمیاں ماسے اندر واس وغیرہ" سنا کر

* اور تواریخ گوروخالصہ حصہ پہلا نمبر ۲ صفحہ ۳۸۰ و ۳۸۱ میں

گوروامرداس جی کی نفرت دور کردی - یہ بات سورج پرکاش کی پرتھم راس کے
ادھیائے ۱۵ میں اسیطرح لکھی ہے - کہ چوپائی
پنگت بیٹھے مل تبے گورو بیچ سہائے
پل سنگت وچ امر جی بیٹھے تس بھائے
بھت بھانت ہرتیو پرتھم پن آکھ آوا
ایک دس پنگت ہیں دیونپ ان درساوا
بھوگیلانی بھائی بہم دے امر کرت بچارا
ہیں آکھ کھایو نہ کبہی کران آہارا
پنگت ہیں اب بیٹھ گاگم ہوے بچاؤ
نہیں لیوں ابہان ہی کیوں بیٹھو آؤ
آئیوست گورو کرن کو بگرے امر باتی
سکھ نہ کریں موہ کو من ہٹ اس بھاتی
ایرجنن اب کو نہیں ہے انتر جامی
سوپ کار کو یرنج ہیں آپے گورو سوامی
ایک لو تیہہ دہرم رہے ین ہوئے پرنیتا
جگ نے کریں اودہار ہم لوگ پنیتا
ام کیوں سنکلپ کو شری گورو نے جانا
سوپ کار کو ورجیو لکھ باکھ بکھانا
پنگت ہیں جو نیو نرتس دھوا آہارا
آکھ نہ ہی پردیسو تن دہرم وچارا

اس کے متعلق جن سجنوں کو اور پرمان دیکھنے کی ضرورت ہو۔ وہ میری
بنائی ہوئی پستک "سکھ مت بیں پربیر ورودھ" میں دیکھ لیں

اور نانک دیوجی وغیرہ سکھوں کے گوروؤں نے دوسروں سے وِدیا پڑھ
کر سکھشا حاصل کی تھی۔ جو کہ تواریخ گورو خالصہ سے سدھ ہے۔ ڈاکٹر
ارنسٹ ٹرمپ صاحب گرنتھ صاحب کے انگریزی ترجمہ میں لکھتے ہیں:-
کہ "نانک دیو کا کبیر گورو تھا" اور شبد ومبٹروھ کسی صفحہ ۲۱۳ پر بھی لکھا ہے
کہ "نانک شاہ کبیر کا چیلہ تھا" اس لئے گرنتھ صاحب ان کی اپنی بنائی ہوئی
بانی ہے۔ اور نیچے لکھے پرمانوں سے بھی واضح ہے۔ جیسے (الف) نانک دیوجی
نے اپنی ضرورت کے مطابق اس کے جواب شبد اچارن کئے ہیں۔ ۴۲ جو کہ نانک
دیوجی کی جنم ساکھی اور گرنتھ صاحب کی اتھانکہ سے سدھ ہے۔ اور آدی گرنتھ
صاحب راگ ماجھ محلہ ۵ چوپدے گھرا۔ میں یہ شبد لکھا ہے۔ کہ

"میرا من لوچے گورو درشن تائیں
بلپ کرے چاترک کی نیائیں"

اس سارے شبد میں سے گورو ارجن دیوجی نے پہلے دو شلوکوں کی دو
چھٹیاں اپنے پتا گورو رامداس جی کی طرف لاہور سے روانہ کی تھیں۔ تیسرے
شلوک کی تیسری چھٹی گورو رامداس جی کے ہاتھ آئی۔ تو انہوں نے لاہور سے سری
ارجن دیوجی کو بلا لیا۔ جب گورو ارجن دیوجی آگئے۔ تو چوتھا شلوک انہوں نے

۱۔ میر سید حسن جو اس زمانہ میں اولیا کراماتی ضلع کل بے لاگ پیر مانا ہوا مہتہ کالو کے گھر کے
پاس رہتا تھا۔ اس نے اپنا سارا علم دینی و دنیوی بابا نانک جی کو پڑھایا۔ اور بڑے
بڑے بھید راہ حق کے بتائے۔ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۵۵

اپنے پتا کا درشن کرکے پتا کی آگیا سے ہی اُچارن کیا۔ دیکھو تواریخ گوروخالصہ
حصہ پہلا ۲ صفحہ ۲۳۴ سے ۳۵۴ تک اس سے ثابت ہوا۔ کہ ارجن دیوجی کی
چھٹیاں ان کی اپنی تحریر کردہ تھیں۔ اور پرمیشور کی طرف سے دنیا کے اپدیش کے
لئے بالکل نہ تھیں۔ یہ چھٹیاں انہوں نے آپ رامداس پور (امرت سر) آنے کی
ضرورت کے لئے لکھی تھیں۔

(ب) پنج گرنتھی سٹیک صفحہ ۷،۷۴ب اور تواریخ گوروخالصہ حصہ پہلا ۲ صفحہ
۶،۷۴ میں لکھا ہے۔ کہ سکھمنی صاحب کی کل بانی گوروارجن دیوجی نے آپ اچارن کی بنائی
جس کا بڑا بھاری ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ انہوں نے سکھمنی کی پہلی پوڑی یہ اچارن
کی۔ جیسے

آد گورے نمہ۔ جگاد گورے نمہ۔ ست گورے نمہ۔ سری گوردیوے نمہ۔

اس پوڑی کا ارتھ پنج گرنتھی سٹیک کے صفحہ ۸،۷۴ میں اس طرح کیا ہے۔ کہ
آدی گورو (نانک دیو) تائیں (ساڈی) نمسکار ہے۔ دوسرے گورو (انگدیو)
تائیں ساڈی نمسکار ہے۔ ست گور (امردیو) تائیں ساڈی نمسکار ہے۔ سری گورو
دیو (رامداس) تائیں ساڈی نمسکار ہے۔ اگر یہ شلوک گوروارجن دیوجی کے
ہردے میں پرمیشور کی طرف سے الہام مان لیں۔ تو اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے
کہ نانک دیو وغیرہ گوروؤں کو نمسکار کس نے کی۔ اور دوسرا ثبوت مذکورہ بالا بانی
کے خود تحریر کردہ ہونے میں یہ بھی ہے۔ کہ جب گوروارجن دیوجی نے سولہ اشٹ پدیاں بنائی
رچ کر بابے سری چند کو سنائیں۔ تو بابے سری چند نے کہا کہ آٹھ اشٹ پدیاں
اور بناؤ۔ یہ وچن سن کر گوروارجن دیوجی نے کہا۔ کہ یہ آپ ہی پوری کیجئے۔ تو سری
چند نے کہا:-

آد سچ ۔ جگاد سچ ۔ ہے بھی سچ ۔ نانک ہوسی بھی سچ ۔

یہ شلوک گورو نانک دیوجی کا ہی ہے۔ کہہ کر بس کر دی ۔ برابری نہ کرنے کے لیئے بھی دیرگھ کی جگہ ہی ۔ ہر سو کا فرق رکھا ۔ یعنے ہے ہی ہوسی ہی کی جگہ ہی بھی ہوسی بھی اچارن کیا ۔ اب اس پر یہ سوال ہے ۔ کہ اگر مذکورہ بالا شلوک پرمیشور کی طرف سے الہام ہوا تھا ۔ تو گورو ارجن دیوجی نے ہی سیاری کا فرق کیوں رکھا ۔ اس سے صاف عیاں ہے ۔ کہ یہ بانی ان کی ہی بنائی ہوئی ہے ۔ اگر انہوں نے اچارن کی بنائی ہوتی ۔ تو وہ برابری کا خوف دل میں رکھ کر سیاری کا فرق دل میں نہ رکھتے ۔

(ج) آدی گرنتھ میں بہت جگہ یہ پد آتا ہے ۔ کہ "کہوُ نانک" اور "کہے نانک" جنکا ارتھ یہ ہے ۔ کہ کہتے ہیں ۔ گورو نانک دیوجی ۔ جس سے ثابت ہے کہ یہ ان کی اپنی رچی ہوئی بانی ہے ۔ اور ہر ایک بھگت کی بانی میں اسی بھگت کا نام لکھا ہے ۔ جیسے کہ "کہت کبیر" "کہے رویداس چمارا" وغیرہ جن کا یہ ارتھ ہے ۔ کہ "کہتے ہیں ۔ بھگت کبیر جی" "کہتے ہیں بھگت رویداس چمار" پس اس سے ثابت ہے ۔ کہ ہر ایک پرش اپنی اپنی بانی کا آپ[۱] ہی ذمہ دار ہے ۔ اور ان کی وہ خود تصنیف کردہ ہے ۔

(د) آسا کی وار ٹیک مصنف بھائی نہال سنگھ گیانی صفحہ ۲۳ سطر ۶ اور صفحہ ۴۸ سطر ۱۱ میں گرنتھ صاحب کو گورو سمرتی ارتھات گرنتھ صاحب کو شرتی بجائے سمرتی کا درجہ دیا ہے ۔ جس سے صاف ثابت ہے ۔ کہ گرنتھ صاحب کی سمرتی روپ گوروؤں کی اپنی تصنیف کردہ بانی ہے ۔

[۱] سکھ لوگ ساری بانی سری گورو ارجن دیوجی کی اچارن کی ہوئی مانتے ہیں ۔ (شودھک)

(۳) تواریخ گورو خالصہ حصہ پہلا ۲ صفحہ ۲۸۰ میں لکھا ہے ۔ کہ گرنتھ صاحب کے بیڑ باندھنے کے وقت گورو ارجن دیو جی نے بھگتوں کی بانی میں سے جو جو بانی ان کو پسند آئی ۔ وہی گرنتھ صاحب میں چڑھائی ۔ یعنے جو پسند نہ آئی ۔ وہ نہ چڑھائی ۔ اس لئے صاف ثابت ہے ۔ کہ بھگتوں کو پرمیشور کی طرف سے بانی پراپت نہیں ہوئی تھی ۔ اگر بھگتوں کی بانی پرمیشور کیطرف سے ہوتی ۔ تو گورو ارجن دیو جی ان کی ساری بانی گرنتھ صاحب میں چڑھاتے جیسے کانہا بھگت کی بانی کا کوئی بھی شبد گرنتھ صاحب میں نہیں چڑھایا اور کبیر صاحب کی ساری بانی نہیں چڑھائی گئی ۔ اس سے ثابت ہے ۔ کہ بھگتوں کی سب بانی ان کے اپنے اپنے مت کے انوسار خود تیار کردہ تھی ۔ اس میں سے جو جو بانی ارجن دیو جی کے مت کے مطابق تھی ۔ وہی انہوں نے گرنتھ صاحب میں چڑھائی ۔ اور پستک "ہم ہندو نہیں" کے مصنف بھائی کاہن سنگھ جی نے اپنی بنائی ہوئی پستک "گورمت پربھاکر" میں آدی گرنتھ صاحب جی کی آدھی بانی کو یعنے بھگتوں کی بانی کو نیچے گرا دیا ہے ۔ گوروؤں کی بانی کے ساتھ بھگتوں کی بانی برابری نہیں دی ۔ اور اس کے خلاف پنڈت تارا سنگھ گیانی پٹیالہ والوں نے اپنی بنائی ہوئی پستک "منری راگ ستیک" کے صفحہ ۱۰۱ و ۱۱ میں اسیطرح لکھا ہے ۔ کہ "گورو گرنتھ صاحب میں ڈوم ۔ بھالوں کے بغیر بھگتوں کے نام کی بانی سب گورو ارجن صاحب جی کی بنائی ہے ۔ بھگتوں کی بنائی نہیں ۔ کیونکہ اوروں کی بنائی علیحدہ بانی نہیں ۔ کیول کبیر کی ہے اس کا پاٹھ گرد گرنتھ صاحب جی کی بانی سے نہیں ملتا ۔ کبیر کی بنائی ہوتی ۔ تو اتنا بھید کبھی نہ ہو سکتا ۔ وہی دکھاتے ہیں ۔ گورد گرنتھ صاحب گو آسا بانی کبیر شبد

۸ ہیں۔
قاضی نیں کوں کتیب بکھانی ۔ پڑہت گنت ایسے سب نا رے کنہوں خبر نہ جانی (۱) رہاؤ ۔ سکت سنہہ کرنت کریئے ۔ ہیں نہ بدوں گا بھائی ۔ جہار خدا موئے ترک کریگا ۔ آپن ہی کٹ جائیں ۔ (۲) سنتن کیئے ترک جے ہو دیگا عورت کا کیا کریئے ۔ اردھ سریری نار نہ چھوڈے تاں تے ہندو ہی رہئے (۳) چھاڈ کتیب رام بھج بورتے ظلم کرت ہی بھاری ۔ کبیرے پکڑی ٹیک رام کی ترک رہے پچھاری ۔

اس طرح پاٹھ ہے ۔ تس کی جگہ کبیر جی کی بانی ہیں بائیسویں شبد کا پاٹھ ایسے ہے ۔
قاضی تم کوں کتیب بکھانی ۔ جھنگھرت بکت رہو نس با سرمتی ایکو نہیں جانی سکت الو مانے سنت کرت ہے ۔ ہیں نہ بدوں گا بھائی ۔ جو خدائے تیری سنتی کرتے آپ ہی کاٹی نہ آئی ۔ سنت کرائے ترک جو کہئے ۔ عورت کو کیا کہئے ۔ اردھ سریری نار بکھانے تاں تے ہندو رہئے ۔ گھال جنیو برہمن ہونا مہری کنئیں پھرایا ۔ آوے جنم کے سو دری پروسے تم پانڈے کیوں کھایا ۔ ہندو ترک کہاں تے آیا ۔ کن رہے راہ بنایا ۔ دل ہیں کھوج دیکھ کھوجا ئے ۔ بہشت کہاں کن پایا ۔ چھاڈ پپارا رام بھج بورے ۔ جور کرت ہی بھاری ۔ کبیرن اوٹ رام کی پکڑی انت چلے پچھاری ۔
کبیر ساگر گرنتھ ہیں کبیر بھگت کی ساری بانی ہے ۔ اس ساری بانی ہیں سے گور و گرنتھ صاحب کی بانی کے ساتھ کل دس بیس شبدوں کا پاٹھ ملیگا ۔ سو بھی جیسے پیچھے دکھایا ہے ویسا ۔ واستو ہتے اس سے بھی اوروں کا ادھک

بھید ہوگا۔ کم نہیں۔ اس سے جانو۔ کبیرجی کی بانی نہیں۔ گوروارجن دیوجی کی بانی ہے"؛

پیارے پاٹھکو! اس تحریر سے صاف عیاں ہے۔ کہ گرنتھ صاحب میں بھگتوں کی بانی گوروارجن دیوجی کی بنائی ہوئی ہے۔ یعنے ان کے مطلب کو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے۔

(ص) سری راگ سٹیک مصنفہ پنڈت تاراسنگھ جی صفحہ ۱۶ و ۱۷ میں لکھا ہے۔ کہ "سلطانپور نگر میں وہاں جب گورو (نانک دیوجی) اٹھائیس برس کی عمر میں ایک دن ندی پر اشنان کرنے گئے۔ اس وقت پرمیشور کا بھیجا ہوا ورن جل کا دیوتا گورونانک دیوجی کو اپنے ساتھ گھیر ساگر میں لے گیا۔ جیسے سرجے کے مارگ میں۔ رام چندرجی کو برہما آدی دیوتا بکنٹھ میں لے گئے تھے۔ اس وقت گورونانک جی نے تیغ سایئں: اپنے اوتار وشنو کے پاس جاکر پہلے پرارتھنا کی۔ ہے بھگوان کس لئے مجھ کو یاد کیا ہے۔ یہ سنکر وشنو پرمیشور نے کہا۔ تمہارا سروپ میں نے لوگوں کو بھگتی کے ساتھ گیان کا اپدیش دینے کے لئے کیا ہے۔ سو وہی کام تم جاکر جہاں تہاں پھر کر کرو۔ اس میں دیر نہ کرو۔ اس وقت گوروجی نے پھر پرارتھنا کی۔ ہے بھگوان اپدیش دینے کی مریادا سدا پرم پرا سمپردائے سے ہے۔ جیسے پورب کال میں اپنے پہلے برہما کو وید ودیا کا اپدیش کیا۔ برہما نے نارد کو کہا۔ نارد نے بیاس کو کہا۔ بیاس نے اینک پران اتہاس بناکر جگت کو کہا۔ ویسے میں بھی جس اوپدیش کے آگے بانی بناکر اور سمپردائے چلاکر لوگوں میں پھیلاؤں۔ وہ اپدیش آپ کیجئے۔ آتنی پرارتھنا سنکر سروگیہ وشنو پرماتما نے آسان طریقہ سے لوگوں کو اپدیش کرنے کے لئے بھاشا میں ایک اوم ست نام سے

سے کر گور پرساد تک اپدیش کیا اور کل یگ میں کبیرتن بھگتی کی بڑائی ظاہر کرنے کے لیے آ گیا دمی - اس منتر کو جپ شروع کر - گوروجی نے اُس کے جپ کو شروع کیا

نوٹ ۵ - یہ کہانی بالکل جھوٹھ معلوم ہوتی ہے - کیونکہ پہلے تو نانک دیوجی کا کھیر سمندر میں جانا ہی بالکل ناممکن ہے - دوسرا نراکار - سروویاپک سروانترجامی پرمیشور کا کھیر ساگر میں رہنا بالکل ایشور پر الزام لگانا ہے - تیسرے برہم ودیا کا اپدیش برہما جی کو دینا اور ویاس جی کا پُرانوں کو بنانا قطعی غلط ہے -

برہم ودیا کا اپدیش پرماتما نے برہما جی کو نہیں دیا تھا - ویدوں کا پرکاش پرماتما نے اگنی آدی چار رشیوں کے ہردے میں کیا تھا - اور پُران بھی ویاس جی نے نہیں بنائے - بلکہ خود غرض لوگوں کے فرضی اور من گھڑت تصنیف ہے - اور اگر درجن توشش نہ مانے ہے بفرض محال مذکورہ بالا کہانی کو سچ بھی مان لیں تو پرماتما نے نانک دیوجی کو صرف یہی شبد بتلایا تھا جیسے "اوم ست نام کرتا پرکھ - نربھو - نرویر - اکال مورت - اجونی سے بھنگ - گور پرساد" - باقی سارا گرنتھ صاحب اُن کا اپنا بنایا ثابت ہوا -

ض - گوڑی راگ ٹیک کرت سنت ول سنگھ جی صفحہ ۲۴۴ میں لکھا ہے - کہ جس کال میں سری گورو گرنتھ صاحب کی بیڑ باندھنے کا اُدم کیا - اور بانیاں دی پوتھیاں جہاں تہاں سنیان - وہاں وہاں سے سکھوں کو بھیجکر منگوائیں - سو پہلی دوسری - تیسری پادشاہی کی بانی کی پتکیں گوئندوال میں موہن جی کے پاس سنی گئیں - اور بھائی گورداس جی کو لینے کے لیے بھیجا - موہن جی نے نہ دیں - پھر بھائی بڈھے جی کو بھیجا - وہ بھی اپنا زور لگا آیا - اُس کو بھی نہ دیں - پھر آپ سری گورو ارجن صاحب جی گئے - جا کر اُس کے چوبارے کے نیچے

تنبورہ لے کر اونچی آواز سے اس مفصد ذیل چھند کو گاین کیا۔ پہلی پوڑی کے خاتمہ پر موہن جی کی سمادھی کھلی اور اہنکار کیا۔ دوسری کے خاتمہ پر دریچہ کھولا اور اُٹھ کر دیکھا۔ تیسری کے خاتمہ پر پنکیں لے کر نیچے اترے اور دے دیں۔ چوتھی میں سری گورو جی نے اشیرواد دیا۔ آدگرنتھ راگ گوڑی محلہ ۵ چھند شبلا

موہن تیرے اونچے مندر محل اپارہ ۔ موہن تیرے سوہن دوار جیو سنت دہرم سال
دہرم سال اپار دیال ٹھاکر سدا کیرتن گاوے ۔ جے سادھ سنت اکٹر ہووے تاں تجھے دھیاوے
کر دیا میا دیال سوامی ہووہن کرپا را ۔ بنونت نانک درس پیاسے مل درشن سکھ سارا ۱

اس پوڑی کو سُن کر موہن جی کی سمادھی کھلی۔ اور اہنکار کیا۔

موہن تیرے بچن انوپ چال نرالی ۔ موہن تو ملنے ایک جی اور سب رالی
مان ہٹ ایک ٹھاکر جن سب کل دھاریا ۔ ندھ بچن گور کے بس کیا۔ آدپرکھ بنواریا
تو آپ چلیا آپ ہریا آپ سب کل دھاریا ۔ بنونت نانک نیج راکھو سبھو کی سرن تہاریا ۲

اس پوڑی کو سن کر موہن جی نے دریچہ کھولا اور جھانکا۔

موہن ندھ سنت سنگت دھیاوے درس دھیانا ۔ موہن جم نیڑ نہ آوے تدھ جپے ندانہ
من بچن کرم جے ندھ اراد ھے تسے پھل پاوے ۔ بنونت نانک لاج نہچل پورن پرکھ بھگوانا ۳

یہ پوڑی سن کر موہن جی آپ کتابیں لے کر چوبارے سے اترے اور اُن کے حوالے کر دیں۔ اور بڑے خوش ہوئے۔

موہن تو سپھل پھلیا سن پروارے ۔ موہن پتر میت بھائی کٹنب سب تارے
تاریا جہاں لاہیا ابھیمان جنہیں درشن پایا ۔ جنہیں تدھ تو دھن کیہا تین جم نیڑ نہ آیا
بے انت گن تیرے کتھے نہ جائیں ستگر پرکھ مرارے ۔ بنونت نانک ٹیک راکھی جت لگ تریا سنسارے ۴

یہ پوڑی سن کر موہن جی خوش ہوئے۔ اور کتابیں دے کر وداع کیا۔ سری گورو جی کتھا کر

لے آئے اور مطلب حل ہو گیا۔

مذکورہ بالا چار پوٹریوں میں گورو ارجن دیو جی نے موہن سے کتابیں لینے ک
اُس کی ثنا خوانی کی ہے - اور یہ پوٹریاں سری گورو گرنتھ صاحب میں موجود
اور ان کا ارتھ سنت دل سنگھ جی نے بھی موہن کی تعریف میں کیا ہے۔ ا
لیئے صاف عیاں ہے - کہ یہ بانی پرمیشور کی طرف سے ظہور میں نہیں آئی -
گورو ارجن دیو جی کی اپنی تصنیف ہے -

تواریخ گورو خالصہ حصہ ایک طبع ۲ صفحہ ۸۷۸ میں لکھا ہے - کہ وُہ پ
موہن جی کے پاس گوئندوال تھیں - وہ گورو جی آپ جا کر لے آئے تھے۔ اسی
کے حاشیہ پر لکھا ہے - کہ اُن میں پاٹھ یہاں سے چلتا ہے
جیسے "بابا نانک بیدی بادشاہ دین دنی والے کا ایک اوم ست گورپر
بیج نام کرتا رپرکھ نربھو کا اکال مورت اجونی سیم بھو گورو پورے -
یہ شبد گرنتھ صاحب میں اس طرح کہیں نہیں ہے - معلوم ہوتا ہے - کہ گور
دیو جی نے اس شبد کو گھٹا بڑھا کر درست کیا ہے - جو کہ اب گرنتھ صاحب کے
میں لکھا ہے - اور ایسی تحریروں سے یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچتی ہے - کہ
اُن کی خود تصنیف کردہ ہے - پرمیشور کی طرف سے بالکل نہیں۔

(ط) تواریخ گورو خالصہ حصہ ایک طبع ۲ صفحہ ۸۶ ۲ اور ۸۷ ۲ میں لکھا
کر ستا تے بلونڈ دو رباہی - گورو ارجن دیو جی کے دیوان میں کیرتن کیا کر
گورو جی کو ہر روز پانچ سو روپیہ کے لگ بھگ بھینٹ پوجا چڑھا کرتی
ایک دن ستے بلونڈ کی بہن کا بیاہ تھا - انہوں نے ایک دن کی پوجا
جو چڑھی سے گورو جی سے مانگ لیئے - گورو جی نے کہا - جو روپیہ کل تو نو

تھ نے لے لینا - اگلے دن جب دیوان لگا - تو اُس روز سو روپیہ ہی
ی - جو گورو جی نے اُن کو دے دی - جس پر وہ بڑے رنجیدہ خاطر
- اور من میں کہنے لگے - یہ گورو کا چھتر پنہ ہے - جو ساوڑی بائیہ
رتی - اب یہ بڑبڑاتے ہوئے گھر کو چلے گئے - اور اگلے دن
ہیں نہ آئے - اور دل میں خیال کیا - کہ ہمارے بغیر دیوان ہی
نہ ہو گی - گورو جی نے ایک سکھ کو بھیجا - تو بھی نہ آئے - پھر گورو
گئے - لیکن وہ پھر بھی نہ آئے - اور انہوں نے گورو ارجن دیو جی کو
ہا - کہ گورو نانک سے لے کر سارے گورو ہمارے ہی بنائے ہوئے
ہم کیرتن نہ کرتے - تو گوروؤں کو کون جانتا تھا - گورو ارجن دیو جی نے
لی بدگوئی کے الفاظ سن کر اُن کو سراپ دیا - کہ جاؤ تم کوڑھی ہو جاؤ -
یہ گھر دائیں آ گئے - اور سنگت میں اُن کا حکم سنا دیا - کہ جو کوئی ان
شں کرے گا - اُس کا منہ کالا کر کے گدھے پر چڑھا کر امرتسر کے
رف پھیرا جائیگا - اُدھر جب ستے بلونڈ رابیوں کو کوڑھ ہو گیا -
کھی ہوئے - بھائی لدھے کے پاس گئے - بھائی لدھے نے اُن کو
کر اپنی شکل دیسی بنا کر گورو ارجن دیو جی کے پاس آ گیا - اور ربابیوں
عرض کی - تو گورو ارجن دیو جی نے کہا - کہ جس منہ سے انہوں گورو
یو آدی گوروؤں کی بدگوئی کی ہے - اُسی منہ سے تعریف کریں - تو
ئیگا - تو ستے بلونڈ ربابیوں نے گورو جی کے جس کی وار جو رام کلی راگ
وئی ہے - اُچارن کی -
یہ - اس لیکھ سے ثابت ہے - کہ آدگرنتھ راگ رام کلی میں ستّے بلونڈ

ڈوموں کی وار گون کی اپنی بنائی ہوئی ہے۔ وہ پرماتما کی طرف سے پرکاشت
نہیں ہوئی۔ اگر ہٹ دھرمی سے یہ کہو۔ کہ وہ بانی بھی پرمیشور کی طرف سے
تو گورو ارجن دیوجی نے جو یہ کہا تھا۔ کہ جس مکھ سے تم نے گورو نانک
گوروؤں کی بدگوئی کی۔ اُسی مکھ سے تعریف کرو۔ تو وہ بدگوئی کے الفاظ بھی
کی طرف سے ہو جائینگے۔ کیونکہ اُسی مکھ سے کہے گئے ہیں۔ جس مکھ سے تعریف
الفاظ بولے گئے تھے۔

(ط) دسم گورو گوبند سنگھ جی کے حضوری گرنتھی بھائی منی سنگھ جی کی بنائی ہوئی
رتناولی کی ساکھی اکتالیس میں گورو گرنتھ صاحب جی کو دیوں کا ٹھیکر
کہا ہے:-

(ع) آد گرنتھ سری راگ محلہ ۵ گھر ۳ اشٹپدیاں پہلا شلوک ۱۰
بدھی بیچ دھرم سال ہے۔ گور سکھا لہندہ بھال کے ۔
ارتھ۔ جب سے مجھے آپ کا سروپ دکھایا ہے۔ تب سے میں نے عیسی
کے لئے بیچ دھرم سال امرتسر میں سری ہری مندر باندھا ہے۔ یا (بیچ
سال) سب کو اپدیش دینے کے لئے گورو گرنتھ جی بنایا ہے۔ جس میں چار
پادشاہیوں کی شکشا سروپ وچنوں کو میں کھوج کھوج کر رکھنے کے لئے
یا میں نے گورو گرنتھ جی بنایا ہے۔ جس کا مجموعہ اور درشن کرانے کے
(گور سکھاں) چاروں پادشاہیوں کے بڑے آدمی اپدیشی اور میں آپ
سکھوں کو (لہنداں) لاتے ہیں۔ (بھال کے) کھوج کھوج کر ٹیکہ نارائن
صفحہ ۱۵۳۔

اِس لیکھ میں گورو ارجن دیوجی پرتگیا کرتے ہیں۔ کہ گورو گرنتھ صاحب

بنایا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے۔ کہ گرنتھ صاحب اُن کی اپنی بنائی
ہے :-

تھ صاحب کے پڑھنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں ہندوؤں کی
اوت وغیرہ پورانوں کی فرضی کہانیاں بھی لکھی ہوئی ہیں۔ جن میں سے
جگہ بھی ستنے نمونہ ازخروارے کے طور پر لکھتا ہوں۔ پاٹھک گن
سے جان لیں گے کہ گرنتھ صاحب الہامی نہیں :-

ف) آدگرنتھ راگ بھیرو محلہ ۳ شبد ۲۰ شلوک ۵-
ت جناں کے ہری جیو کارج سنوارے بھگتے پرلاد جن کے اکیس کل اُدھارے
ر۔ سنت جنوں کے ہرجی آپ سب کارج سنوارتا ہے۔ ہری نے پرلاد
کے اکیس کل ادھارے۔ یا ایک پرلاد نے ہی ہموہ جو شرن آئے ہیں۔ وہ
ے ہیں ٹیکہ فریدکوٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱۷-
یں پرلاد کے اکیس کلوں کے تارنے کا پرسنگ بھاگوت آدمی پُرانوں
ن لیکر لکھا ہے۔ جو کسی طرح بھی سچا سدھ نہیں ہو سکتا۔

) آدگرنتھ راگ نٹ محلہ ۴ اشٹ پدیان شبد ۳ شلوک ۲-
' اجامل پریت پُھرت کینی کرنارائن بولا وے "
ہانی کو سچا ثابت کرتے ہوئے پرمیشور کی سروانتریامی سدھ کردیا
لو سچی نہ مانو۔

) آدگرنتھ راگ آسا محلہ پہلا "رتن پدارتھ گھر کھیر سمندر منتھیا ہور بھکھ لائے
نہی رکیا۔ کہے نانک چھپے کیوں چھپیا ایکی ونڈ دیا۔
شلوک کا ارتھ سنت ہری داس جی و سنت کرم سنگھ جی نے بنائی

پستک گورومت سامانیہ سنسکار ودھی'' کے صفحہ ۵۶ میں اس طرح سے کیا ہے
کہ رتن کرڈ ہے چودہ سمندر منتھن کر کے وشنو بھگوان نے ہو ربھگلا
اسی رکھیا - یعنی یہ فائدہ بکواس کرتے ہیں - کوئی کہتا ہے - میں نے شراب
پینے کے واسطے بنائی ہے - کوئی کہتا ہے - کہ میں نے فلاں رتن بنایا ہے
سب لا یعنی اہنکار کرتے ہیں - دیکھے نانک چھپے کیوں چھپیا) نانک کہ
کہتے ہیں - یہ بات کس طرح چھپی رہی - جو بکتے ہیں - کہ چودہ رتن محض آدمیوں
کے واسطے بنے ہیں - (ایکی ایکی ونڈ دیا) جس جس رتن کا ادھکاری تھا
جو جو اس وقت میں شامل ہوا - ان کو نیارے نیارے کرکے دیدیے
چودہ رتن الگ الگ دیوتوں کی پنگتی میں امرت دیا - راکھشوں کی
پنگتی میں شراب دی گئی - جس جس رتن کا جو ادھکاری تھا - وہ بانٹ
دیا -

یہ بات آگے چل کر پھر آدی گرنتھ راگ رام کلی کی وار رائے بلونڈ تھا
ستے ڈوم نے کہی شبد نمبر ۳-۴-۵ میں لکھی ہے - ''جن باسک
نیترے - گھتیا کرہی تات - جن سمند وورولیا کر میرو دھان
چودہ رتن نکالیان کیتو نوں چانان'' - اس شبد کا ارتھ بھائی لدھا
جی نے ایسا ہی کیا ہے - جیسا کہ سمندر متھنے پر بھاگوت پران کی کہانی ہے -

(نج) آد گرنتھ راگ دھناسری بانی نام دیو شبد ۴ تک پہلی پہل پورے
پونڈرکو تا تا بچے ہمنا لگے جناں - کرشان نے جانو سر ہر
تا چھنتی ناچیا - (۱)

ارتھ - جو پرمیشور ایسا پیارا ہے - اسی سے سب کی رچنا ہوتی ہے - جو یہ

کہے رہیل) پرتھم بھاورچنا کے آدی کال میں پورن پرماتما سے اُس کی
نابھی (ناف) میں ستھت جو پونڈرک) کنول ہے - وہ دینا) اوپجیا ۔ تس
کنول سے ہنس باہن والا برہما ہُوا - اُس سے آگے تمام چراچر جیو ہوئے
محض پرماتما سے پہلے "نابھ کنول والا وشنو ہی کیسے پیدا ہُوا - یہ سن
کر اس کی طاقت کے زور سے ہُوا - ایسا کہتے ہیں - اُس پرماتما کی منو گن
پردھان شکتی سے جانو سب کچھ ہُوا - جو بایا نانا بھانت کے پشو پکشی سر
نر آدی روپوں کو دھار کے سپچھے ہن ناچنل کو - ٹیکہ نارا سنگھ بھگونت بانی
سٹیک ؛

(ج) آدگرنتھ سوہی محلہ ۴ شبد ۰ ۴

آو جگا دا ناد کلا دھاری نہ ہو لوہ   اگم نگم اُدھرن جرا جم میں آہر وہ
ارتھ ۔ ہے انادی آپ نے تینوں لوگ میں (آدجگاد) سدا سدا کلا دھاری
ہیں ۔ ہے اگم سروپ وراہ اوتار دھار کر کے سنکھا سر کو مار کر آپ (نگم)
بیدوں کے اُدھارنے والے ہو - ہے (جرا) بڑھاوستھا اور جنم یعنی پیدائش
آپ تکشت چھ وکاروں پر آپ (ارویہ) اروڑھ ہوئے ہو - یعنی ان کو
آپ نے دبا لیا ہے - ارتھات جسم کے دھرم جانتے ہیں - ٹیکہ فرید کوٹ
جلد ۴ صفحہ ۱۲۱۲

نوٹ :- یہ کہانی بالکل جھوٹ ہے پرمیشور سرو ویاپک نراکار سرو شکتیمان
ہے - اس نے سور کا روپ دھار کر کسی کو نہیں مارا سنکھان پرانوں میں یہ گپ
شعور لکھی ہے - جو بالکل ناممکن ہے -

(خ) آدگرنتھ راگ مارو سوہلے محلہ پہلا شبد ۱۶ اشلوک ۱۷ -

حکمے دھرتی دھول سر بھارم۔ حکمے پون پانی گگنارم۔

ارتھ۔ حکم ہیں ہی دھرتی کا بھار دھول کے سر پہ ہے۔ حکم ہیں ہی پون پانی

آکاش وغیرہ ہیں۔

ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۳۔

نوٹ :۔ یہ بھی پرانوں کی ہی کہانی ہے۔ زمین بیل کے سر پر بالکل نہیں

ہے۔ اس کا آدھار تو ایک پرماتما ہی ہے۔

(ڈ) آد گرنتھ راگ مارو سوہلے محلہ ۵ شبد ۱۱ شلوک ۳)

دھرتی دھر ایش نرسنگھ نارائن۔ وہراں اگرے پرتھم دھرائن

باون روپ کیا تدھ کرتے۔ سب ہی سیتی ہو چنگا۔

ارتھ۔ ہی دھرتی کے آسرا روپ ایشور نرسنگھ روپ نرون ہیں گھر کرنے

والے دو چلوں ہیں گھر کرنے والے بھاؤ۔ شیش سائیں۔ ہے شیو

روپ ہو سکے واہڑے کے اگر بھاگ پر تھوی کے دھارن والے بل کے چھلنے

کو باون روپ بھی تم نے ہی کیا۔ سب کے کرن ہار۔ پھر تم ہی سب سے

بہتر طریقے سے برتاؤ کر رہا ہے۔ یعنی سب کی پرورش کرتا ہے۔ ٹیکہ فرید

کوٹ جلد ۳۔ صفحہ ۱۴۸۸۔

نوٹ :۔ یہ کہانی بھاگوت وغیرہ پرانوں میں اسی طرح لکھی ہے۔ جو کہ بالکل

ناممکن ہے۔ اور ایسی باتوں سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ سکھوں کے گوروؤں

نے پرانوں کی کہانیوں کو بھاشا میں خود لکھا ہے۔ اس لئے دوسری شرط

گرنتھ صاحب پر بالکل نہیں عائد ہو سکتی۔ جس سے گرنتھ صاحب الہامی ثابت

نہیں ہو سکتا۔

رے باٹھکو - اگر بفرض محال مان بھی لیا جائے - کہ گرنتھ صاحب الہامی
تک ہے - تو پھر نیچے لکھے شنکا کا کیا جواب ہوگا - آدگرنتھ راگ تلنگ
لہ ا شبد ۵ تک ایک میں لکھا ہے - کہ " جیسی میں آوے خصم کی بانی -
یڑا کرین گیان وے لالو ہا
ئہ - ہے لالو جیسی کرتار کی پر بیری ہوئی بانی میرے کو آوے ہے -
یسا ہی گیان میں تجھ سے بیان کرتا ہوں - ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ - صفحہ ۹
ریہ شلوک پرمیشور کی طرف سے ہے - تو پرمیشور نے یہ بات لالو ترکھان
مخاطب کر کے کس موقع پر کہی تھی - اگر یہ شلوک نانک دیو جی کا خود
تصنیف کردہ ہے - تو پھر سارا گرنتھ صاحب ہی خود تصنیف شدہ ہے
چونکہ مذکورہ بالا شبد بھی گرنتھ صاحب میں موجود ہے -

تیسری پرکھ

۱ - تیسری شرط بھی ویدوں پر ہی گھٹ سکتی ہے - کیونکہ ویدوں میں سب باتیں
پرمیشور کے باندھے ہوئے قانون قدرت کے مطابق ہیں - ویدوں کے
ے بھی مہرشی منوجی کہتے ہیں - کہ پرمیشور نے دنیا کی پیدائش کے وقت
یدوں کے مطابق سب چیزوں کے نام اور اُن کے کام اور صورتیں قائم
کیں - دیکھو منوسمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۲۱ - پس قانون قدرت چونکہ
ویدوں کے مطابق ہے - اس لئے وید قانون قدرت کے برخلاف کس
ح ہو سکتے ہیں :-

گرنتھ صاحب پر یہ شرط بالکل نہیں عائد ہوتی - کیونکہ اس میں کئی باتیں کراماتوں کے طور پر لکھی ہوئی ہیں - جن کا کوئی علمی ثبوت نہیں ملتا جیسا کہ آدی گرنتھ صاحب بانی نام دیو میں وہ مردہ گئے کا زندہ ہونا "نام دیو جی کا پتھر کے ٹھاکر جی کو دودھ پلا دینا" وہ مندر کا منہ پھر جانا" ان کراماتوں کے اصل شلوک اور پورا پتہ ہیں اس جگہ بوجہ طوالت نہیں لکھتا - جن سجنوں کو دیکھنے کی ضرورت ہو - وہ میری بنائی ہوئی پستک سکھ مت ہیں پر سپر ورودھ" میں دیکھ لیں -

چوتھی پرکھ

۴ - چوتھی شرط بھی ویدوں پر ہی عائد ہوتی ہے - کیونکہ ان میں ایسی کوئی بات نہیں - جو کسی ملک یا قوم یا جانور کے لئے بری ثابت ہو سکے - ویدوں کے پڑھنے کا منش ماتر کو حق ہے - ویدک سنسکرت بھاشا کسی خاص جاتی یا ملک کی زبان نہیں - جو لوگ یہ کہتے ہیں - کہ وید آریہ قوم کے واسطے ہیں - ان کی یہ بڑی بھول ہے - کیونکہ آریہ کوئی قوم نہیں ہے - جو پرش اچھے کرم کرے - اسی کو آریہ کہتے ہیں - اور برے کرموں کے کرنیوالا دسیو کہلاتا ہے - اسی لئے ودیا عالمگیر ہے -

گرنتھ صاحب پر یہ چوتھی بالکل عائد نہیں ہوتی - کیونکہ اسمیں جو فارسی حرف ہیں ملک کے باشندوں کو پڑھنے اور سمجھنے آسان ہیں - لیکن دوسرے ممالک کے لوگوں کے واسطے نہیں - اور جو پنجابی زبان کے الفاظ ہیں - وہ پنجاب کے لوگوں کے واسطے آسان ہیں - دوسروں کے لئے نہیں - ایسے ہی عربی کی زبان کے الفاظ عرب والوں کے واسطے آسان ہیں - اوروں کے لئے نہیں -

اس لئے گرنتھ صاحب کی بھاشا عالمگیر زبان نہیں کہلا سکتی - نیز گرنتھ صاحب میں مانس کھانے کی بھی ترغیب ہے - دیکھو آدی گرنتھ راگ ملہار کی وار شبد ۲۵

٭ پہلاں مانسو نمیاں - ملے اندر واس ؔ وغیرہ

اس سارے شبد سے مانس کھانے کی ترغیب صاف عیاں ہے - اس لئے گرنتھ صاحب جیووں کی بھلائی میں بھی نہیں - اسی لئے اس کی تعلیم عالمگیر نہیں ہے -

گرنتھ صاحب کی تعلیم سب زمانوں کے واسطے بھی ایک جیسی نہیں - کیونکہ گرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۳ شبد ۴ میں لکھا ہے - کہ

جت سنجم تیرتھ اُنہاں جگاں کا دھرم ہے - کل مہہ کیرت ہری ناما (۲) جگ جگ اپو آپنا دھرم ہے - سو دھ دیکھو وید پڑ انا ہے -

ارتھ - جپ وصاتما اور سنجم ، برت تیرتھ آدی ست جگ تریتا وغیرہ جگوں کا دھرم ہے - کلجگ میں سری نام کو جپنا اور کیرتی کرنی وہری نام کا کیرتن ہی کیول دھرم ہے - جیسے ست جگ ہیت تریتا جگی دوا پر پوجا چار تینوں جگ تینوں ورتے کل کیول نام ادھار - پنہ کاو آنیو رسے آئیو - اک نام بڈو - آن روت نا ہیں نا ہیں -

٭ - اس شبد کا ارتھ کئی گیانی صاحبان کھینچ تان سے الٹا کرتے ہیں اور سدھ کرتے ہیں - کہ اس سے مانس کھانے کی ترغیب ثابت نہیں ہوتی - لیکن کھینچ کھانچ سے کچھ نہیں بنتا - (شودھک)

مت بھرم بھولو (۲) ارتھ اس لیے جگاں جگاں میں مذکورہ بالا اپنا اپنا دھرم کلیان کرتا ہے - ویدوں اور پرانوں کو بھی وچار کر دیکھ لو یعنی وہ سب نام کا ہی مہاتم اچارن کرتے ہیں - ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۲۔

ویدوں میں تو یہ بات کہیں بھی نہیں لکھی - کہ ست جگ میں کچھ اور دھرم ہوتا جاوے اور کلجگ میں کچھ اور - اگر کسی سکھ مہاشے کو یہ حوصلہ ہے - تو وہ ویدوں میں یہ بات سدھ کر کے دکھلا دے - ہاں پرانوں میں یہ بات ضرور لکھی ہوگی - جس کو گورو امر داس جی نے اپنے مت کے واسطے بھی ٹھیک مان لیا ہو - اس سے ثابت ہوا - کہ گرنتھ صاحب کی تعلیم سب کال کے واسطے ایک جیسی نہیں - پس ایسی تحریروں سے صاف ظاہر ہے - کہ یہ چوتھی شرط بھی گرنتھ صاحب پر عائد نہیں ہو سکتی - اس لیے گرنتھ صاحب الہامی نہیں۔

پانچویں پرکھ

۵ - پانچویں شرط بھی ویدوں پر ہی عائد ہو سکتی ہے - کیونکہ پرمیشور سروویاپک - نراکار اجنما وغیرہ ہے - پرمیشور کی صفتیں ویدوں میں یہی لکھی ہیں - جیسے دیکھو یجروید - ادھیائے ۴۰ منتر ۸ اور یجر وید ادھیائے ۳۲ منتر ۳ - پرمیشور کی جو دوسری صفات ہیں - وہ ویدوں میں ویسی ہی لکھی ہیں - اس جگہ ہم طوالت کی وجہ سے نہیں لکھتے - اب یہ دیکھنا

ہے۔ کہ یہ شرط گرنتھ صاحب پر عائد ہوتی ہے سا ہنیں۔ جہاں تک ہم نے
وچار کر کے دیکھا ہے۔ یہ شرط گرنتھ صاحب پر نہیں عائد ہو سکتی۔ کیونکہ
گرنتھ صاحب راگ بھیرو بانی نامدیو شبد ۱۰ شلوک ۱۵ و ۱۶ میں تحریر
ہے۔ کہ جب سلیم شاہ بادشاہ نے نامدیو بھگت کو باندھ کر ہاتھی
کے آگے ڈالا تھا۔ تو پرمیشور نیل کنٹھ پر سوار ہو کر نامدیو کی سہایتا کرنے
آیا۔ جیسے۔

یا کھنتن باج بجائیلا۔ گرڑ چڑھے گوبند آئیلا (۱۵) اپنے بھگت پرتی
پال گرڑ چڑھے آئے گوپال (۱۶) ارتھ نیل کنٹھ کے پروں پر
آواز کراتے اوپر چڑھے گوبند آئے (۱۵) اور آکر اپنے بھگت کی خدمت
کی۔ جب نیل کنٹھ پر سوار ہو کر جلدی سے گوپال جی آئے (۱۶) ٹیکہ تارا سنگھ
آدگرنتھ راگ سورٹھ بانی نامدیو شبد ۲ میں لکھا ہے۔ کہ جب بھگت
نامدیو جی سمادھی میں بیٹھے۔ تب پرمیشور نے نامدیو کا چھپر ٹوٹا دیکھ کر
چھپر بند (بڈھی) کا روپ دھارن کر کے چھپر باندھ دیا۔ جیسے

پاڑ پڑوسن پوچھ لے ناما کا پہ چھان چھوائی ہو
تو پہ دگنی مجوری دے ہوں موکو بیڈھی دیہہ بتائی ہو

ارتھ سمادھی سے اُٹھے نامدیو کو نزدیک کے رہنے والی استریاں پوچھنے
لگیں۔ اے ناما تم نے کس سے چھپر بندھوایا ہے۔ ہمیں بتاؤ۔ تم
ایسے سندر چھپر کی تم سے دگنی مزدوری دے دینگی۔ ہمیں اُس
بیڈھی (چھپر بند) کا پتہ دو۔ (ٹیکا تارا سنگھ)
مندرجہ بالا دو پرمانوں سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ گرنتھ صاحب کا

پرمیشور سروویاپک نراکار نہیں ہے۔ تب تو یہ پانچویں شرط بھی گرنتھ
صاحب پر نہیں گھٹتی۔ اس لئے گرنتھ صاحب الہامی نہیں۔

چھٹی پرکھ

(۶) چھٹی شرط بھی ویدوں پر ہی گھٹتی ہے۔ کیونکہ ویدوں میں کسی جگہ
پرسپر وِرودھ نہیں ہے۔ لیکن گرنتھ صاحب میں پرسپر وِرودھ بہت ہے
نمونہ مشتے از خروارے   میں یہاں بھی لکھتا ہوں۔ ناظرین نِرپکھش
ہو کر دھیان سے پڑھیں۔

(۱) آدگرنتھ راگ سورٹھ بانی نامدیو شبد ۲ شلوک ۴۔
"نامے کے سوامی سیا بھوری لنک بھیکھن آپ ہو ماما
اس جگہ بھگت نامدیو جی نے مہاراجہ رام چندر جی کو اپنا سوامی کہا ہے
پھر اس کے وِرودھ دیکھئے۔ آدگرنتھ راگ گونڈ بانی نامدیو شبد ۳ شلوک ۲
"پانڈے تمرا رام چند سوبھی آوت دیکھیا تھا۔ راون سیتی سرور ہوئی
گھر کی جوئی گوائی تھی"

(ب) آدگرنتھ راگ گونڈ بانی نامدیو شبد ۷۔ شلوک ۴
"ہندو پوجے دیہورا مسلمان مسیت۔ نامے سوئی سیویا جہہ
دیہورا نہ مسیت"
اس شلوک سے ثابت ہے کہ بھگت نامدیو جی مندر نہیں پوجتے تھے۔
لیکن اس کے برخلاف   آدگرنتھ راگ بھیرو بانی نامدیو شبد ۶ میں لکھا ہے

کہ بھگت نامدیو جی اَونڈھا گرام میں ناگ ناتھ مہادیو کے مندر کی پوجا کرتے

تھے۔ جیسے ہست کھیت تیرے دیہورے آیا۔ بھگت کرت نامدیو اٹھایا"

اس شبد کا ارتھ پنڈت تارا سنگھ جی نے ایسا ہی کیا ہے کہ بھگت نامدیو جی اونڈھا

گاؤں میں مندر کی پوجا کیا کرتے تھے۔

(پ) آدگرنتھ راگ ماجھ کی وار محلہ پہلا شبد ۲۶ میں لکھا ہے۔ کہ

"نت ہی ہوم جگ سد پوجا پئے کارج سوہے"

اس شلوک کو سنت ہیرا داس اور سنت کرم سنگھ جی نے اپنی بنائی پستک

گورمت سامانیہ سنسکار ودھی کے صفحے ۵۰ پر ہوم کرنے کی آگیا لکھی

ہے۔ لیکن اس کے برخلاف آدگرنتھ راگ ملار۔ محلہ پہلا۔ شبد ۹

شلوک ۳ میں لکھا ہے۔ کہ "سادکر سمدھاں ترسنا گھیو تیل۔

کام کرودھ اگنی سیول میل"

اس شلوک کے ساتھ بھائی رام سنگھ گیانی بنڈالہ نورسی نے اپنی تصنیف

کی ہوئی پستک "پرم پارس" کے ۸۴ صفحے پر ہوم کا کھنڈن کیا ہے۔

(ت) آدگرنتھ راگ ملار محلہ ۵ - ڈپدے گھرا شبد ۷

"استری روپ جیری کی نیائیں سوبھ نہیں پر بھرتا رے"

(ارتھ) (۱) میں استری ارتھات گھروالی تھی - اب میں (جیری) داسی

کی طرح ہو رہی ہوں - ارتھات ٹھکر کو چھوڑ دیا ہے (۲) سندر استری

بھی ہو - لیکن بغیر خاوند کے شوبھا نہیں پاتی - اور وہ داسی کے سمان ہے

اسی طرح جیو بہت سے گناہ کر کر شرجاتی والا بھی ہے - تو بھی ہری سمرن

کے بنا شوبھا یمان نہیں ہوتا - ٹیکا فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۶۳۰

ہمارے خالصہ بھائی گرنتھ صاحب کے اس پرمان سے گورمت میں ودھوا
وواہ ثابت کیا کرتے ہیں۔ دیکھئے صفحہ ۱۲ خالصہ رہت پرکاش۔ نامی کتاب
جو کہ پنج خالصہ نے دمدمہ صاحب (تلونڈی) میں اصلاح کرکے گورمکھی
پریس صدر پشاور میں چھپوائی ہے۔ لیکن اس کے برخلاف آدگرنتھ راگ گونڈ
بانی کبیر شبد ۷ میں ودھوا وواہ کا کھنڈن موجود ہے۔ جیسے

خصم مرے تو نار نہ روے۔ اُس رکھوارا اور ہووے۔ رکھوارے
کا ہوئے بناس۔ آگے نرک یہاں بھوگ بلاس ؛

آگے پھر آدگرنتھ راگ ملار محلہ ۴ گھر ۲ چوپدے شبد ۴ میں ودھوا وواہ کا کھنڈن
موجود ہے جیسے "جن ایسا نام وسار یا میرا ہری ہری تس کے کل لاگی گاری
ہری تس کے کل پرسوتت کر کی ہے تن ودھوا کر ڈاری ۲ ؛؛ ؛؛
ارتھ۔ جس نے ایسا سکھدایک ہری جو سوامی ہے۔ تس ہری کا ہر پرکار نام بھلا
دیا ہے۔ اس کی کل کو کلنک کا ٹیکا لگتا ہے۔ ہے ہری اس کل میں ایسے
ایسے آدمی کو جنم ہی نہ دیجئے۔ اس کی ماتا کو ودھوا کر دینا تھا یعنی بال رانڈ
بنا دینی تھی (ٹیکا فرید کوٹ جلد ۴۔ صفحہ ۲۱۶۳)

ن :۔ خالصہ پنتھ میں کیسوں کا رکھنا اعلیٰ دھرم مانا گیا ہے۔ اور بہت سے
خالصہ بھائی گرنتھ صاحب کے پرمانوں سے کیس رکھنا ثابت کیا کرتے ہیں :۔
لیکن اس کے برخلاف گرنتھ صاحب میں کیس منڈن کے پرمان بھی بہت ملتے
ہیں۔ جن میں سے بھی ہم چند بطور مشتے نمونہ از خروارے درج کرتے ہیں۔
جیسے دیکھئے سارنگ کی وار محلہ ۴۔ شبد ۱۶ پوڑی ۳۔

اِکی جینی اہنر پائے دہرن کھو ایا — تن کنگھہ ناہیں نام نہ تیرتھ نہایا

ہتھیں سر کھوہائی نہ بھدر کرایا کچیل رہے دن رات شبد نہ بھایا
من جوٹھے وے جات جوٹھا کھایا،،

ارتھ ۔ اک جینی او جھڑ با کر اُن کو مول سے بھی بھلا دیا ہے۔ اُن کے مُنہ میں نام نہیں ہے۔ اور نہ ہی اُنہوں نے تیرتھ میں اشنان کیا ہے۔ ہاتھوں سے سر کے بالوں کو نوچتے ہیں۔ اور منڈن نہیں کرایا ہے۔ دن رات کچیل رہتے ہیں۔ اور اُن کو (شبد) ویدیارگ نہیں بھایا۔" اُن کی نہ کوئی ذات ہے۔ اور نہ پرتشٹھا ہے۔ اور نہ کوئی اُتم کرم ہے۔ اور اُنہوں نے بیفائدہ ہی جنم گنوا لیا ہے۔ من کے جوٹھے اور بے ذات یعنی پرمیشور سے منمکھ ہیں اُنہوں نے جوٹھا بھوجن یعنی باقی رہا ہوا مانگ کر کھایا ہے۔ ٹیکا فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۲۹۹۶) آگے پھر آدگرنتھ راگ رام کلی کی وار محلہ ۱ شبد ۱۲ شلوک ۱

نہ ست مونڈ مونڈائی کیسی نہ ست پڑھیا دیس پھرے

ارتھ ۔ نہ سر کے منڈانے سے اور نہ کیسوں کے رکھنے سے ست پرماتما کی پراپتی ہے۔ نہ پڑھنے سے اور نہ دیسوں کے پھرنے سے ست کی پراپتی ہے۔ ٹیکا فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۹۴۰) آگے اور بھی دیکھو۔ آدگرنتھ راگ گوڑی چیتی محلہ ۱ شبد ۱۵۔

مونڈ مونڈائے جے گرہ پائیے ہم گورکینی گنگا تا۔

اس شلوک کا ارتھ سنت نہال سنگھ جی نے گوڑی راگ سٹیک صفحہ ۲۴ میں اس طرح کیا ہے کہ ہے راول اگر جو سر کو مونڈانے سے ہی گورو پایا جاتا ہے۔ آپ بے شک مونڈاؤ لیکن یہ بات تو آسان ہے کیونکہ ہم تمام ہندوؤں نے دو گنگا گورو بنائی ہے۔ سب گنگا پر سر کو مونڈاتے ہیں۔ سب تیری طرح

گوروواے ہیں - لیکن تمہاری طرح یوگ یکرت سے خالی ہیں - اس لیئے ہ
ہیں - گورو کامل کے بغیر یہ یوگ کی یوکتی نہیں ملتی -"

نوٹ :- پیارے سجنوں متذکرہ بالا تین ثبوتوں سے دکشیابنت سنسکار
کے مونڈانے کا حکم صاف ثابت ہے - جن سجن پرشوں کو کیشانت سنسکار ا
سکھ مت میں پرسپردرودھ کے زیادہ ثبوت دیکھنے کی ضرورت ہو وہ
بنائی کتاب "سکھ مت میں پرسپر ورودھ" نام والی دیکھ لیں -
گرنتھ صاحب میں پرسپر ورودھ ہونے سے یہ چھٹی شرط بھی عائد نہیں
اس لیئے گرنتھ صاحب الہامی نہیں -

ساتویں پرکھ

ساتویں شرط بھی ویدوں پر ہی عائد ہو سکتی ہے - وید سب الہامی خزا
اور بیج ماتر سب علم ویدوں میں ہیں - آریہ ورت دیش کے پراچین رشی
رلیے مہاراجوں نے سب علموں کی ترقی اپنے آپ وید شاستروں سے کی
نے دوسرے ملک کی کسی قوم سے مدد نہیں لی -

(الف) مہابھارت میں لکھا ہے - کہ راجہ اوپر یچر پشپ ودمان دغبار
پر سفر کیا کرتا تھا -

(ب) بھوج پربندہ نامی کتاب میں لکھا ہے - کہ راجہ بھوج کے وقت
وہ ائی گاڑی کلوں وپہیوں والی ایسی بنائی گئی تھی - جو ایک گھڑی میں گیارہ کوس
تھی اور ایک پنکھا ایسا تھا جو کل سے اپنے آپ چلتا تھا -

گیتا کے پہلے ادھیائے میں لکھا ہے - ایک سنجے نامی عالم کورو پانڈوں
ائی کا حال جو کورچھیتر میں ہوتی تھی - راجہ دھرت راشٹر کو ستناپور میں
یں بیٹھا ہوا سنایا جاتا تھا - جو کہ تار کے علم سے بھی بڑھ کر ہے - اور یہ علم اب بھی
ان پروفیسر مہیش چرن جی سنہا - ایم - ایس - سی - اوسبھاپک گوروکل کانگڑی
ار کی کرپا سے پرگٹ ہو گیا ہے -

- شکرنیتی ادھیائے ۴ شلوک ۱۰۲۴ سے ۱۰۴۴ تک میں توپ اور
ن کا بیان ہے - اور ان کے بنانے کی ترکیب لکھی ہے - پھر شلوک ۱۰۴۵ سے ۱
۴۳ تک میں گولہ بارود گورچ وغیرہ سب سامان جنگ کا بیان ہے - اس علم
کی ترقی پہلے تھی - اب ویسی نہیں ہے -

- شکرنیتی ادھیائے ۴ شلوک ۲۴ وغیرہ میں ۳۲ ودیا اور چونسٹھ
کا بیان کیا گیا ہے -

- منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۲۰ میں لکھا ہے - کہ تمام دنیا کے آدمی
ج کا علم اور ہنر اس ملک کے براہمنوں سے آکر سیکھیں -

- منوسمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۱۵۷ اور ادھیائے ۷ شلوک ۵۹ میں
کار کے رستے زمینی سمندری - آکاش میں گاڑی جہاز اور غبارے سے
کا بیان ہے -

- یجروید ادھیائے ۶ منتر ۲۱ میں جہاز اور غبارہ بنانے کا بیان ہے -
- رگوید اشٹک ۱ - انواک ۸ ورگ ۱۲ منتر ۱۰ میں تار برقی
کا ہے -
- یجروید ادھیائے ۷ منتر ۲۲ میں علم چکتسا طب کا بیان ہے -

ظ - اس ساتویں شرط کے پورا ہونے میں ایک اور ثبوت یہ بھی ہے
یورپ کے عالی دماغ عالموں کا یہ کہنا ہے - کہ ہم نے سب ودیا د علم ...
ورت دلیش سے لی ہے - دیکھو کتاب بھوگول صفحہ ۶۳ سطر ... اور ...
گورو خالصہ حصہ ۱ نمبر ا صفحہ ۵ اسطر ۴ سے ۸ تک -
مفصلہ بالا شرط بھی گرنتھ صاحب پر حاید نہیں ہو سکتی - کیونکہ اُس میں کسی علم
کا ذکر ہی نہیں -
پیارے - پاٹھکو میں نے گرنتھ صاحب اور ویدوں کو سات کسوٹیوں پر
کر دکھا دیا ہے جس سے صاف عیاں ہے - کہ وید ہی الہامی مانے جا سکتے
گرنتھ صاحب کبھی الہامی نہیں ہو سکتا -

دوسرا باب

اس باب میں ہم خالصہ دہرم کی پرمانک کتابوں اور اُن کے ماننیہ گُنی گیا
کے پرمانوں کے ذریعہ یہ ثابت کریں گے - کہ وید شاستروں کا پڑھنا پڑھا
اور سننا سنانا سب انسانوں کا پرم دھرم ہے - اس پر ہمارے خالصہ
اپنے ہٹھ کو دور کر کے غیر متعصب ہو کر وچار کریں - کہ ویدوں کا پڑھنا ...
سکھوں کا دہرم ہے یا نہیں -
اب مفصلہ ذیل ثبوت آدی گرنتھ صاحب ٹیکہ فرید کوٹ سے ...
ہیں - چونکہ سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر والیٔ ریاست فرید کوٹ ...

گنی گیانیوں سے تیار کرا کر چھپوایا ہے۔

آدگرنتھ صاحب جپ جی پوڑھی ۳۸

جت پہارا دھیرج سنیار۔ اہرن مت وید ہتھیار

جواب۔ زبان اور لنگ اندری چنچلتا سے رہت ہو۔ ایسا جو بھگوان
دھیرج ہے۔ وہی تو سنار ہووے۔ اور کل خواہشات کو ترک کر کے
اندریوں کو وشیوں سے ہٹاؤں ایسے جت پہارا انگیٹھا ہو۔ اور اچل
اہرن ہو جس پر سونار ٹھک ٹھک کرتا ہے۔ ویدو اگیوں کا سننا بطور
... سکے ہو۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد اول صفحہ ۵۳۔

آدگرنتھ راگ آسا محلہ ۱۔ پٹی لکھی شبد ۹

ججا چار وید جن سرجے چارے کھانی چار جگا
جگ جگ جوگی کھانی بھوگی پڑھیا پنڈت آپ تھیا

ہے پنڈت جی۔ ججے اکھشر نے کہا ہے جس صاحب نے چار وید۔
یجر۔ سام۔ اتھروں۔ چار کھان۔ انڈج۔ جیرج۔ سوتیج۔ ادبھج
جگ۔ ست۔ دواپر۔ تریتا۔ کل یگ جگو جگ میں جس کی سنا جڑ رہی ہے
جوگی ہے۔ چاروں کھانی ہیں بھوگ کرتا ہے۔
پڑھ کر ودیارتھی ہوا ہے۔ اور آپ ہی پنڈت پڑھانے والا بھی ہوا ہے
ٹیکہ فرید کوٹ۔

آدگرنتھ راگ آسا۔ چھند محلہ ۵۔ شبد ۵۔ تک ۳۔

سمرت پران چترو ید ہی کھٹ شاستر جاں کو جپات
سمرتی ۲۷۔ پران ۱۸۔ وید ۴ شاستر ۶ جس تیرے نام کو جپتے ہیں۔

ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸ ۴

(۴) آدگرنتھ راگ ٹوڈی - محلہ ۵ - شبد ۲۶ - تک ۲

وید وکھیان کرت ساد ھوجن بھاگہین سمجھت نہیں کھل

ارتھ: وید اور سنت جن سب ہی اس بات کا اُچارن کرتے ہیں - لیکن یہ کھ
مورکھ جیو بھاگوں سے ہین وہاں بجھتا نہیں ہے - ٹیکہ فرید کوٹ

(۵) آدگرنتھ راگ بلاول محلہ ۱ - تھتی گھر ۱۰ شبد ۵

چوتھ اُپائے چارے ویدا کھانی چارے بانی بھیدا
اشٹ دس کھٹ تین اُپائے سو بوجھے جس آپ بوجھائے

ارتھ: چوتھ ودار سے کہتے ہیں - اس نے آپ ہی پرشٹ چاروں وید اتپن کئے
ہیں - انڈج - جیرج - سوتیج - آدبھج چاروں کھانی پیدا کی ہیں - اور بانی
مدھما - بیکھری - چاروں بانیوں کے بھید اور انوشٹپ آدی چھندوں کے
کئے ہیں - لیکن اس بنانے والے کو وہی سمجھتا ہے - جس کو وہ آپ سمجھاتا ہے
ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۸ ۷ ۴

(۶) آدگرنتھ راگ آسا محلہ ۵ - گھر ۱۳ شبد ۱۳۷

وید شاستر جن دھیاوہی - تن کو سنسار

ارتھ - یہ وید شاستروں کے ذریعہ سمجھ کے داس جو ہیں - سنسار سمدر
ترنے کو اس کا دھیان کرتے ہیں - ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳

(۷) آدگرنتھ راگ سوہی محلہ ۴ لاوان شبد چھند دوتک ۲

بانی برہما وید - دھرم درڑھو - پاپ تجایا بلرام جیو

ارتھ - بانی جو وید روپ برہما اُچارتا ہے - تس وید دیدپربان دھرم

شدھ کرو۔

ایسے گوروں نے کہا ہے اور بابوں کا تیاگ کرایا ہے۔ بلہاری جایئے رام جی کے۔ ٹیکہ فریدکوٹ جلد ۴ صفحہ ۲۰۱۔

(۸) ادگرنتھ راگ سوہی۔ محلہ ۵۔ اشٹ پدیاں شبد ۲۔

سمرت وید پران پکارن پوتھیاں ۔ نام بنا سب کوڑ گالی ہوچھیاں

ارتھ ۔ اسی بات کو سمرتیاں ۲۷۔ وید چار۔ پران اٹھارہ پوتھیاں بھی پکار کہتی ہیں کہ نام کے بغیر جتنی باتیں ہیں۔ جھوٹھی اور تچھ ہیں۔ ٹیکہ فریدکوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۵۴

(۹) آدگرنتھ۔ بانی کبیر۔ راگ تلنگ۔ شبد آنک ۱

وید کتیب افترا بھائی۔ دل کا فکر نہ جائے

ٹک دم قراری جو کرو حاضر حضور خدا ئے

ارتھ ۔ ہے بھائی وید اور کتابوں کے افتراء (کھوٹے جھوٹے) پڑھنے اور عمل دل کا اشتباہ دور نہیں ہوتا۔ اگر تھوڑی دیر کے واسطے بھی ویدوں اور دوسری کتابوں اور گوروں کے وچنوں پر یقین کرو۔ تو واہگرو حاضر حضور کی پراپت ہوجائیگا۔ ٹیکہ فریدکوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۸

(۱۰) ۔ آدگرنتھ راگ رام کلی۔ محلہ پہلا اشٹ پدی ۱۴ ۔ آنک ۴۔

جے وادھ نہ وید وچارے آپ ڈبے کیوں پتراں تارے

ارتھ ۔ پڑھتا ہے۔ تو جھگڑے کی باتیں۔ لیکن ویدوں کا وچار نہیں کرتا ہے خود ڈوبتا ہے۔ وہ پتروں کو کیسے تار سکتا ہے۔ مطلب جو آپ مکت نہیں ہوا۔ وہ اوروں کو اپدیش دے کر کیسے مکت کرے گا۔ ٹیکہ فریدکوٹ

جلد۳ صفحہ ۳۴۷-

(۱۱) آدگرنتھ راگ رام کلی- دکھنی اونکار- محلہ ۱- پوڑی ۲۲

گورکھ ناد وید بیچار- گورکھ مجن نج اچار

ارتھ- گورکھوں کا جو شبد ہے- وہی وید کا وچار ہے- مطلب (گورکھ) وید کے برخلاف نہیں بولتے- گورکھوں کا یہی اشنان ہے- جو بھلے کرم کرتے ہیں ٹیکہ فریدکوٹ جلد ۳ صفحہ ۴۸۵

(۱۲) آدگرنتھ راگ رام کلی- سدھ گوشٹ- محلا ۱ پوڑی ۲۸

گورمکھ پرچے وید بیچاری- گورمکھ پرچے ترئے تاری

ارتھ- گورمکھ وید کے وچار نے میں پرچے ہوئے ہیں- گورمکھ کے اپدیش سے تار- ندی جو پاپ ہے وہ تیری جاتی ہے- ٹیکہ فریدکوٹ جلد ۳ صفحہ ۹۲

(۱۳) آدگرنتھ راگ سوہی کی وار- محلہ ۱ شبد ۱۷

دیوا بلے اندھیرا جائے- وید پاٹھ مت پاپاں کھائے- اگوے سور نہ جاپے چند- جہن گیان پرکاش اگیان مٹنت- وید پاٹھ سنسار کی کار- پڑھ پڑھ پنڈت کرے بیچار-

ارتھ- اب تین درشٹانتوں سے گیانی کی مہما کہتے ہیں- جیسے چراغ جلنے سے اندھیرا دور ہوتا ہے- جیسے وید کا پاٹھ بدھی پاپوں کو کھا لیتا ہے پھر جیسے سورج کے چڑھنے سے نہیں جانا جاتا- کہ چاند کی روشنی کہاں گئی- ویسے ہی جس انتھکرن میں گیان کا پرکاش ہوتا ہے- وہاں سے اگیان نشٹ ہو جاتا ہے- ایسا جو وید پاٹھ تھا- جس سے بدھی کے پاپ دور ہوں- سو وید پاٹھ سنسار کی ایک کمائی سمجھی ہوئی ہے-

پنڈت ویدوں کو پڑھکر اپنی روزی کا وچار کرتے ہیں۔ یعنی یہ جو وید پاٹھ ہیں سو گویا سنار کی کار ہے۔ لیکن نہیں۔ جو پڑھ پڑھ کر وید کے سدھانت کو وچار تے ہیں وہ پنڈت ہیں۔ مطلب وچار کے ذریعہ ترگن اتیت ہو جاتے ہیں۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۷۲

(۱۴) آدگرنتھ راگ رام کلی۔ محلہ ۵۔ گھر ۲۔ شبد ۱۲۔

چار پکارے نہ تو مانیں۔ کھٹ بھی ایکا بات کجھائے

دس اشٹی مل ایکو کہیا۔ تا بھی جوگی بھید نہ لہیا

ارتھ۔ ہے جوگی چار وید جس سدھانت کو پکارتے ہیں۔ وہ تو نہیں مانتا ہے چھ شاستر بھی ایک ہی بات کو کہتے ہیں۔ یعنی جیو جیو ہیں۔ برہم روپ ہیں۔ اور جگت سب متھیا ہے۔ پھر اٹھارہ پران بھی مل کر ایک پرمیشور کو ہی سب میں پورن کہا ہے۔ جوگی تو بھی تو نے اصلیت کو نہیں سمجھا ہے۔ مطلب۔ تو نے اپنے سروپ کو نہیں جانا۔

ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۶۷۰

(۱۵) آدگرنتھ راگ رام کلی۔ محلہ ۵ شبد ۱۷

چتر وید پورن ہری نائے۔ نانک تس کی سرنی پائے

ارتھ۔ جس ہری کے نام سے چار وید پورن ہے۔ یعنی نام کی بزرگی بیان کرتے ہیں۔ اس پرمیشور کی شرنی من اپنے کو پا۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۶۷۸۔

نوٹ:۔ یہ ٹوپی ویدانت کا جھوٹا سدھانت ہے

(۱۶) آدگرنتھ۔ راگ رام کلی دکھنی اونکار۔ محلا ۱ پوڑی ۱

اونکار برہما اتپت ۔ اونکار کیا جن چت
اونکار سیل جگ بھئے ۔ اونکار وید نربئے

ارتھ۔ اونکار روپ پرماتما سروپ ہے۔ برہما جی پیدا ہوئے۔ کیا ہے برہما جی جس نے اونکار پرماتما کا سمرن کیا ہے۔ اونکار پرماتما سے چار پربت ہوئے پرتھوی کی مریادا کے لئے اوراچل۔ استاچل۔ بندھیاچل۔ مندراچل اور جگ بھی چار ست جگ آدی ہوئے اونکار پرماتما سے وید اوتپت ہوئے

ٹیکہ فریدکوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۸۔

(۱۷) آدگرنتھ راگ مارو۔ محلہ ۵ گھر ۴۔ شبد ۱۷

اونکار اتپاتی کیا دنس سب راتی۔ ون ترن تربھون پانی
چار وید چار سے کھانی۔ کھنڈ دیپ سب لوآ ایک کوا وے
تے سب ہوآ۔

ارتھ۔ اسے بھائی (اونکار) برہما سے پیدائش ہوئی ہے۔ رات اور دن کو اس نے بنایا۔ بن اور گھاس پھر تینوں بھون اور پانی وغیرہ چار وید اور چار کھانی۔ نوکھنڈ اور سات دیپ اور جو سب لوک ہیں۔ ایک مایا روپ پوشاک ہے۔

ٹیکہ فریدکوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱۵۱

۱۸۔ آدگرنتھ راگ مارو سوہلے۔ محلہ ۳ شبد ۱۵ اتک ۱

گورمکھ ناد وید بیچار۔ گورمکھ گیان دھیان آپار

ارتھ۔ گورتاؤں کا جو سہاوگ شبد ہے۔ وہ وید کا وچار ہے۔ کیونکہ

گورکھ اپار پرمیشور کے دھیان کرنے سے گیان کو پراپت ہوئے ہیں۔
ٹیکہ فریدکوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۳۶۳

(۱۹) آدگرنتھ راگ بلاول اشٹپدیاں محلہ ۴۔ شبد ۲ تک ۶-۹-۷

شاستر وید پُران پکارے - دھرم کرو کھٹ کرم درڑھیا
نام جپو نامے گت پاؤ - سمرت شاستر نام درڑھیا

ارتھ - چھ شاستر ۱۸ پُران چار وید - ایسے پکارتے ہیں - ہے بھائی دھرم کرو - اور کھٹ کرم - جپ - ہوم - سندھیا - اشنان - دیوارچن - اتیتھی پوجن یہ چھ ہیں - اُن کو جتنا بیں نصیحت کرو - تب تو ہی بھائی اُس پرمیشور کے نام کو جپو - اُس نام سے ہی کلیان پاؤ گے - شاستر اور سمرتیاں - سب نام کو ہی درڑھ کراتی ہیں۔ ٹیکہ فریدکوٹ جلد ۳ صفحہ ۸۵۴ -

(۲۰) آدگرنتھ راگ بلاول محلہ ۵ - شبد ۱۶

ورن اشرم شاستر سنو - درشن کی پیاس
روپ نہ ریکھ نہ پنچ تت - ٹھاکر ابناش

ارتھ - سب ورنوں آشرموں ہیں تو اس کر شاستر سنتا ہوں - کیونکہ درشن کی پیاس لگ رہی ہے - جس کا نہ روپ ہے - نہ ریکھ ہے نہ پانچ تتوں کا بنا ہوا ہے - مطلب شریر سے رہت ہے - ایسا ابناشی ٹھاکر ہے ۔
ٹیکہ فریدکوٹ - جلد ۳ - صفحہ ۸۴۳ -

(۲۱) آدگرنتھ راگ بلاول اشٹپدیاں - محلہ ۱ - گھر ۱۰ - شبد ایک

وید پکارے بھگت شروت - سنی سن مانے ویکھے چت ۶
شاستر سمرت نام درڑھاکم - گورمکھ شانت اوتم کرامم

ارتھ ۔ جس بھگتی کو وید پکارتا ہے ۔ تِس کو شرون کرو ۔ جو ویدوں کے واکون کو گوروؤں کے ذریعہ سَت سَت مانتے ہیں ۔ وہ سب ہیں واہ گورو کی پورن ہستی کو دیکھتے ہیں ۔ ۶ ۔ اور سب شاستر سمرتیاں بھی نام کو ہی درڑھ کراتی ہیں ۔ گورمکھوں کو نام جپ کر شانتی ہوئی ۔ اور کرم بھی اُن کے اُتم ہوئے ہیں ۔ اور کہیں کراہم بھی پاٹھ ہوتا ہے اُس جگہ کراہم کا کلام اُن کی بانی اُتم ہے ایسے کرتا ۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۴ ۔

(۲۲) آد گرنتھ راگ رام کلی ۔ محلہ ۱ شبد ۱۰

سب ناد وید گور بانی ۔ من راتا سارنگ پانی

ارتھ ۔ سب ویدوں کا (ناد) اپدیش ست گوروں کی بانی میں ہے ۔ اُس گور بانی کے ذریعہ ہمارا من پرمیشور میں رنگا ہے ۔ ٹیکہ وید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۳۴۶

(۲۳) آد گرنتھ ۔ راگ رام کلی ۔ محلہ ۵ ۔ شبد ۱۷ ۔

پنڈت وید وچار پنڈت ۔ من کا کرودھ نوار پنڈت

ارتھ ۔ ہے پنڈت تو پنڈت ہے کہ بھی دُویک وتی بدھی سے یکت ویدوں کو وچارے ہے ۔ پنڈت تو من کا کرودھ دور کر ۔ ٹیکا فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۶۰۸

(۲۴) آد گرنتھ راگ رام کلی ۔ محلہ ۵ شبد ۳۰

آٹھ دس وید سنے کہے ڈورا ۔ کوٹ پرگاس نہ دیسے اندھیرا

ارتھ ۔ اٹھارہ پُران اور چار وید یہ بہرا کب سنتا ہے ۔ یعنی شردھا دہاہین کانوں سے بہرہ ۔ جیو اِن سب کے سدھانت کو نہیں جان سکتا ۔ اور کروڑوں ہی چند سورج وغیرہ کا پرکاش بھی ہو ۔ لیکن اندھے کو

کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ یعنی کروڑوں شرتیوں کے پرکاش ہوتے۔ اگیانی پُرش کو سیدھا صاف نہیں دکھائی دیتا۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۹۴

(۲۵) آدگرنتھ راگ مارو محلہ ۴ گھر ۲ شبد ۲ شلوک ۳۔

وید پُران سمرت ہری جپیا۔ مکھ پنڈت ہری گایا۔

ارتھ۔ وید پران اور سمرتیوں کے جو کرتا ہے۔ برہما آدک انہوں نے بھی ہری نام جپیا ہے۔ جو پنڈتوں میں مکھ ویاس وغیرہ ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی ہری نام کو گاین کیا ہے۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱۲۱

(۲۶) آدگرنتھ راگ مارو کی وار محلہ ۳۔ شبد ۹

ہری جیو اہنکار نہ بھاوئی۔ وید کوک سناتے۔

ارتھ۔ پرمیشور کو اہنکار نہیں بھاتا۔ یہ وید پکارتے ہیں۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۷۷۔

(۲۷) آدگرنتھ راگ مارو کی وار۔ محلہ ۳۔ شبد ۱۰

سمرت شاستر سودھ ویکھے۔ اُدتم ہری ناما

ارتھ۔ سب سمرتیاں اور شاستر بھی سودھ دیکھے ہیں۔ سب سے اُونچے ہری کے داس ہی سدھ ہوئے ہیں۔ ٹیکہ فرید کوٹ۔ جلد ۳ صفحہ ۱۴۷۹

(۲۸) آدگرنتھ راگ مارو سوہلے۔ محلہ ۱۔ شبد ۱۷۔ شلوک ۹

شام وید۔ رِگ۔ یجر۔ اتھروَن۔ برہمے مکھ مایا ہے ترے گن۔

ارتھ۔ سام۔ رگ۔ یجر۔ اتھرون۔ جو یہ چاروں وید ہیں۔ اِن ویدوں کو پیروَرت کرنے والے برہما وغیرہ جو اُتم ہیں۔ اُن کی تینوں گنوں سے پیدائش ہے۔ ٹیکہ فرید کوٹ۔ جلد ۳۔ صفحہ ۱۲۸۷

(۲۹) آدگرنتھ راگ مارو محلہ ۵ - گھر ۸ انجلیا شبد ۸ تک ۸

امرت نام - دان نانک کو - گیتا نت دکھانیاں

ارتھ - سری گورو جی کہتے ہیں - امرت روپ جو تیرا نام ہے - وہ دان مجھ کو دے - جس نام کے گن گیتا بھی نت بکھان کرتی ہے - یا میں تیرے گنوں کے گیت نت ہی کیتھن کروں - ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲۱۸

(۳۰) - آدگرنتھ راگ مارو کی وار - محلہ ۵ - ڈکھنے پوڑی ۲ -

ہری آگیا ہوئے وید پاپ پن وچاریا -

ارتھ - ہے ہری تیری آگیا سے وید ہوئے ہیں - جن سے پاپ پن کو رکھیوں نے وچارا ہے - ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲۹۸

(۳۱) آدگرنتھ - راگ رام کلی - محلہ ۵ - شبد ۴۵ تک ۴ -

سنت سبھا میں کرو کمہ پان - سمرت شاست وید پران

ارتھ - سنتوں کی سبھا میں مل کر برہم سروپ کو کیتھن کرو - پھر سمرتیاں ۲۷ اور شاستر چھ - وید چار - پران اٹھارہ سب یہی کہتے ہیں - کہ حقیقتاً جیو برہم[1] سروپ ہے - ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۷۲۵ -

(۳۲) آدگرنتھ راگ مارو سوہلے - محلہ ۱ - شبد ۱ - شلوک ۲۵ -

ساچی کیرت ساچی بانی - ہور نہ دیسے وید پرانی -

ارتھ - تیری کیرتی ساچی اور رام نام روپ تیری بانی بھی ساچی ہے - وید پرانوں میں اور کسی کی سچی کیرتی لیش نہیں دکھائی دیتی -

---

[1] اتیک جیو برہم سروپ نہیں ہو سکتا -

ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲۲۶۔

(۳۳) آدگرنتھ راگ رام کلی۔ اشبد محلہ ۳۔ پوڑی ۱۹

ویداں ہیں نام اوتم سو سنے ناہیں پھرے جیون بیتالیا۔

ویدوں میں نام اوتم ہے۔ سو تو سنتے ہی نہیں۔ اور بھوتوں کی طرح پھرتے ہیں یعنی اشدھ ہیں۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۸

(۳۴) آدگرنتھ راگ۔ بسنت اشٹ پدیاں۔ محلہ ۱۔ گھر ۲ شبد ۸ تک ۱

نو ست چودہ تین چار کر محلت چار بہالی ::

چارے دیوے چو ہتھ دے ایکا ایکی واری

ارتھ۔ نو کھنڈ سات دیپ۔ چودہ بھون۔ تین گن۔ چار جگ۔ اسے ہی منڈلوں کا مجموعہ بن کر بیچ میں داسی روپ سرشٹی نو تے سٹھائی ہے وچاروں طرف استھت کر دی ہے۔ چار سمے وید روپ دیوے (چراغ) چاروں جگوں کے ہاتھ میں دیئے ہیں۔ ایک ایک دیوا اپنی اپنی باری روشن ہوتا ہے۔ ٹیکہ فرید کوٹ۔ جلد ۴ صفحہ ۳۳

(۳۵) آدگرنتھ راگ کانہڑا۔ محلہ ۵ گھر ۹۔ شبد ۴ تک ۱

تما تے جاپ مناہری جاپ سے سنت وید کہت

پنتھ گاکھرو۔ موہ مگن آہتاپ :۔

ارتھ۔ جو سنت اور وید پرتیک کہتے ہیں۔ پنتھ کو (گاکھرو) کٹھن کہے ہیں۔ اُن کے پار ہونے کے لئے ہری جاپ ہی ہے۔ اس لئے لے

حاشیہ نانک جی کا یہ کتھن ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ویدوں کا پڑھنا ہر ایک کے لئے ایک جیسا ہے

تو اے میرے من ہری جاپ کو جپ - اور تو ہنکا رتاپ سے موہ میں لگن ہو رہا ہے - ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۲۲۲۷

(۳۶) آدگرنتھ راگ سارنگ کی وار محلہ ۲ شبد ۴ ٹیک ۱

کتھا کہانی وید میں آئی - پاپ پن وچار

ارتھ - (کتھا) بڑے پرسنگ (کہانی) چھوٹے پرسنگ ویدوں نے سنسار میں پرگٹ کی ہے - اور ان میں پاپ پن کا وچار ہے ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۵۳۶ -

(۳۷) آدگرنتھ راگ سارنگ کی وار شبد ۱۶ - محلہ ۱

وید پکارے پن پاپ سورگ نرک کا بیو - جو بیجے سو اگوے کھاندا جانے جیو گیان سلاہے وڈا کر سچو سچا نام - سچ بیجے سچ اگوے درگاہ پائے تھاؤں وید وپاری گیان راس کرمی پلے ہو - نانک راسی باہر لد نہ چلیا کوئے

ارتھ - وید پکارتا ہے - کہ پن اور پاپ یہ دونوں سورگ اور نرک کا بیج ہے - جو بوتا ہے - وہ اگتا ہے - یعنی جیسا کرم کرتا ہے - ویسا ہی پھل ملتا ہے - کیونکہ جو جیو بھوگتا ہے - وہ جانتا ہے - وید گیان کو بڑا کر کے تعریف کرتا ہے - سچے کا سچا نام ہے - جس کے ذریعہ وہ گیان پراپت ہوتا ہے - (سچ بیجے) جو نام کا اپدیش ہردے میں دھارن کرتا ہے - اس کے ذریعے سچ روپ نشچہ پرگٹ ہوتا ہے - تب درگاہ میں جگہ پاتا ہے - یعنی پرلوک میں آدر ہوتا ہے - کرماں والا بیوپاری جو جگیاسو ہے - جس کے پاس شردھا روپی راس وید روپی شاہ اور گیان روپی وکھر اس کو پراپت ہوتا ہے - شری گوسو جی کہتے ہیں - جو شردھا روپی راس سے خالی ہے - وہ ایسا کوئی نام روپی وکھر

ولادو نہیں لے جانا۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۵۲۷۔

(۳۸) آدگرنتھ راگ سارنگ۔ محلہ ۵۔ شبد ۱۲۱

وید پُران سمرت سادھوجن۔ اس بانی رسنا بھاکھی

ارتھ۔ ویدوں پرانوں اور سمرتیوں نے بھی یہی کہا ہے۔ اور سادھو جنوں نے بھی یہی بانی رسنا یعنی زبان کے کتھن کی ہے۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۴۶۹۔

(۳۹) آدگرنتھ راگ سارنگ محلہ ۵ شبد ۵۷۔ تک ۱

ہری کے نام کی گت ٹھاڈھی۔ وید پُران سمرت سادھوجن
کھوجت کھوجت کاڈھی۔

ارتھ۔ ہے ہری آپ کے نام کی پراپتی شیتل ہے۔ کیول میں ہی نہیں کہتا۔ چاروں وید اٹھارہ پُران اور ۲۷ سمرتیاں اور سنت جنوں نے یہ بات کھوج کھوج کر نکالی ہے۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۴۳۷۔

(۴۰) آدگرنتھ راگ بھیروں۔ محلہ ۵۔ شبد ۱۰

آپے شاست آپے وید۔ آپے پاوے گھٹ گھٹ بھید

ارتھ۔ آپے پرمیشور شاستر روپ ہے۔ پھر آپ ہی وید روپ ہے۔ آپ ہی گھٹ گھٹ کے بھید کو جانتا ہے۔ یعنی تمام جیووں کے دل کی باتوں کو جانتا ہے۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۲۔

(۴۱) آدگرنتھ۔ راگ بھیروں۔ محلہ ۵ شبد ۲۴

نانک سودھے سمرت وید۔ پار برہم گور ناہیں بھید۔

ارتھ۔ سری گورو جی کہتے ہیں سب شاستر وید سودھ دیکھے ہیں۔ سب یہی

کہتے ہیں۔ پار برہم پرمیشور اور گوروں میں بھید نہیں ہے۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴

(۴۲) آدگرنتھ راگ کلیان۔ محلہ ۵ گھر شبد ۵

گن ناو دھن انند وید کتھت سنت منی جناں ریل سنت منڈلی۔

ارتھ۔ ست سنگت انند پورک وید کی دھونی ہست ہری کے گنوں کو اچارن کر
تس سنت منڈل میں منی جنوں کے گروہ ریل ہری کے گنوں کو کتھن کرتے اور
ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۱۸

(۴۳) آدگرنتھ۔ شلوک سہسکرتی محلہ ۱ شلوک ۱۴

کہنت وید اگننت گنیاں سننت بالا بہو بدھی پرکارہ

ارتھ۔ گن وان وچار کر ویدوں کو بہت ودھی سے کتھن کرتے ہیں۔ اور جگیاس
پرکار سے سنتے ہیں۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۱۶۹

(۴۴) آدگرنتھ گاتھا۔ محلہ ۵ شلوک ۲۰

وید پوران شاستر بچارم ایک اونکار نام اور دھارم

ارتھ۔ جس نے ویدوں پورانوں اور شاستروں کا وچار کر کے ایک سروپ یعنی اک
کا نام دل میں دھارن کیا ہے۔ تس نے اپنی سمپورن کلوں کا ادھار کیا ہے
گورو جی کہتے ہیں۔ ایسے بھاگوان لوگ نام جپ کر آپ ترکر اوروں کو تارنے
کوئی ورلے ہی ہوتے ہیں۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۹

(۴۵) آدگرنتھ شلوک کبیر جی کے۔ شلوک ۱۷۳

باون اکشر سودھ کے ہر چرنی چت لائے

ارتھ۔ کیونکہ سارے شاستر اور وید باون اکھروں میں ہیں۔ اسلئے انکے مدھ
کو وچار کر ہری کے چرنوں میں چت کو لگائے۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۵۷

(۴۶) آدگرنتھ راگ بسنت محلہ ۱۔ اشٹ پدی ۲ تک ۲

وید بکھیان کہئے اک کہئے۔ اوہ بے انت انت کین لہئے

نوٹ ع۱ وید شاستر ۶۳۔ اکھشروں میں ہیں۔ ان کو باون اکھشروں میں کہنا
علم کی ناواقفیت سے ظاہر کرتا ہے (رشودھک)

۔ ویداستتی کرتے ہیں۔ اور کیا کہتے ہیں۔ وہ جو ایک پرمیشور ہے۔
کی بیش کی اُچارن کرو۔ اور وہ بے انت ہے اُس کا انت کس نے
ہے۔ یعنی کسی نے نہیں لیا۔ ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۲۲۵
ٹ :۔ اب ہم نیچے لکھے پرمان پرسدھ پنڈت تارا سنگھ گیانی پٹیالہ
کی بنائی ہوئی پستک سری راگ سٹیک اور بانی بھگتان سٹیک میں سے
ہیں۔ جو کہ رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز نے اپنے مطبع مفید عام
لاہور میں چھپوائی ہیں۔ ہم اُن کے ارتھوں کی نقل ہی کرینگے۔ خواہ اُس
بہت سی بھاشا کی غلطیاں معلوم ہوں۔ جیسی کہ ادپروالی۔ فرید کوٹ
ر بھی ہیں۔

) آدگرنتھ سری راگ محلہ ۱۔ شبد ۲۶ شلوک ۳۔

دس اٹھارمیں اپرم بر وچیبنے کہے نانک اِم ایک تارے

۔ چارو وید کھٹ شاستر۔ اٹھارہ پُرانوں میں کھوج کر پرمیشور کو جب
ہو گے۔ گورو کہیں تب اس طرح سی ربت کے وچار سے ایک میں برتی
بنے آپ کو تاروگے۔ ٹیکہ تارا سنگھ۔

) آدگرنتھ سری راگ محلہ ۱ گھر ۱ شلوک ۲ شبد ۱

حکم نہ جاپی کیتڑا لکھ نہ جانے کوئے

۔ (نمبر ۱) تِس پورب کہے پرماتما کا (حکم) (گیان روپ وید بھی
جاننے والے پُرشوں سے جانا نہیں جاتا۔ جو کتنا بڑا ہے۔ اور کیا اُس
ب ہے۔ ٹیکہ تارا سنگھ۔

) آدگرنتھ سری راگ محلہ ۱ گھر ۱ شبد ۷ شلوک ۶۔

ویدپکارے واچیئے بانی برہم و یاس
منی جن سیوک سادھک نام رتے گن تاس

ارتھ - وید بانی واچیے برہم و یاس پکارے - ایسے مول کا اتھ
ارتھ ہے - وید بانی کو واچ کر برہما اور ویاس آدی رکھی کہیں ہیں -
وید ویاس برہم واچے کے کہیں ہیں - منی لوگ بھگت جن - سرون آ
سادھن کرنے والے پرمیشور کے نام نگ رتے ہوئے گنوں کے س
ہو گئے - ٹیکہ تارا سنگھ -

(۵۰) آدی گرنتھ سری راگ اسٹ پدیاں محلہ ۳ شبد ۲ شلوک ۶

من ہٹھ کتے او پلے نہ چھوٹیئے - سمرت شاستر سودھو جائے

ارتھ - شاستر ریت سے جا من کے ہٹھ ماترے سے گئے کیسی اپائے -
مکت نہیں ہوتا - اس بات کے نسچے کے لئے سمرتیوں اور شاستر
خوب سودھ دیکھو - ٹیکہ تارا سنگھ -

(۵۱) آدی گرنتھ سری راگ اشٹ پدیاں محلہ ۵ شبد ۱ شلوک ۵

شاست سمرت وید چار مکھاگر وچرے -

ارتھ - سکھیا کے سادھن سانکھ پاتنجل نیائے وشیشک میمانسا
بہ چھ سمرتی وید میں برتی پاون کیسے دھرم برہم روپ ارتھ کے یاد
والے منو سمرتی آدی گرنتھ (وید) جانا جاوے دھرم اور برہم رو
جن سے - ایسے ایش کے بنائے رگ آدی چاروں کو جو پرش مکھ
اگر بھاگ سے وشیش کر اچارن کرے - ٹیکہ تارا سنگھ -

(۵۲) آدی گرنتھ سری راگ محلہ ۱ گھر ۳ شبد ۱ شلوک ۱۲

امرت تیری بانیاں - تیریاں بھگتاں بھرے سمانیاں

ے - پتہ ہے ہری گوروں کی دیا سے امرت دت امر کرنے والیاں
یرے گن کرم سروپ بودھک وید آدی بانیاں ہیں - سو تمہارے
ہتوں کے چت میں سمائی ہیں - ٹیکا تارا سنگھ

۵) آدگرنتھ سری راگ کی وار محلہ ۴ شلوک محلہ ۳ شبد ۱۰
من ہٹھ کنے نہ پائیو پچھو ویداں جائے -

ھو - من کی صلاح سے اونچی باہاں کر کے اگنی تاپ کے کسی آدمی نے
یشر نہیں پایا - چت میں کچھ شنشا ہے - تب جائے کے ویدان
لے جنوں سے پوچھ لو - وا آپ پڑھ کر ویدوں میں دیکھ لیو - وید گورو
نی کا ابجاؤ کہتے ہیں - ٹیکا تارا سنگھ -

۵) آدگرنتھ سری راگ بانی کبیر - شبد ۱ شلوک ۴ -
حکم پچھان تو خسمے ملنا -

ے - بھیر جو وید شاستر روپ پرمیشور کی آگیا ہے - تس کو بھی پرکار
کے اس کے تات پر یہ نرنے دوارا رب کے پرتی ایش کا میل
ہے ٹیکا تارا سنگھ -

) آدگرنتھ راگ گوڑی بانی کبیر شبد ۴۲ شلوک ۲ -
وید بڑا کہ جہان تے آیا -

ے - پرشن سب کو کرم اپاسنا گیان کا اپدیش دینے والا وید بڑا ہے -
ں سے یہ وید آیا ہے - یعنی پیدا ہوا ہے - وہ پرمیشور بڑا ہے -
ہر سمی آگیا ہوئے وید اتیادی وچن سے جس پرمیشور سے یہ

اُس کا حکم روپ وید پیدا ہوئے ہیں - وہی بڑا ہے - وید بڑے نہیں - ٹیکا
تارا سنگھ :-

(۵۶) آدگرنتھ راگ گوڑی بانی کبیر شبد ۵۳ شلوک ۱

سُرتی سمرتی دوہے کنی مندرال بہر منت باہر کھنتھا -

ارتھ - گورکھ منت کے جوگی کانوں میں کانچ کی مندرا رکھتے ہیں - جن
لوگوں کا کچھ کام نہیں سدھرتا - اور گیان وان پرش سرتی اور سمرتی یعنی
وید اور دھرم کے بودھک گرنتھ گوروُں سے ہو دونوں کانوں میں دو
دھارن کرتے ہیں - جن سے سمپورن لوگوں کو اپدیش کرتے ہیں - ٹیکا
تارا سنگھ -

(۵۷) آدگرنتھ راگ گوڑی بانی کبیر شبد ۶۱ شلوک ۲

جا تس بھاوے تاں حکم مناوے

ارتھ - جب تجھ ایشن کو بھاوے کہ یہ جیو تارنا ہے - ایسے رچے تو
تو ایشور اُس جیو کو اپنا وید آدی اگیا روپ حکم تارنے ہیت انگی کار
کراتا ہے - ٹیکا تارا سنگھ -

(۵۸) آدگرنتھ راگ آسا بانی کبیر - شبد ۵ شلوک ۴ -

وید پران سمرت سب کھوجے - کہو نہ اُبرنا -

ارتھ - مُکتی کیول بھگتی سے ہو وئیگی - یہ تمام وید آدکوں سے نسچہ کیا
ہے - شُو بُ کہے وید اِتی "- وید چار پُران اٹھارہ - سمرتیاں ۲۷ -
سب وچارے ہیں - سب یہی کہتے ہیں - کہ بورو کت کسی پرکار سے
بھی کال سے اُبرنا نہیں ہوتا ہے - ٹیکا تارا سنگھ

(۵۹) آدگرنتھ۔ راگ سورٹھ بانی کبیر شبد ۵۔ شلوک ۱۔

جا کے نِگم دودھ کے ٹھاٹھ۔ سمند بلوؤں کو ماٹا۔
تاکی ہو بلووں ناری۔

ارتھ۔ جس ایشور کے رچے وید گیان۔ کتھن اور کرم اوپاسنا روپ
کھیر ساگروت استھان ہیں سے یعنی سمندر ہیں۔ ٹپّنہ وہ وید روپ سمندر
ہے۔ اپنے متھن کرنے والے ویاس جیمنی آدی رشیوں کے منتھن کے
لئے ماٹ ہیں۔ جیسے پرسدھ سمندر دیواسروں کو رتن نکالنے کے لئے
متھنے کا ماٹھ ہوا۔ ویسے وید۔ ویاس جیمنی کے ماٹھ ہوئے۔ کہا ہے
تے ویاس نے وید سے ویدانت شاستر نکالا۔ نکا جیمنی نے میمانسا
شاستر نکالا۔ اسی طرح کپل نے سانکھ پتنجلی نے یوگ کناد نے ویشیشک
گوتم نیائے نکالے۔ جس کے رچے ویدوں سے رشیوں نے اپنے شاستر
نکالے ہیں۔ جگیاسو روپ استری توں بھی تِس ایشور کے وید ہیں کہے
کرم اوپاسنا روپ دودھ کی بلوؤں ناری ہو۔ ٹیکہ متا سنگھ۔

(۶۰) آدگرنتھ راگ سورٹھ۔ بانی بھگت رویداس شبد ۲ شلوک ۲۔

نانا کھیان پُران وید ودھی چونتیس اکھشر ماہیں
ویاس وچار کہیو پرمارتھ رام نام سر ناہیں

ارتھ۔ مہابھارت ہیں انیک اتھیاس اور بھاگوت آدی پُران وید کے
کرم کی ودھی بودھک بچن رام تاپنی گوپال تاپنی آدی اپنشدوں
سے لے پورو کہے جتنے یہ چونتیس اکھروں بیں ہیں تن سب اتہاس
ان ویدوں کو وچار کر کے۔ ویاس جی نے ہی سچا ارتھ کتھن کیا ہے

جو پرمیشور کے ناموں تلیہ مکتی داتا اور کوئی ہوگیہ یگ آدی سادھن
نہیں۔ ٹیکہ تاراسنگھ۔

(۶۱) آدگرنتھ راگ دھناسری بانی کبیر شبد ۱۔ شلوک ۳۔

چار وید اور سمرتی پرانا۔ کملا پتی کملا نہیں جانا

ارتھ۔ اوروں کی تو کیا کہیں۔شاکھ منلات الیشور کے رچے ویدوں
نے اور ان کے وستار روپ سمرتی پرانوں نے ہی انیک رتب سے اس کے
سروپ کو نشچے کر کے نہیں جانا۔ یہ کہے چار اتی چار ویدوں اور سمرتی پورانوں
نے نہیں جانا۔تتھا ویدوں کے وکتا برہما نے۔اور سمرتی پورانوں کے وکتامنو
یاگو لک آدکوں نے نہیں جانا۔ واستو سے اوروں کی کیا گنتی ہے۔جب
وشنوں کا راز پرم سیوک لکشمی نے بھی نہیں جانا اس سے اور کوئی
زیادہ کیا جانیگا۔ ٹیکہ تاراسنگھ۔

(۶۲) آدگرنتھ راگ ٹوڈی بانی نام دیو شبد ۱ شلوک ۲۔

پنڈت ہوئے کہے وید وکھانے
مورکھ نام دیو رامے جانے

ارتھ۔ ہے پنڈت تم نے تو پنڈت ہوے کے بہت ودیا پڑھ
پرمیشور کے بنائے ویدوں کے ارتھ کہے اور ہم مورکھ ان پڑھ
نام دیو نے (رامے جانے) ویدوں کے بنانے والے رام کو
سروپ جانا ہے۔اس لئے وید کا مطلب جاننے سے ہیں پنڈت
تم دور اور نزدیک کہنے والے مورکھ ہو۔ٹیکا تاراسنگھ۔

(۶۳) آدگرنتھ راگ رام کلی بانی کبیر شبد ۵ شلوک ایک۔

بیئے مکھ وید گاتیری نکسے - سو کیوں برہمن بسر کرے

ارتھ - جس ایشور کے مکھ سے بھی گاتیری منتر سے لے پرتھم برہما کے اپدیش کے لئے وید واکیہ نکلے ہیں - سو اُس ہری کو ہے برہمن تو بھلا کیوں بسارنا کرے ہے - ٹیکہ تارا سنگھ -

(۶۴) آدگرنتھ راگ بھیرو بانی کبیر اشٹ پدی ۲ شلوک ۱ :-

برہما کوٹ وید اُچرے

ارتھ - برہما انیک جس کے رچے ویدوں کو پڑھے ہے - ٹیکہ تارا سنگھ -

(۶۵) آدگرنتھ راگ پربھاتی بانی کبیر - شبد ۴ شلوک ۱ :-

وید کتیب کہو مت جھوٹے - جھوٹا جو نہ وچارے

ارتھ - جب قربانی وغیرہ سے مکتی نہیں ہوگی - تب اُن سے مکتی کہنے والے وید کتیب جھوٹے ہو جاوینگے - اے لوگو - یہ جو تم بغیر وچار کے کہتے ہو - سو مت کہو - وید کتیب جھوٹے نہیں - جھوٹھا وہ آدمی ہے جو ویسا آگے کہتا ہے - ویسا وید کتیب کا بھاو نہ وچارے - محض زبانی سیسک کرنے والا بنا - اپنی بدھی کے مطابق اُس کو مکتی کا سادھن جانے - ٹیکہ تارا سنگھ -

(۶۶) آدگرنتھ راگ پربھاتی بانی کبیر شبد ۵ شلوک ۱

ٹھاڈا برہما نگم وچارے - الکھ نہ لکھیا جائی

۵ - کیسا ہے تو پرماتما - جس تجھ پرماتما کے دوار پر کھڑا ہو کر برہما ہوشیاری سے تیرے سروپ کا گیان دینے والے ویدوں کو اوچارے

ہے - لیکن تو اِن ویدوں کے وچار سے بھی لکھنے کو کٹھن وستو ہے
اسی لئے لکھا نہیں جاتا - ٹیکہ تارا سنگھ -
(۶۷) آدگرنتھ - راگ رام کلی - بانی کبیر - شبد ۶ شلوک ا

جانی جانی رے راجا رام کی کہانی

ارتھ - یاں تے کبیر کہے - رے برہمنوں میں نے یہ وارتا جانی ہے
جانی اپنے پیارے راجا رام کی (کہانی) وچن روپ وید سے - بابن
بابچھی میں تم نے اصلیت کیا جانی ہے - یہ سن کر کبیر اتر دیتے ہیں - جان
لی ہے - برہمنوں - میں نے تمام داچیہ و اچک روپ سنسار میں -
جانی پیارے راجا رام کی وید آدی روپ کتھا ہے - جس کتھا سے اُس
کے سروپ کا بودھ ہوتا ہے - ٹیکہ تارا سنگھ -
نوٹ : - اب ہم نیچے لکھے پرمان گوڑی راگ سٹیک کرت - سنت
دل سنگھ جی کے لکھینگے - جو کہ بھائی بُدھ سنگھ مینجر کے ادھیکار سے
سری گورمت پریس لاہور میں ۱۹۰۲ء میں چھپا ہے -
(۶۸) آدگرنتھ راگ گوڑی محلہ ایک شبد ۱۲ -

چارے وید کتھے آکار - تین اوستھا کہے وکھیان

ارتھ - اِس وارتا کو چارے وید بھی کہتے ہیں - کہ جتنا آکار ہے -
پنچ آتمک وشیہ جات وہ سب ترگن آتمک مائک ہے اُس میں موہ
کرنے والے جنم مرن کے بھاگی ہوتے ہیں - کیوں تینوں جو اوستھا یہ
جاگرت آدی وہ بھی پنچ روپ ترگن آتمک ہی ہیں - ایسے ہی وید
ویاکھیان کرتے ہیں - ٹیکہ سنت دل سنگھ :-

(٦٩) آدگرنتھ راگ گوڑی ۔گوارکساری کی محلہ ۳ چوپدے شبد ا
شبد سدا ہے انت نہ پارا وار
ارتھ ۔ شبد جو وید ہے ۔ وہی تعریف کرتا ہے ۔ تیرا انت نہیں انت ہیں
دیش کال آدی پری چھید سے رہت ہونے سے پارا وار بھی نہیں
ٹیکہ دل سنگھ ۔
(٧٠) آدگرنتھ راگ گوڑی محلہ ۵ شبد ۱۴۴ ۔
وید پران سمرت بھیے
ارتھ ۔ جنہوں نے سنت کا سنگ کرہری جی کو من میں لبسایا ہے اور
بھرم آدکوں کو دور کیا ہے اُن کی مہما کو وید بھی کہتے ہیں ۔ اور پوران
بھی اور سمرتیاں بھی کہتی ہیں ۔ ٹیکہ دل سنگھ ۔
(٧١) آدگرنتھ راگ گوڑی محلہ ۵ شبد ۱۴۸ ۔
بے برجت بید سنتنا اُہو اُہو سیوں رے ہت لول
ارتھ ۔ دیکھو جو بات ویدوں اور سنتوں نے منع کی ہے ۔ یعنی نہ کرنے
کے قابل کام وغیرہ بین پوری اسکت اسی نہ کرنے یوگیہ کام آدی پر ورتی ہیں
تو محبت کرتا ہے ۔ ٹیکہ دل سنگھ ۔
(٧٢) آدگرنتھ راگ گوڑی محلہ ۵ شبد ۱۶۲ ۔
شاست سمرت وید بیچارے ۔ مہاں پورکھن ایوں کہیا
بن ہری بھجن نہیں نستارا ۔ سوکھ نہ کنہوں لہیا ۔ ا
رتھ ۔ ہر ایک لمحہ تبدیل ہونے والا ہے ۔ سب ہی بھا ویدار تھ ایک
بین شکتی کے بغیر اس سانکھ سمرتی اور چھ ہی شاستر اور سنابیس کرتیلن

اور چاروں وید بھی وچارے ہیں - اُن میں یہ نسچہ ہوا ہے - اور
مہاپرش سنتوں نے بھی اسی طرح ہی کہا ہے "بہو شاستر بہو سمرتی پیکھے
سرو ڈھونڈھورا۔ پوجس ناہیں ہری ہرے۔ نانک نام امول" وغیرہ واکیہ
ہے - بن ہری کے بھجن کے نِستارا نہیں - اور کسی نے بھی بن ہری بھجن کے
سکھ نہیں پایا - ٹیکہ دل سنگھ -

(۷۳) آدگرنتھ راگ گوڑی محلہ ۹ شبد ۶

وید پُوران سادھ مگ سن کر - نمکھ نہ ہری گن گاوے

ارتھ - وید اور پُوران اور سادھوؤں کا جو راستہ ہے - اُن کو سن کر کے
بھی یا ویدوں پُورانوں اور اوتم پنتھ کو ہری کے بھجن گن گان لکھشن کو سن
کر بھی ایک نمکھ ماتر بھی ہری جی کے گن کو نہیں گاتا ہے - ایسے پرمادی
من کو کوئی خاص پُرش پُن شیل ہی سمجھاتا ہے - ٹیکہ دل سنگھ -

(۷۴) آدگرنتھ راگ گوڑی محلہ ۹ شبد ۷ - شلوک ۱

وید پُوران پڑھے کو ایہ گن سمرے ہری کو نام -

ارتھ - وید پُرانوں کے پڑھنے کا تو یہ ایک ہی پردھان گن ہے - جو ہری
جی کے نام کو ہی سمرن کرے ٹیکہ دل سنگھ -

(۷۵) آدگرنتھ راگ گوڑی محلہ ۹ شبد ۹

وید پُوران جاس گن گاوت - تا کو نام ہیئے موں دھرے

ارتھ - اے منش وید اور پُوران سب جس کو گنوں کو گاتے ہیں جس
کی مہما سب ویدوں اور پُورانوں میں پرسدھ ہے - اُس پربھو کا نام ہردے
میں دھارن کر - ٹیکہ دل سنگھ -

(۷۶) آدگرنتھ راگ گوڑی گوارے ری اشٹ پدیاں محلہ۳ شبد اَنک ۶

شاست سمرت سودھ دیکھو کوئی
بن ناوے کو مکت نہ ہوئی

ارتھ۔ شاستر اور سمرتیوں کو چاہے کوئی وچار کر دیکھ لو۔ بغیر ایک ہری نام سے کوئی مکت نہیں ہوتا یعنی سنسار بندھن سے نہیں چھوٹتا۔
ٹیکہ دل سنگھ۔

(۷۷) آدگرنتھ راگ گوڑی گواریری اشٹ پدیاں محلہ۳ شبد ۴

برہما مول وید ابھیاسا

برہما جو جگت کا مول کارن ہے۔ وہ بھی ویدوں کے ابھیاس میں ہی لگا رہتا ہے۔ جگت کی رچنا میں مول ویدوں کا ابھیاس ہی سمجھتا ہے یا برہما بھی جو اپنے مول کو پراپت ہوا۔ وہ ویدوں کے ابھیاس کرنے سے ہی پراپت ہوا ہے۔ تو ویدوں کا اپدیش کرنے والا پرماتما ہی اس کا گورو ہے۔ ٹیکہ دل سنگھ۔

(۷۸) آدگرنتھ راگ گوڑی باون اکھشری محلہ۵ شبد شلوک ۲۰

گھوکھے شاستر وید سب آن نہ کتھو کوئے

ارتھ بڑے بڑے سینے وچارے ہیں۔ شاستر بھی اور وید پوران بھی سب ہی دوسرا بغیر ہری جی کے کوئی بھی نہیں کہتا۔ ٹیکہ دل سنگھ

(۷۹) آدگرنتھ راگ گوڑی باون اکھری محلہ۵ شبد پوڑی ۴۸

تما سرن بڑے اب ہارے شاستر سمرت ویدیکارے
رتھ سے ست گورو پرمیشور جی ہم تو اب ہار کر آپ کی شرن بڑے

ہیں۔ شاستر بھی سمرتیاں بھی اور وید بھی سب ہی یہ پکارتے ہیں - ٹیکہ دل سنگھ -

(۸۰) آدگرنتھ راگ گوڑی باون اکھری محلہ ۵ شبد ۵۴

اکھر شاستر سمرت پُرانا - اکھر کر کر وید وچارے

ارتھ - اپنے اکھر سروپ کرکے ہی کریں ہیں - وید وچار کے وچار واسطے یا اکھر اونکار کرکے کرے ہیں - وید وچار کے اکھر سروپ میں ہی کلپے ہوئے شاستر ہیں کھٹ - ستائیس سمرتیاں ہیں - اور اٹھارہ ہی پوران ہیں - اکھر کر کے ہی بدھ ہوتے ہیں - اکھر کے ہی آشرت ہیں اکھر میں ہی اُن کا لے ہو جاتا ہے - یا اکھر اونکار کا ہی وستار روپ بھی ہیں - ٹیکہ دل سنگھ -

(نوٹ) مفصلہ ذیل ثبوت پنج گرنتھی سٹیک میں سے لکھتے ہیں - جو کہ امرتسر میں شایع ہوی ہے - اس کتاب پر ٹیکہ کار نے اپنا نام نہیں لکھا - لیکن یہ ٹیکہ سکھ پنتھ میں مستند مانی جاتی ہے -

(۸۱) آدگرنتھ جپ جی پوڑی - ۱ -

سنیئے ساست سمرت وید -

ارتھ - (پرمیشور کا نام) سننے سے (جیو) شاستر سمرتی وید کے مطالب کو سمجھ لیتا ہے - پنج گرنتھی سٹیک صفحہ ۱۶ -

(۸۲) آدگرنتھ راگ گوڑی سکھ منی - اشٹ پدی - ۱

وید پوران سمرت سدھ اکھر - کینے رام نام ایک آکھر

ارتھ - وید پوران (اور) سمرتیوں کا ایک - ایک اکھر کھوج کیا ہے (اس کھوج سے) رام نام کا ایک (شدھ) اکھر پرگٹ کیا ہے -

× وید اور پران کہی وید نے نام دھت پرستی

بیخ گرنتھی سٹیک صفحہ ۸۷۸۔

(۸۳) آدگرنتھ راگ گوڑی سکھ منی محلہ ۵ اشٹ پدی ۹ پد ۸۔

وید پُران سمرتی بوجھے مول۔ سوکھم میں جانے استھول
چہو ورناں کو دے اپدیش نانک اس پنڈت کو سدا آدیش

ارتھ۔ وید پُران اور سمرتیوں کی اصلیت سمجھ لے سوکھشم (اکال پرکھ) میں استھول (برہمنڈ) کو جان لے۔ چاروں ورنوں کو اپدیش دیوے (گورونانک جی) کہتے ہیں اس پنڈت کو سدا نمسکار ہے۔ بیخ گرنتھی سٹیک صفحہ ۸۶۵۔

(۸۴) آدگرنتھ راگ گوڑی۔ سکھ منی محلہ ۵۔ اشٹ پدی ۱۶ پد ۵

نام کے دھارے سمرت وید پُران

ارتھ۔ سمرتیاں وید پُران (سب) نام کے دھارے (دھوئے ہیں) بیخ گرنتھی سٹیک صفحہ ۸۹۶۔

(۸۵) آدگرنتھ راگ گوڑی سکھ منی محلہ ۵ اشٹ پدی ۱۹ پد ۸۔

انک اپاو نہ چھوٹن ہارے سمرت شاست بید بیچارے

ارتھ۔ سمرتیاں شاستر اور وید بھی وچار کر دیکھے ہیں۔ اور جو ذریعے ہیں اُن سے جیو چھوٹ نہیں سکتے۔ بیخ گرنتھی سٹیک صفحہ ۹۷۱

(۸۶) آدگرنتھ راگ گوڑی۔ سکھ منی محلہ ۵ اشٹ پدی ۲۳ پد ۳۔

وید پُران سمرت میں دیکھ۔ سسیر سور نکھتر میں ایک

ارتھ۔ ویدوں پُرانوں اور سمرتیوں میں دیکھ چاند سورج اور تاروں میں دیکھ وہی ایک پورن ہے۔ بیخ گرنتھی سٹیک صفحہ ۱۰۱۰۔

(۸۷) آدگرنتھ راگ گوڑی ۔سکھ منی محلہ ۵ ۔اشٹ پدی ۲۴ پد ۷

گن گوبند نام دھن بانی ۔سمرت شاستر وید بکھانی

ارتھ گوبند کے گنوں کے نام دھن کی بانی ۔سمرتی شاستر وید نے جو کہی ہے ۔پنج گرنتھی سٹیک صفحہ ۲۲۶ ۔

(۸۸) آدگرنتھ راگ آسا کی وار محلہ ۱ شبد ۳

قدرت وید پران کتیباں قدرت سرب وچار

ارتھ ۔ قدرت کر کے وید پران کتاباں ۔قدرت کر کے سب وچار ہیں ۔پنج گرنتھی سٹیک صفحہ ۱۴۷ ۔

(۸۹) آدگرنتھ راگ آسا کی وار محلہ ۲ شبد ۱۲

جوگ شبدم ۔گیان شبدم ۔وید شبدم برہمنے ۔

ارتھ ۔جوگیوں کا دھرم تو برہم گیان ہے ۔برہمنوں کا دھرم وید ہے ۔پنج گرنتھی سٹیک صفحہ ۸۸ ۔

(۹۰) آدگرنتھ راگ رام کلی محلہ ۱ سدھ گوشٹ پوڑی ۳۷

گورمکھ شاستر سمرت وید

ارتھ ۔گورمکھ ہی شاستر سمرتیاں اور وید ہے ۔پنج گرنتھی سٹیک صفحہ ۲۸۶

نوٹ :۔ مفصلہ ذیل ثبوت بھائی گورداس کی وار سٹیک مصنفہ گیانی ہزارا سنگھ جی کے لکھتے ہیں جو وزیر ہند پریس امرتسر میں چھپا ہے ۔ اور یہ ٹیکہ سکھ پنتھ میں مستند مانی جاتی ہے ۔

(۹۱) بھائی گورداس کی وار ۱ پوڑی ۷ اتکاہوڈ

نندیا چالے وید کی سمجھ نہ اگیان اگیارا ۔ وید گرنتھ گور ہٹ ہے جس لگ بھو جل پار

ارتھ - پرمیشور کے گیانی لوگ بدگوئی کرتے ہیں - جہالت کی تاریکی میں کسی کو کوئی نہیں سمجھتا - (۴)

وید کیا ہے - گورو بھٹ کا گرنتھ ہے - گورو کے اپدیش جس میں لکھے ہوں وہی وید ہے جس کے سہارے سنسار ساگر سے پار اتر سکتے ہیں (۵) ٹیکہ ہزارا سنگھ -

(۹۲) بھائی گورداس کی وار ۶ پوڑی ۸ تک ۲ -

(ب) درشٹ پرگاش کر لوک وید گور گیان پہچانے -

ارتھ - گیان کے درشٹی سے پرکاش کرکے سنسار میں اور کتابوں میں بھی ایک گورو کا گیان پہچانتا ہے (باقی سب ترسکار کرتا ہے) یا لوک وید (لوگوں کی باتوں کو رد کرکے) درہ درشٹ کا پرکاش کرتا ہے - اور گورو (مت کے بتائے ہوئے) گیان کی پہچان کرتا ہے - ٹیکہ ہزارہ سنگھ -

(۹۳) بھائی گورداس کی وار ۴ پوڑی ۱۲ تک ۵

وید پران لکھانڈے پرگٹ کو پرتاپ جنایا -

ارتھ - وید پران برنن کرتے ہیں - کہ یہ پرگٹ پرتاپ دکھایا ہے - ٹیکہ ہزارہ سنگھ

(۹۴) بھائی گورداس کی وار ۱۲ - پوڑی ۴ تک ۵-۶

لوکاچاری لوک وچ وید وچاری کرم کرندا ساودھان گور گیان درڑ جیون مکت جگت وچ رہندا -

ارتھ - عام لوگوں کا خیال ہے دنیاوی دھندوں میں پھنسے ہوئے گرہستی دکھائی دیتے ہیں - وید کے وچار کرنے والوں کے خیال میں کرم کرتے ہوئے کرم کانڈی معلوم ہوتے ہیں - لیکن وہ خود گورو جی کے گیان میں ساودھان ہوتے ہیں اور جیون مکت ہی کیتی میں وچرتے ہیں - ٹیکہ ہزارا سنگھ

نوٹ :- ہمارے پاٹھکو اب ہم بیان سکھ پنتھ کے مشہور گمنی گیانیوں کی رائے
اور خالصہ دھرم کی دیگر کتب کے ثبوت بھی لکھتے ہیں۔ کہ وید شاستروں کا پڑھنا
پڑھانا ممتش مارتر کا پرم دھرم ہے ہمارے خالصہ بھائی وچار درشتی سے نرپکش
ہوکر پڑھیں :-

(۹۵) گرنتھ سو ساکھی کی ساکھی ۷ پادشاہی ۱۰
گور کی یہہ آگیا سہی - وید دھرم کی ریت-

(۹۶) گرنتھ سو ساکھی کی ساکھی ۸ پادشاہی ۱۰
وید کی ریت کو تیاگ کرتہیں-

(۹۷) گرنتھ سو ساکھی کی ساکھی ۶۱ پادشاہی ۱۰
وید شاستر گورو اکیہ کو دھارے-

(۹۸) گرنتھ سو ساکھی کی ساکھی ۸۸ پادشاہی ۱۰
اننگ اننگ کی مکت اسے وید مانجھ لکھہ دین سوئی ساچی بھلی ہے

(۹۹) گرنتھ سو ساکھی کی ساکھی ۶۳ پادشاہی ۱۰
آن دھرم سگرے نپھل باہیں وید پربان

(۱۰۰) سربلوہ گرنتھ پادشاہی ۱۰ اگور گوی دھاتو ۱
چاروں نگم پن روپ چھوں جگ - سام یجر اتھروں رگاہ

(۱۰۱) سرو لوہ گرنتھ - سرو دو تیستت
وید پاپت بھیو تو پرساد - موہ دیا ندھے ۳

(۱۰۲) سرو لوہ گرنتھ شبد مہاتم
ان بھولیلا پربھو کی وید پران گاے-

۱۰۳) سورج پرکاش گرنتھ میں لکھا ہے۔ کہ گورو تیغ بہادر جی نے اورنگ زیب
بادشاہ کو کہا۔ کہ

وہا۔ آگیا جو کرتار کی وید چار او چار + دہرم تاس کو خاص لکھیہہ ہیں کرت پر چار
وہا۔ وید ورد ھ ادہرم جو۔ ہم نہیں کرت پسند وید وکت گوربرم ہے تین لوک میں

۱۰۔ پرسدھ پنڈت تارا سنگھ جی گیانی پٹیالہ نواسی جنہوں نے گورو گرنتھ صاحب
ت بنایا ہے۔ اپنی بنائی پستک سری راگ سٹیک کے صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں۔ کہ
ہر کرپالو سری گورو نانک مہاراج نے سنسار پنک میں دھسے منشوں کے
دھار کی اچھیا کر پہلے منتر سے سمپورن ویدوں کا سار بھگتی مہت گیان
یانی میں ترنر کیا۔

۱۔ سنت دل سنگھ جی اپنی بنائی پستک گوڑی راگ سٹیک جو کہ ۱۹۰۲ء
بنائی بدھ سنگھ مینجر کے ادھکار سے سری گرومت پریس لاہور میں چھپی
کہ صفحہ ا و ۲ ۱۷ و ۴۸۲ و ۷۰۲ میں ویدوں کی بابت اپنی رائے
ت کرتے ہیں۔ کہ

گوربانی ارتھ کو کیول شبدھ انوسار شرتی سمرتی انوسار کریت ہرے
دھار صفحہ ۱

ستر سمرت وید پران۔ ستھ کرست گور کین بکھان صفحہ ۱۷۲۔
ہی ستے گور نام کہائے اگم روپ وید جیہیں گائے صفحہ ۴۸۲
ر دو وید کو سنگرہ کین۔ ارتھ سگم بھاش کر دین صفحہ ۷۰۲

۱) اخبار خالصہ سماچار امرتسر جلد ۱۱ نمبر ۱۵ تاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۱۰ء
ن ۲۸ پھاگن سمت ۴۴۱ نانک شاہی صفحہ ۴ کالم ۳ میں ایک مسلمان

کے سوالوں کا جواب لکھتے ہوئے بھائی حضورا سنگھ جی بیان کرتے ہیں۔ کہ
گورو نانک دیو جی نے ویدوں کی اگر کسی جگہ ملامت کی ہے۔ تو کسی جگہ تعریف
بھی کی ہے۔ جیسا کہ سری گورو گرنتھ صاحب جی میں درج ہے۔ کہ
وید کتیب کہو مت جھوٹے۔ جھوٹا جو نہ وچارے۔ اور کسی
جگہ ویدوں کی تردید کرنے سے گورو صاحب کا مطلب ویدوں کی ہتک
کرنا نہیں تھا۔ کیونکہ اگر وہ ویدوں کی ہتک کرتے۔ تو خود گورو صاحب
جی کی بانی کی ہتک ہوتی ہے۔ کیونکہ جو اصول ہتیا کا شری گورو گرنتھ صاحب
جی میں درج ہے۔ وہ ویدوں میں بھی درج ہے۔

۱۰۷۔ آدگرنتھ صاحب جی کا کوش کرتہ بھائی بھگوان سنگھ جی گیانی
نواسی کے صفحہ ۱۰۸ میں "ویدھم" پد کا ارتھ وید چار ارتھات سام رگ
یجر۔ اتھروں کیا ہے۔ اب جو خالصہ بھائی وید پد کا ارتھ گیان کرکے
اپنا مطلب سدھ کرتے ہیں۔ وہ نرپکش ہو کر وچار لیں۔ کہ نانک دیو
نے وید پد کا ارتھ کیا بتایا ہے۔

۱۰۸۔ سردار راجندر سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار خالصہ بہادر اپنی بنائی ہوئی پستک
"خبط قادیانی کا علاج" جو کہ میرزا غلام احمد قادیانی کے رسالہ ست
کے جواب میں لکھی گئی ہے اس کے صفحہ ۹۴ - ۱۲۵ - ۱۲۰ - ۱۳۷
سے ۱۴۰ تک میں ویدک دھرم کی تعریف اسطرح لکھتے ہیں۔ کہ
"جب صاحب اور دیگر کل شبد گورو نانک صاحب کے ویدوں کی شہادت
سے ملتے ہیں۔ گورو نانک صاحب کا اول ایا دھرم کا اپدیش ہی وید سے
اور نہ صرف معنی میں بلکہ آواز میں بھی۔ گورو نانک صاحب نے ایشور کو

اجگستاکا کرتا یعنی خالق لکھا ہے۔ اور کرتا شبد یہ ہد انیک ہہ اوپنشد کی
شرتی سے ملتا ہے۔ صفحہ ۴۹۔

بالاخر جپ جی گورو نانک صاحب کی مستند بانی ہے جس کی جنم ساکھیوں اور
گرنتھ صاحب دونوں سے تائید ہوتی ہے۔ یہ وہ بانی ہے۔ جس کے ذریعہ
سے گورو نانک صاحب نے اپنے مذہب کی بنیاد رکھی ہے اور جس کے ذریعہ سے اپنے
جانشین کو سب سے پہلے پرمیشور کا گیان عطا کیا۔ انہوں نے اس بانی میں
ہیں محمد صاحب کا نام یا مسلمانوں کا اسم اعظم نہیں رکھا۔ اور نہ اشارتاً بتلایا
بہ برخلاف مسلمانوں کے اوم کا لفظ جو ویدوں کا ہے استعمال کیا۔ اور اس کے
پہلے ایک کا عدد ایزاد کرکے تبلایا۔ کہ اوم جس کو کہتے ہو۔ وہ در اصل ایک
ہے۔ اس کا نام سچ ہے۔ وہ کرتا یعنی بنانے والا ہے۔ اس کی ذات بیخوف
بیبیر دشمنی اور بے موت ہے۔ جون یعنی پیدائش میں نہیں آتا۔ اور خود بخود
ہے یہی شبد سکھوں کے مذہب کا بیج منتر یعنی اصل بنیاد ہے۔ یہ شبد
جی میں اس طرح لکھا ہوا ہے۔
[illegible]
۔ اس شرتی سے ملتا ہے۔
سدیو۔ سومید۔ نگر۔ آسیت دیک میوا دو تیم اتبادی۔

اصل بیج منتر گورو نانک صاحب کا جو انہوں نے اپنے جانشین کو اپنے اعتقاد
دا لہ کیا۔ وید کی شرتی سے ملتا ہے۔ اور قرآن سے نہیں ملتا۔ تو آپ یہ
کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کا آخری مذہب اسلام تھا اور وہ محمد صاحب کے قائل
جپ جی صاحب کی بانی جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے۔ گورو نانک صاحب
ن زمانہ میں گورو انگد صاحب کو مخاطب کرکے بیان کی ہے جبکہ وہ

ملکہ تمام سفروں سے واپس آکر ایک جگہ بیٹھ گئے تھے۔ اور جس کے بعد وہ آخر دم تک
کہیں نہیں گئے۔

اب ہم ذیل میں گورو نانک صاحب کے چند شبدوں کو پہلے جپ جی صاحب سے
لیکر بطور مشتے نمونہ از خروارے درج کرنا شروع کرتے ہیں۔ اور اُن کے
مقابلہ میں ویدوں کی شرتیاں درج کرتے ہیں۔ ورنہ سارا ہی گرنتھ صاحب بجائے
قران کے : ویدوں کی شرتیوں سے ملتا جلتا ہے۔ صفحہ ۱۲۹ و ۱۳۰

نوٹ :۔ پیارے پاٹھکو آگے چل کر سردار راجندر سنگھ صاحب جی نے صفحہ ۱
سے ۔ ہم ایک اوم ست نام کرتا پرکھ۔ نربھو۔ نرویر اکال مورت اجو
سے بھنگ گور پرساد ۔ اس جپ جی صاحب کے شبد کے مقابلے میں وید منتر
کی شرتیاں لکھی ہیں۔ جو کہ میں بوجہ طوالت نہیں لکھتا۔

لیکن اس مذکورہ بالا بیان سے صاف ثابت ہے۔ کہ سردار راجندر سنگھ جی نے
کے شبدوں کو ویدوں شرتیوں سے ملایا ہے۔ آجکل جو ہمارے خالصہ
یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ خالصہ دہرم ویدک دہرم سے بالکل الگ ہے۔ وہ ا
گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ کہ سکھ دھرم ویدک دھرم کا واقعی خوشہ
سکھ پنتھ کی جڑ بنیاد ویدک دھرم ہے۔ جو کہ مذکورہ بالا سردار راجندر سنگھ
تحریر سے بھی ثابت ہے۔ جن جن اصولوں کا آجکل سکھوں اور آریوں میں
ہے۔ وہ سکھوں کی کم فہمی کا سبب ہے۔ ورنہ یہ بات بخوبی عیاں ہے۔
دیو جی پراچین آریہ رشی منیوں کی طرح سنسکرت اور وید شاستر نہیں پڑھے
آریوں کے اور سکھوں کے اصول کا فرق اسی لئے ہوا۔ اگر بفرض محال ہم
مان بھی لیں۔ کہ خالصہ دھرم ویدک دہرم سے بالکل الگ

س پر یہ سوال ہوگا - کہ خالصہ دہرم پہلے ہے یا پرانا - اگر پرانا ہے - تو اس کے
انا ہونیکا کیا ثبوت ہے - اگر نیا ہے تو نانک دیوجی سے پہلے کروڑوں برسوں
بنی ہوئی سرشٹی کے انسان پرماتمانے اس دھرم سے خالی کیوں رکھے -
ں سے ایشور آکال پرش کا انیائے سدھ ہوگا - اور گرنتھ صاحب میں جو
بر کہ زبان سنسکرت کے الفاظ ہیں - وہ نانک دیوجی نے کہاں سے لیئے
رکہو اُن کو وراثت میں ملے تھے - تو نانک دیوجی وید کے ماننے والے ہوئے
کہو - کہ انہوں نے اپنی مرضی کے مطابق جس جس مذہب کا جو جو شبد اچھا معلوم
ا لے لیا - تو بھی وہ دوسرے ویدی بکتیی وغیرہ - مذہبوں کے محتاج ہی ٹھہرے
ہو - جیسی میں آوے خصم کی بانی - تیسرا کریں گیان وے لالو"
تھ صاحب کے اس شلوک کے مطابق جیسی آکال پرش کی پریرنا ہوئی بانی
تو آتی تھی - ویسا ہی وہ کہتے تھے - تو خالصہ دہرم عالم گیرتہ ہوا - کیونکہ
تھ صاحب کی بانی کل ممالک کی زبانوں میں نہیں ہے - کیا نانک دیوجی کا خصم
پرش یہی زبانیں جانتا تھا - جو کہ گرنتھ صاحب میں لکھی ہوئی ہیں - ساری
یں نہیں جانتا تھا - اگر کہو نانک دیوجی کو جو آدمی جس مذہب کا ملا - اُس کو
ے مذہب کے اصولوں کے مطابق اُس کی زبان میں گورمت کا اپدیش کیا
ہ صاحب الہامی ثابت نہیں ہو سکتا - پیارے خالصہ بھائیو - سوچ سمجھ کر
کہ خالصہ دہرم ویدک دھرم سے جدا نہیں ہے - اسی کی شاخ ہے - اب تک
رو نانک دیوجی کو نانک ویدی کہتے ہیں - اور گورو گوبند سنگھ جی نے
تر ناٹک میں لکھا ہے - کہ
ویدین کی کل وکھے پرگٹے نانک رائے " آگے پھر جنے وید بیٹھو سوویدی"

کہاے تتے دھرم کرم نیکے چلائے - ان لیکھوں سے ثابت ہے - کہ نانک دیو جی ویدی یعنی ویدوں کے ماننے والے تھے - اگر یہ کہو کہ نانک دیو جی ویدیوں کی کل میں پیدا ہونے کے سبب سے ہی ویدی نہ تھے - جب تک کہ وہ ویدوں کو نہ مان لیں - تب تک اُن کو ویدی کہنا ٹھیک نہیں - تو یہ بات بھی ٹھیک نہیں - کیونکہ گورو رام داس جی سوڈھیوں کی کل میں پیدا ہونے سے ہی سوڈھی کہلائے گئے - جو آدی گرنتھ اور دسم گرنتھ اور بھائی گورداس جی کی وار سے ثابت ہے - جیسے آدی گرنتھ راگ رام کلی باقی سدیں لکھا ہے "کہ رام داس سوڈھی تلک دیا گورشبد نشان جیو" آگے پھر آدی گرنتھ سویّے - محلہ ۴ سوڈھی سرشٹ سکل تارن کو اب گورو رام داس کہو ملی بڈائی "

ارتھ - سمپورن سرشٹی کے تارنے کو اب سوڈھی گورو رام داس جی کو جگت کی گوریائی روپ بڑائی ملی ہے - ۳ - ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۱۱

آگے بھائی گورداس کی وار ۱ پوڑی ۴۷ تک ۲ "بیٹھا سوڈھی پادشاہ رامداس ست گورو کہاوے" آگے پھر دسم گرنتھ وچتر ناٹک ادھیائے ۲ "اب میں کہوں سو اپنی کتھا سوڈھ بنس اُپجیا جیتھا"

پیارے خالصہ بھائیو اب یہ ویدک دھرم کی شاخ ہے یا نہیں -

مذکورہ بالا تحریروں سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی تھی - کہ خالصہ دھرم ویدک دھرم کی بالکل ہی شاخ ہے - اور اس کے ماننے سے اب بھی گریز سوائے ہٹ دھرمی کے کچھ نہیں ::

تیسرا باب

اس باب میں ہم یہ بات سکھوں کے خیال کے مطابق ثابت کرینگے - کہ گورو نانک دیوجی اپنے پہلے جنم میں بھی وید شاستروں کو مانتے تھے - اور ویدشاستروں کے پرتاپ سے ہی اُن کو کلجگ میں گورو پدوی ملی -

(۱) دسم گرنتھ صاحب وچتر ناٹک ادھیائے ۲ سے ۴ تک گورو گوبند سنگھ اسی کتھا کو اس طرح بیان کرتے ہیں - کہ زمانہ قدیم میں مہاراجہ رام چندر جی کے دو لڑکے تھے - ایک کا نام لَو اور دوسرے کا نام کُش تھا - اِن دونوں کی سنتان بہت تھی کہ سناوڈھ دیش میں بھاگ گئی اور وہاں ہی ایک راجہ کے داماد بن کر لڑکوں رپتوں والے ہو کر کیرتی والے ہوئے - کچھ دیر بعد اِس لَو اور کُش کی سنتان کا آپس میں بڑا یدھ ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ لَوی سرو جیتے کُشی رو ہارے - بچے بچے بھی پران لے لے سدھارے ۱۱ لَوی جیتے اور کُشی رے - کُش کی سنتان یدھ میں ہار کاشی جی کو چلی گئی - وہاں جا کر انہوں نے وید پڑھا اور ویدی کہلائے - جیسا کہ وچتر ناٹک ادھیائے ۴ انک ۱ میں لکھا ہے کہ -

جنہیں وید پٹھیو سو ویدی کہائے - تنہیں دھرم کے کرم نیکے چلائے ۱۱ جن لوگوں نے وید پڑھے وہ ویدی کہلائے انہوں نے دھرم کے کرم اچھی طرح سے چلائے -

کی سنتان کے راجا لوگ جو یدھ (لڑائی) جیت کر مدر دیش میں راج

کرتے تھے - انہوں نے پہلا ویر بھاو تیاگ کر کشن کی سنتان کے لوگوں کو جو کاشی
میں وید پاٹھی بنے ہوئے تھے - خط بھیجا - کہ اب دشمنی نہیں رہی ہے - آپ
مہربانی کر کے مدر دیش (ملک) میں ہی درشن دو - راجا کے خط ورود وقت
بھیجنے پر سب وید پاٹھی کشن کی سنتان کاشی سے مدر دیش کو چلی آئی - اور
راجہ کو پرنام کر وید پاٹھ سنایا - جیسے -
پڑھے سام وید م یجر وید کتھم - رگوید پنچم کرے بھاؤ ہاتھم - اتھرو وید
پنتھم - سنے پاپ ینتھم " ارتھات سام وید پڑھتے تھے اور یجر وید کی کتھا کرتے
تھے - رگوید کو سو بہت پڑھتے تھے - اتھرو وید کو انہوں نے پڑھا - جس کے پڑھنے
سے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں - اسی طرح جب وید پاٹھ ہوا - سب سوڈھیوں
کے مول راجا کا دل ویدوں کو سن کر شدھ ہو گیا - اور راج پاٹ کش ونش
سوڈھیوں سے الگ وید پڑھنے سے ویدی کہلاتے تھے - ان کو دے آپ
رشیوں کا بھیس بنا کر بن واس لیا - بن کو چلا گیا - کش بنس یعنی ویدی راج
کو پا کر سوڈھیوں کو وردان دیتے ہیں - کہ جب میں کلجگ میں نانک روپ
دھرونگا - تو تم کو جگت پوجیہ پرم پدوی گوریائی دونگا - جیسے تم نے
تینوں ویدوں کر چوتھے وید پاٹھ ویدوں کے پرتاپ سے راج پاٹ دیا
ویسے ہی ہم بھی جنم گورو نانک انگد گورو امرداس اور چوتھے جنم میں اس
بدلہ چوتھی پادشاہی تجھ کو دینگے - جیسے دیکھو وچتر ناٹک ادھیائے
انک ۷ ہے - اتک ویدی بھیو پرسن راج کے پائیکے - نیت
وردان ہے کل سائیکہ - جب نانک کہلویں ہم آن کہائے
ہو جگت پوج کر تو ہے پرم پد پلئے ہیں -

دوہا۔ لوی راج دیگر گئے سو بیدین کیو راج۔ بھانت بھانت تن بھو گیتں
بھو کا سگل سماج۔ چوپائی۔ تن تے بیدین پونم کیا۔ چھتر ویدین جگ کو
دیا۔ تین جنم ہم ہون جب دھر ہیں۔ چوتھے جنم گورو تو ہے کر ہیں۔ ۱
اوت راجا کلکن سید ہائیو۔ ات ان راج کرت سکھ پائیو۔
کہاں لگے کر کتھا سناؤں۔ گرنتھ بڑہن اوہ مک ڈراؤں۔ ۱۱

جب ویدی راجہ کے ویدان کا سمے آیا۔ تب لوی سنتان کا راجا جو کہ ویدسن کر رشیوں کا بھیس کر کے بن کو چلا گیا تھا۔ رامداس گورو کہایا۔ جیسے دسم گرنتھ وچتر ناٹک۔ جب بیدان سمے ہوا رامداس تب گورو کہاوا تے بھان پرتھن دیا اودس سر یگ لیا پیلیسے خالصہ بھائیو۔ اب کچھ وچار کرتیاوے۔ کہ گورو نانک ویدی جی کو اور گورو رامداس جی کو گوروپدوی کس طرح ملی۔ تمہیں ماننا پڑیگا۔ کہ ان کے پہلے جنم ہی وید پڑھنے سے پرتاپ سے جب بات صاف ہے۔ کہ رامداس وغیرہ گورؤں کو ویدوں کے پرتاپ سے ہی گورو پدوی ملی تھی۔ پھر خالصہ دھرم ویدک دھرم سے بالکل علیحدہ کس طرح ہو سکتا ہے۔

(نمبر ۳) الف پنتھ پرکاش گورمکھی اردو صفحہ ۲۳ کتھا ۹ بسرام ۲۵ کوتانک میں لکھا ہے۔

کبت۔ اب کب بھرے پیر کہہ جو تو جنک شیر کل۔ بیم نانک او تاریم
ہرہیں۔ بنا اودھ کا ر پوجا کٹھائینگے اپار سکھ تن ہوں ڈرا کہ نک تیرا بھر ہیں
ہی کے بچاوت دسم گورو بھی کیو۔ جہر قہر پوجا تپ تیج ہارہیں۔
بھی نہ ڈرائے گورو بچن نہ دھائے۔ آر کاٹے سارے کل کو جاپے کرپان ہاتھیں

رسے ستردھ۔ اس کبت سے صاف ثابت ہے۔ کہ گورو نانک بیدی جی راجہ جنک ودہ تا رنتھے۔ یعنی گورو نانک بیدی جی ترتا جگ میں راجا جنک تھے۔

یہ کتھا اِس طرح لکھی ہے - کہ راجا جنک نے کرتار کی جیووں کو نرک ہیں دُکھی دیکھ کر چھڑا دیا - تب دھرم راج کے پوچھنے پر جنک جی نے کہا - کہ کلجگ میں جب میں نانک اوتار ہوں گا - تو میرے پیرو بغیر حق کے پوجا دان ارتھات - چڑھاوا وغیرہ کھائیں گے اُس سے تیرا نرک بھرے گا -

(ب) جنم ساکھی بڑی بھائی بالے والی کے صفحہ ۳۲۵ میں یہ کتھا گورو نانک دیو جی نے اپنے اندھ مانے مفصل طور پر سنائی ہے - کہ جس کو ہیں اس جگہ کتاب کے طویل ہونے کے خوف سے نہیں لکھتا - لیکن مشتے نمونہ از خروارے تھوڑا یہاں تحریر کرتا لکھ کروڑی جیو تے کون نرک بھون چلائیے - لاگے انگ کا سیوں بہو پچھائیے حکم ہوئے دھرم رائے کو کاڈھو نرک نواس - انہاں جیاں تنگو رہین کھٹیا برہم کی آس تا تنگو کھیل رکھلائیے ایہ وانے پالی کا جیو - بابا مجھا مو نہی تاں سیوں لگا جیو - نانک آس پوریا پھر نرک سدھاس جیو " ۱۴

(ج) جنم ساکھی ڈوی بھائی بالے والی صفحہ ۱۶ میں گورو نانک دیو جی نے اپنے زندگی کو کہا - کہ سلوک ست جگ گورو مہربان تریتے جنک دواپر ہری چند دواپر گورو کلجگ نانک دیو - ۶

(د) آدگرنتھ سوئے محلہ ۲ شبد ۳ میں بھی لکھا ہے - کہ وہ تیاسروپ گورو نانک دیو جی جنک راجا کے اوتار تھے - جیسے تو تا جنک راجا اوتار شبد سنسار - مار رہے جگتر جل پیم وچار "

پیارے پاٹھکو - مذکورہ بالا چار ثبوتوں سے صاف ثابت ہے - کہ گورو نانک دیو جی کو جنک راجہ وِدہ کا اوتار مانا گیا ہے - چاہے یہ کہانی جھوٹ ہی ہے - لیکن اس سے ظاہر ہے - کہ راجہ جنک جی ویدک دھرمی ضرور تھے - وہ ویدوں کو ایشور

گیان اور رت ودیا کا پستک ملتے تھے۔ جو کہ بالمیک راماین وغیرہ تواریخی کتابوں سے ثابت ہے۔

(۱۳ الف) ہرنام رسک نانک گور راج۔ جوگ تے مانیوں ۶
ست جگ تے مانیوں چھلیو بلی باون بھایو۔
ترے تے ملیو رام رگ بنس کہایو۔

دواپر کرشن مرار کنس کرتارتھ کیو۔ اگرسین کو راج ابھے بھگتے جن دیو
کلجگ پرمان نانک گور انگد امر کہایو سری گورو راج تہیں اب چل اٹل آد پرکھ فرمائیو۔ آدگرنتھ سوی محلہ ا شبد ۶ - ۷۔

ارتھ ہے ہری نام کے رسک۔ شری گورو نانک صاحب جی راج یوگ اکھٹا تے نے ہی مانا ہے (۱) ست جگ کے بیچ تے نے ایسے مانا ہے۔ جو بلی راجا کو اندر ہیت چھل لیا ہے۔ اسی لئے باون اوتار تجھکو بھایا ہے۔ یا باون روپ ہوا ہے۔ ترے تے کو تم نے ایسے (مانیوں) بھوگا ہے۔ رگھو کی بنس میں رام روپ کہایا ہے دواپر میں مراری کرشن اوتار ہے کر کنس کو مار کر کلیان کیا ہے۔ اگرسین کو راج دے کر اپنے بھگت جنوں کو ابھے دان دیا ہے۔ وہی اب کلجگ میں تینوں جگوں کے مطابق سری گورو نانک صاحب جی سری گورو انگد صاحب۔ سری گورو امرداس صاحب جی ست گوروں کے اوتار دھار کر ایسے ناموں کو کہا یا ہے اس سے ہی گورو صاحب جی آپ سدا اٹل سروپ ہیں۔ جو آپ کا راج کبھی اچل ہے پ کو اوتار دھارنے کا حکم آدی پرش نے فرمایا ہے۔ ٹیکہ فریدکوٹ جلد ۴ صفحہ ۲ ۱۱۳

(ب) واہ گورو واہ گورو واہ گورو واہ جی کمنول نین مدھر بین کوٹ سین سنگ شوبھ کہت ماں جسودھ جسے دہی بھات کھائے جی

آدگرنتھ سوسے محلہ ۴ شبد ۶۔

ارتھ ۔ ہے سری گورو آپ چاروجگوں ہیں اسچرج روپ ہو۔یعنی برہم روپ ہو۔
اور ہے سری گورورامداس صاحب جی اپنے ہی چاروں جگوں ہیں اوتار دھارے ہیں
دواپر میں کرشن سروپ ہوئے ہو۔کنول کے سمان آنکھیں اور مدھر بولنے والے
کروڑوں گوپوں کی سینہا آپ کے ساتھ شو بھا پارہی تھی۔ اور جب آپ کو ماتا یسودھا
جی کہتی تھیں۔کہ ہے بیٹا جی دہی اور چاول کھا لیجئے۔ٹیکہ فرید کوٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱۹۵
ج) جنم ساکھی وڈی گورو نانک دیوجی کی بھائی بالے والی کے صفحہ ۲۸۰ اور ۲۸۱
میں لکھا ہے۔کہ گورو نانک دیوجی بیل سین سادھو کے پاس گئے۔ تب بیل سین
جی نے نانک دیوجی سے پوچھا ۔کہ ۔

کون گورو کون منتر کون ودیا کون جنتر کون کلا لے اہیاں آئے
کون نام تم کہیں منگائے ۔بیل سین پوچھے رے بھائی ۔ بولے وچن
دہ سمجھائی ۔ گورونانک جی واچ ۔ گور کرتا منتر درڑھائی ۔
ودیا وہی آپ سہائی ۔ سچ کلا لے اہیاں آئے ۔ امرا چھلی ٹکا منگلئے
بولے نانک بیل سین بھائی ۔ رام نترینے تم سمجھائی ۔ ۲
بیل سین واچ راجہ رام نترینے جگ ہوا ۔کلجگ ہیں نانک گورنتھیا
بیبیے جگ بیتے ہیں اور ۔تب تو رہتا کا کی ٹھور ۔
دس نام تو آپن موہو ۔بیل سین پوچھے سب تو ہو ۔ ۳
گورو نانک جی واچ ۔

ست جگ اندر نام ہمارا ۔ مہربان رکھیا کرتارا
ترتیے رام چند راب ہوتا ۔ دواپر ہری چند کہاتا

کلجگ نانک کہیت سیل سوں کہو تھو۔ اپنا نام نبھایا موتھو
اگلے جگاں مہی خبر تھیں ناہیں نہیں تاں سب تم کو دہو نبھائی ۸

تب سیل سین اُٹھ کر بہ دکھا کیسی سے ڈنڈوت کری ستے چرناں پر چڑھیا
دھن ہو راجا رام پر مکھ نول نارے۔ آپ ایسی دیا کری جو درشن دیا۔

نوٹ:۔ پیارے پاٹھکو متذکرہ بالا تین ثبوتوں سے صاف ثابت ہے۔ کہ گورو نانک
دیو اپنے پورو جنم تریتا جگ ہیں رام چندر جی مہاراج تھے۔ یا یوں کہو۔ کہ مہاراجا
رام چندر جی نے کلجگ میں جنم لیکر اپنا نام گورو نانک دیو کہایا۔ کیا کوئی خالصہ
بھائی اس بات کا دعوے کر سکتا ہے۔ کہ مہاراجا رام چندر جی ویدوں کو نہیں مانتے
تھے۔ یہ بات بالمیک رامائن وغیرہ تواریخی کتابوں سے سورج کی طرح روشن ہے
کہ مہاراجہ رام چندر جی ویدوں کو ایشور وکت اور پرمانک ملنتے تھے۔

پیارے پھاٹھکو چاہیے۔ اِس تیسرے حصہ کے تینوں پرمانوں میں
اجتماع ضدین اور پُرانوں کی مانند من گھڑت کہانیوں سے بڑھکر نہیں لیکن
ان سے یہ تو ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ گورونانک دیو جی اپنے پہلے جنموں میں بھی
وید شاستروں کو مانتے تھے۔ اور وید شاستروں کے پرتاپ سے ہی اُن کو گوبند
پدوی ملی تھی۔ خالصہ بھائیوں کو اس بات پر دھیان دینا نہایت ضروری ہے۔

چوتھا باب

اس باب میں ہم پراچین رشی منی کرت آرش گرنتھوں کے پرمان اور یورپین
محققوں کی رائے لکھینگے۔ کہ چاروں وید ہی پرماتما کا گیان ہیں۔ اور اِن

سے ہی سنت ودیاکا پرکاش ہوا۔ اگنی وایوروی بھیستو تر ہیم برہم سناتنم۔ دودو یگیہ سِدھ
ارتھم رگ۔ یجو۔ سام لکشنم۔ منوسمرتی ادھیائے ۱۔ شلوک ۲۳

ارتھ۔ پرماتما نے یگ کے لئے سناتن وید جسکے تین بھید۔ رگ۔ یجو سام ہیں۔ انکو اگنی وایو سورج کے ہردے سے پرگٹ کیا۔

(۲) ایوم وا ادسے اسیہ مہتو بھوتسیہ نشیتوست ستیت یدرگ وید یجروید اسام وید و اتھرو انگرسہ۔ شت پتھ برہمن کانڈ ۱۴۔ انوواک ۵

ارتھ۔ سرشٹی کی آدی میں پرماتما نے اگنی وایو۔ آدتیہ انگرا رشیوں کو ایک ایک وید کا اپدیش کیا

(۳) بدھی پورواواک کرتر وید سے۔ وشیشک درشن۔ ادھیائے ۶ سوتر ۱

ارتھ۔ پرماتما نے ویدوں کو عقل کے مطابق بنایا ہے۔

(۴) منتر آیور وید پراما نیہ وچ تت پراما نیم آپت پراما نیات۔ نیائے درشن ادھیائے ۲ پاد ۱ سوتر ۶۸

اس سوتر میں مہرشی گوتم جی نے یہ بتایا ہے۔ کہ جس طرح کسی دوائی کی تاثیر نہیں بدلتی اور پرمان مانا جاتا ہے۔ اسیطرح وید کے منتروں کا مضمون بھی پرمانک ہے۔

(۵) اُدوتیم جات ویدسم دیوم وہنتی کیتوا درشیہ وشوائے سوریم یجروید ادھیائے ۳۳ منتر ا ۳

ارتھ۔ اس متحرک و غیر متحرک دنیا کے پروردگار۔ رگ۔ یجر وغیرہ چار ویدوں کے بنانے والے پرمیشور دیو کو اس کے دنیا کو پالنے وحفاظت کرنے وغیرہ کی صفات جتلا رہی ہیں۔ یعنی اگر وہ پرماتما نہ ہو۔ تو جہان بھی نہ رہے۔ کیونکہ اس کی طاقت سے یہ کام ہو رہا ہے۔

(۶) تسمات یگیات سروہوت رچا سامانی یگیرے چھندا گوتگ سی یگیرے تسمات یجوس تسمات اجایت یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۷

ارتھ۔ ہی منشو اُس پار برہم پرمیشور سے ہی رگ وید سام وید پرگٹ ہوئے اور اسی سے اتھرو وید اور اسی پرمیشور سے یجر وید پیدا ہوا ہے۔

(۷) سروے ویدایت پدمامننتی تپاگونگ سی سروانی چے یدو دنتیّ یدا چھنتو برہم چریم چرنتی
تت تے پدگ گونگ سنگرہن برو ینیوم۔ اومتیئے تت کٹھ اوپنشد بلّی ۲ شلوک ۱۵

چاروں ویدوں کا اعلےٰ مدعا جس پد کا حصول ہے۔ یعنی مذکورہ بالا وید کہیں
ساکھشات اور کہیں پرم پراسے جس پد کا بیان کرتے ہیں۔ برہم چریہ آدی برت ویسے
دوسرے دھرم الونشٹھان بھی جس پد کی پراپتی کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اس پد کا واچک
اننیہ روپ سے کیول اوم یہ شبد ہے۔ جسکا میں تجھ کو اپدیش کرتا ہوں۔
(۸) پادری سمتھ صاحب اپنی بنائی کتاب (دین حق کی تحقیق) جو کہ ۱۸۷۰ء امریکن
مشن پریس لودھیانہ میں چھپی ہے۔ اس کے صفحہ ۲۸۲ پر لکھتے ہیں۔ کہ وید میں ایشور
کی تعریف اس طرح پر کی گئی ہے۔ کہ وہ بغیر ہاتھ کے پکڑتا اور بغیر پاؤں کے چلتا
اور بغیر آنکھ کے دیکھتا اور بغیر کان کے سنتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ لیکن اسکو
کوئی نہیں جانتا۔

(۹) مذکورہ بالا کتاب کے صفحہ ۲۷۸ میں لکھا ہے۔ کہ وید میں مورتی پوجا نہیں ہے۔
(۱۰) پروفیسر میکسمولر صاحب ایک یورپین فلاسفر کی چھٹی تاریخ ۲۸ ۱۷۳۲ء کی نقل
کرتے ہیں۔ دیکھو سائینس اولینگویجز صفحہ ۷۶ کہ جبسے وید ہمارے پاس آئے ہیں۔
ہم نے اُن میں سے رچا نکالی ہیں۔ جو کہ ان کی سچائی کو فی الواقع ظاہر کرتی ہیں۔
اور جس سے بت پرستی نیست و نابود ہونی چاہئیے جبکہ اُن کو یہاں کے باشندوں
کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اُن کے دل پر بہت اثر کرتی ہیں۔ خدا کی وحدانیت وصفات
اور سورگ نرک کی کیفیت جیسی کہ چاہئیے۔ وید میں موجود ہے۔
(۱۱) مؤرخ مارشین صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ویدوں کا خاص مسئلہ خدا کی وحدانیت ہے۔
دیکھو ہسٹری مارشین فصل ۱ صفحہ ۵ ۱۸۶۳ء

(۱۲) اخبار امرت بازار پترکا کلکتہ میں ایڈیٹر پاتھینی کی ایک چھٹی ۲۲ تاریخ اگست ۱۸۹۴ء میں شایع ہوئی تھی۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ نہ میں کرسچن ہوں نہ کسی مذہبی سوسائیٹی کا ممبر ہوں۔ چونکہ میں اس جسم میں انڈیا سے باہر پیدا ہوا ہوں۔ آپ کے موجودہ قانون کے مطابق برہمن نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر کوئی ہیں ہولہ تو ویدوں کے معتقدوں کا پیرو ہوں۔ مجھ کو آریوں کے فلسفہ اور مذہبی لٹریچر سے خاص دلچسپی ہے۔

(۱۳) پروفیسر ولسن صاحب اپنے لکچر مطبوعہ آکسفورڈ صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں۔ کہ وید سے بتوں کا رواج اور پرستش کی چیزوں کے ظاہری نقشات اور علامات کا بنانا ثابت نہیں ہوتا۔

پانچواں باب

گرنتھ صاحب کے الہامی ہونے کی شرط پر اس حصہ میں ہم اپنے خالصہ بھائیوں سے کچھ سوال کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ ہمارے خالصہ بھائی مہربانی فرما کر ان کا جواب دینے میں کوتاہی نہیں کریں گے۔ اور تسلی بخش جواب دے کر اپنا فرض پورا کریں گے۔

(۱) گرنتھ صاحب کا الہام کتنے پرشوں کے ہردے میں ہوا۔ اور کس سے شروع ہو کر کس وقت تک ختم ہوا۔

(۲) آدھ گرنتھ صاحب تینوں بیڑوں (جلد) کے نام سے مشہور ہے۔ میٹھی بیڑ۔ کھاڑی بیڑ۔ دمدمہ کی بیڑ۔ میٹھی بیڑی ہیں چوتالیس پرشوں کی بانی

ہے۔ کہاڑی بیڑ میں پینتالیس پرشوں کی بانی ہے۔ وندمہ صاحب کی بیڑ میں اٹھتالیس پرشوں کی بانی ہے۔ کیا تینوں قسم کے گرنتھ صاحب الہامی مانے جائینگے

(۳) کیا دسم گورو گرنتھ صاحب میں گورو گوبند سنگھ صاحب کی بانی بھی الہامی ہے اگر کہو کہ یہ بانی بھی الہامی ہے۔ تو دسم گرنتھ چوبیس اوتاروں کی کتھا اور چنڈی چرتر وغیرہ گرنتھ ہیں۔ وہ بھی آپ کو پرانک اور ایشوری گیان ماننے پڑینگے۔ جن کے ماننے سے تم ہندو ثابت ہو گے۔ اگر کہو کہ دسم گورو گوبند سنگھ جی کی بانی ان کی اپنی بنائی ہے۔ تو آدگرنتھ صاحب کی بانی بھی خود ساختہ ثابت ہو گی۔ کیونکہ اس میں بھی دسم گورو کا ایک دوہا لکھا ہے۔ جو کہ گورو تیغ بہادر جی کے دوہے کا جواب ہے۔

اور گورو گوبند سنگھ جی کا یہ واکیہ بھی جھوٹھا ثابت ہو گا جیسے دیکھو دسم گرنتھ وچیتر ناٹک ادھیائے ۶ انک ۵۹ "جو نج پربھو موہ سوں کہا۔ سو کہوں جگ ماہیں۔"

(۴) آدی سرشٹی میں جیووں کے اپدیش کے لئے پرمیشور کی طرف سے کوئی پستک پرکاشت ہوئی تھی۔ یا نہیں۔ اگر کہو۔ ہوئی تھی۔ تو بتاؤ وہ کونسی پستک ہے۔ اور اس میں پرماتما نے کیا کمی رکھی تھی۔ جس کے سبب دوبارہ گرنتھ صاحب کے الہام کی ضرورت پڑی۔ اگر کہو۔ کہ آغاز دنیا میں کوئی پستک الہامی نہیں تھی۔ تو پرماتما منصف نہ ہوا۔

(۵) سکھ پنتھی کہا کرتے ہیں۔ کہ آدگرنتھ صاحب گورو بانی ہے۔ کیا اسمیں جو ستا بلونڈ اور بھگتوں وغیرہ بھالوں ڈوموں کی بانی ہے۔ وہ بھی گورو بانی ہے۔ اگر کہو۔ کہ وہ گورو بانی ہے۔ تو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن دیو جی نے ان کو

ڈوم وغیرہ کی پدوی کیوں دی - اُن کی بانی گورو بانی ہونے کے سبب اُن کو گورو پدوی ملنی چاہیئے تھی - اگر کہو - کہ اُن کی بانی الہامی نہیں ہے - تو گرنتھ صاحب الہامی نہیں ہو سکتا -

(۶) گرنتھ صاحب سے باہر جو نانک دیو اور کبیر بھگت کی بانی ہے - جیسا کہ پران سنگلی اور کبیر ساگر وہ آپ کے لئے گرنتھ صاحب کی طرح پرمانک ہے - یا کہ نہیں - اگر کہو - پرمانک ہے - تو گورو ارجن دیو جی نے وہ بانی گرنتھ صاحب میں کیوں نہیں چڑھائی - اگر کہو پرمانک نہیں - تو اسکا کیا سبب ہے

(۷) جو سکھ گرنتھ صاحب کو گوروؤں کی خود ساختہ بانی مانتے ہیں وہ سچے ہیں - یا جھوٹے -

(۸) اگر گرنتھ صاحب الہامی کتاب ہے - تو گورو ارجن دیو جی نے بھائی بنوں والی کھاری بیڑ کا مہاتم آدر سنکار میٹھی بیڑ کے برابر کیوں رکھا - کیونکہ کھاری بیڑ میں بھائی بنوں نے اپنی طرف سے کچھ بانی ملا دی تھی - دیکھو تواریخ گورو خالصہ حصہ ۱ نمبر ۲ صفحہ ۱۸۴

(۹) اگر گرنتھ صاحب الہامی پستک ہے - تو دسم گورو گوبند سنگھ جی نے جو سوڈھیوں کے گرنتھ صاحب نہ دینے پر دوسرا گرنتھ صاحب رچا - جو اب کابل میں بڑی دھرم سالہ میں ہے - اس میں گورو گوبند سنگھ جی نے جان بوجھکر پانچ سات جگہ اکھشروں اور پاٹھ کا فرق کیوں ڈال دیا - کیا پرمیشور کی وانی میں گورو گوبند سنگھ جی نے بھول نکالی تھی - دیکھو تواریخ گورو خالصہ حصہ ۱ نمبر ۳ صفحہ ۱۳۶۵

(۱۰) اگر گرنتھ صاحب الہامی کتاب ہے - تو گورو گوبند سنگھ جی نے نند چند والے گرنتھ صاحب کو یہ سراپ کیوں دیا - جو اسکو پڑھیگا - وہ اندھا ہو جائیگا - دیکھو تواریخ گورو خالصہ حصہ ۱ نمبر ۳ صفحہ ۱۱۴

نوٹ:- پیارے پاٹھکو۔ ان مذکورہ بالا سوالوں سے ہی آپ
کو معلوم ہوگیا ہوگا۔ کہ گرنتھ صاحب الہامی نہیں۔ اگر ہمارے خالصہ بھائیوں
کو گرنتھ صاحب کے الہامی ثابت کرنے کا حوصلہ ہے۔ تو میرے اِن سوالات کا جواب
دیکر ممنون فرماویں۔ تاکہ پبلک آئیندہ مغالطہ کھانے سے بچ جائے۔ بشمبر دت

آخری التماس

ہمیں از حد افسوس ہے۔ کہ تت خالصہ صاحبان نے آجتک جتنا کچھ ویدک دہرم کے برخلاف
لکھا ہے۔ محض مغالطہ دہی کے خیال سے ہم نے اِس مخالفانہ پرواہ کو بدلنے کیواسطے خالصہ مت
پرکاش نامی پستک گورمکھی میں شائع کی لیکن کئی ماہ گذر گئے۔ خالصہ حلقہ سے کوئی آواز بھی
نہیں آئی۔ کہ اسکا جواب دیا جائیگا۔ شاید یہی خیال کہ گورمکھی پڑھے خالصہ بھائی اِس کو نہ
پڑھینگے۔ اور اس میں تحریر شدہ دلایل سے بے خبر رہ کر وہ ویدک دہرم کی مخالفت کا وہی
سلسلہ شروع رکھینگے۔ لیکن یہ کوئی تسلی بخش جواب نہیں۔ چونکہ اِس کتاب میں ویدوں
کو الہامی پستک اور گرنتھ صاحب کو مختلف آدمیوں کی تصنیف کردہ خود خالصہ صاحبان
کی ہی مستند کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ اِس لئے یہ اُن کا فرض ہے۔ کہ وہ اُس
کا مطالعہ کریں۔ اور سچائی کی پیروی کریں۔ اور خالصہ لیڈروں کا فرض ہے۔ کہ وہ اسکا
جواب لکھیں۔ جس میں یہ ثبوت ہوں۔ کہ وید الہامی نہیں۔ اور گرنتھ صاحب الہامی ہیں
(۲) دوسری التماس ہماری آریہ بھائیوں سے ہے۔ وہ یہ کہ تت خالصوں کی مخالفت
کتاب اور سندھ میں وہ غضب ڈھا رہی ہے۔ کہ جس کا بیان نہ کرنا ہی بھلا ہے۔
ویدک دہرم کو غلط فہمی سے بالاتر رکھنے کیواسطے ہم نے جو کتاب گورمکھی میں شائع کی ہے۔

اس کا ایک ہزار کا ایڈیشن سوائے چند صد کی فروخت کے سب پڑا ہے۔ لیکن جب تک عام
تک یہ خیالات نہ پہنچ جائیں۔ کہ تت خالصہ صاحبان کی الہامی پستک حقیقت میں کس
کی تصنیف کردہ ہے۔ ہم اپنے کام کو سُپھل نہیں سمجھتے۔ اسی لئے ہم نے ایک ہزار کا ایڈیشن
اردو میں بھی نکال دیا ہے۔ یہ اب آپ بھائیوں کے ذمہ ہے۔ کہ اس کتاب کو عام آدمیوں
کے ہاتھوں میں پہونچائیں۔ اور اپنے پاس رکھیں۔ کیونکہ اس سے پیشتر ایسی لاجواب
کتاب خالصہ مت کی اصلیت کو ظاہر کرنے والی شائع نہیں ہوئی۔ اس کا ایک ایک
سوال خالصہ بھائیوں کے منہ پر مہر سکوت لگانے کا کام دیگا۔ آریہ سماجیں اس کتاب
سے سکھوں سے مباحثہ کرنے میں بھی خاص مدد لے سکتی ہیں۔ دوسری کئی کتابیں
ہمارے پاس تحریر شدہ پڑی ہیں۔ لیکن سارا کام کا سلسلہ ہمارے ہاتھ نہ بٹانے
کیوجہ سے انجام نہیں پا سکتا۔ سکھ مت میں پرمیشور رُودہ عنقریب شائع ہونے
والی ہے۔ ہم نے تو اپنا فرض ادا کر دیا۔ لیکن آپ کو بھی ویسے ہی فرض شناسی میں
پہلو تہی نہیں کرنی چاہیئے۔ آشا ہے۔ کہ ہماری درخواست بے سود نہ ہوگی۔

"دھرم دیو"

ویدراج پنڈت دھرم دیو ودیا رتن کوی بھوشن لاہور کے تیار کردہ ٹریکٹ

نام کتاب	قیمت فی عدد	فی سیکڑہ	نام کتاب	قیمت فی عدد	فی [illegible]
استری سدھار حصہ دوم	۔/	عا/	گائیتری منتر نظم فی عدد	۔/	عا
؍ ؍ ؍ سوم	./	عا/	سندھیا ارتھ ودھی	./	
انمول رتن وست وچار اردو	./	عا/	دھرم بھجناولی اردو	۔/	
پرمیشور کا نام گورکھی	۔/	عہ/	وید کا اپدیش گورکھی	۔/	

بے نظیر کیش شودھک مصالحہ
اس نئی قسم کے خوشبودار مصالحہ کے ساتھ سر دھونے سے سر کی تمام میل اور سکری دور ہو جاتی ہے اور سر میں
خشکی کا نام نشان نہیں رہتا۔ دہی صابن اور سر دھونے والی دیگر اشیاء کے مقابلہ میں نہایت سستی اور تاثیر میں
اعلیٰ درجہ کی ہے۔ یہ مصالحہ بیماری یا کسی سبب سے گرنے والے بالوں کی جڑوں کو مضبوط بنانے اور بڑھانے اور ریشم جیسا نرم بنانے
میں جادو کا کام دیتا ہے۔ جاڑے یا گرمی میں اس کے استعمال سے بال خشک نہیں ہوتے۔ یہ مصالحہ جاڑوں میں دماغ کو تر و تازہ اور
گرمیوں میں ٹھنڈا رکھتا ہے اور دماغ کی کمزوری کو دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک بار ضرور آزمائیے۔
جناب سردار ہری سنگھ صاحب ٹوہ مری سے لکھتے ہیں۔ کہ سر دھونے کا مصالحہ جو آپ نے روانہ کیا
ہے۔ بہت اچھا ہے۔ دو پیکٹ اور روانہ کر دیں۔
جناب سردار سنتوکھ سنگھ صاحب کھوٹہ سے لکھتے ہیں۔ میں آپ کے کارخانہ کا نام سن کر بہت مشکور
ہوں۔ کہ جنہوں نے لوگوں کی تکلیف دور کرنے کے لئے سر دھونے کا مصالحہ تیار کیا ہے۔ ایک ڈبہ بواپسی
روانہ کریں۔ اگر عمدہ ہوا تو اور منگوائیں گے۔
پھر دوبارہ یہی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ایک ڈبہ سر دھونے کا مصالحہ جو آپ سے طلب کیا۔ پہنچ گیا
براہ مہربانی ایک اور ڈبہ روانہ کر دیں۔
قیمت فی پیکٹ کلاں ۸ر خورد ۴ر محصول ڈاک ۳ر
ملنے کا پتہ :- دیوانچند مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ لوہاری گیٹ لاہور

مفت تقسیم کرنے کے لائق چند اردو ٹریکٹ

	سینکڑہ		سینکڑہ		سینکڑہ
دھرم پرچار	۱۲ ار	آریہ اودیش رتن مالا	۱۲ ار	آریہ سماج کیا ہے	۱۲ ار
ویدک دھرم سب سے افضل ہے	۱۲ ار	زیادہ بیمار کون ہے	۱۲ ار	گوشت انسان کی خوراک نہیں	۱۲ ار
اہنسا پرچار	۱۲ ار	آتمک بل	۱۲ ار	بابا نانک اور وید	۱۲ ار
نسخہ تباہی ہند	۱۲ ار	اودیا کا پہلا ڈنگ	۱۲ ار	" " دیانند	۱۲ ار
خدا کا خوف	۱۲ ار	" دوسرا "	۱۲ ار	سوراجیہ اور شانتی	۸عہ
وچتر برہم چاری حصہ اول	۸عہ	" تیسرا "	۱۲ ار	سوامی دیانند کا اودیش حصہ اول	۸عہ
رامائن سار	۱۲ ار	راج رشی بھوج	۶ ر	" " " دوم	۸عہ
دھوکے سے بچو	۱۲ ار	بھولا مسافر	۱۲ ار	بھوگ باد نمبر ۱	۱۲ ار
عیسائی مت کھنڈن	۱۲ ار	عیسائی مذہب سے سوالات	۶ ر	قانون کرم	۵ ر
شکھ کا ایک ماترا پاؤ	۵ ر	" میں نجات ناممکن ہے	۶ ر	عقائد اسلام پر عقلی نظر	فی
مادہ کی قدامت	۱۲ ار	پرشتوتر	۱۲ ار	مختلف نمبر	۱۲ ار
ڈاکو	۱۲ ار	ہم موت سے کیوں ڈرتے ہیں	۱۲ ار	آتم سکشا نمبر ۱	۱۲ ار
کیا سنسکرت ماتری بھاشا ہے	۱۲ ار	پاتر ۱۲ ار سینکڑہ جگناتھ لیلا	۱۲ ار	" " نمبر ۲	۱۲ ار
پاپ و پن	۱۲ ار	دیانند بیر رکھتری	۱۲ ار	دھرم سبھا سے پرشن	۱۲ ار
کیا دھرم سبھا شاستر ارتھ کر سکتی ہے	۱۲ ار	مسئلہ تناسخ	۱۲ ار	نیوگ اور اس کے دشمن	۱۲ ار
عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے	۱۲ ار				

یہ سب ٹریکٹ اور ہر پرکار کی ویدک سمبندھی پستکیں

وزیر چند شرما مینجر ویدک پستکالیہ لوہاری دروازہ لاہور سے طلب فرماویں

رسائن چوّن پراش چوّن پراش کے استعمال سے دماغ کی کمزوری، چھاتی کی کمزوری، آواز کا بیٹھ جانا اور دل کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

چون پراش۔ دمے اور پرانی کھانسی کے رفع کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

چون پراش۔ کے استعمال سے حافظہ بڑھتا اور دل و دماغ تر و تازہ ہوتا ہے۔

چون پراش کا استعمال تپدق کے لئے خصوصاً اور سل کے مریضوں کے بیماروں کیلئے عموماً مفید ثابت ہوا ہے۔

چون پراش ذائقہ میں خوشگوار اور لذیذ ہے۔ چوّن پراش کی قیمت رفاہ عام کیلئے کم رکھی ہے

مہایوگراج گوگل مہایوگراج گوگل کے استعمال سے جوڑوں کا درد۔ لقوہ گنٹھیا درد کمر۔ ہاتھ پاؤں کا کانپنا وغیرہ جملہ امراض ریح فوراً رفع ہوتی ہیں

مہایوگراج گوگل کا استعمال مثانے کی کمزوری کو دور کرتا اور خون بھی صاف کرتا ہے

مہایوگراج گوگل کا استعمال حیض کو درستی آنے اور مرد و عورت دونوں کے امراض متعلقہ کو رفع کرکے اولاد پیدا کرنے

بال صفا پوڈر اس کے چند منٹ کے لیپ سے بال بالکل اُڑ جاتے ہیں۔ نہ جلن نہ سوزش بلکہ جگہ نسبتاً ملائم نکل آتی ہے۔ نازک سے نازک جگہ پر اس کا استعمال کیجئے۔ چہرہ صاف اور بال کھونٹی تک ندارد۔ **قیمت فی پیکٹ چار تولہ کا چھ آنے (۶؍)** چالیس تولہ کا پیکٹ دو روپے آٹھ آنہ (عہ۲)

دانتوں کا خوشبودار منجن اس منجن کے استعمال سے دانتوں کی درد۔ جلن۔ مسوڑھوں کا پھولنا اور خون کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ جُملہ امراض رفع ہوتی ہیں۔ مُنہ سے بدبو دور ہو کر دانت چمکیلے اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور تمام دن مُنہ میں خوشبو رہتی ہے۔ **قیمت فی پیکٹ آٹھ آنہ (۸؍)**

ہر مرض کے علاج کے لئے ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کریں۔

پتہ:۔ وید راج پنڈت دھرم دیو گوّی بھوشن وید رتن لاہور

سودلیشی سارساپریلا مصفٰی خون یہ اعلےٰ درجہ کا مصفیٰ خون ہے۔ یہ نئے اور پرانے آتشک اور سوزاک کے گندے مادہ کو دور کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے بدن خوبصورت دماغ طاقتور کو جسم پھرتیلا ہوتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ اُن اصحاب۔ کے لئے جن کے رگ اور پٹھے اپنی نوجوانی میں اپنی لاپرواہی اور لاعلمی میں ناشائستہ حرکات سے نکمے اور ڈھیلے ہوگئے ہوں۔ اُن کے لئے جوہر اکسیر اعظم ہے۔ معدہ کی ہر قسم کی بیماریاں گولہ۔ تلی اور پیٹ میں گڑگڑ ہوتے رہنا و دیگر امراض پھوڑے پھنسی وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ یہ اعلےٰ درجہ کا ٹانک بھی ہے۔ قیمت تین شیشی تین روپے دے ۳ر)

قبض کشا گولیاں ان گولیوں کے استعمال سے دائمی قبض دور ہوتی ہے۔ نہ کسی قسم کی تکلیف اور نہ جلاب لگتا ہے۔ بلکہ رات کو سوتے وقت ایک گولی کھا کر سوجاؤ۔ صبح حاجت بافراغت ہوگی۔ قیمت ۳۲ گولی ۸ر

پردرانتک ڈی عورتوں کو اکثر کھانے پینے اور رہن سہن کی بے قاعدگی کی وجہ سے پردر روگ ہوجاتا ہے۔ جسے عام پنجابی میں لوپن انگریزی میں لیوکوریا اور فارسی میں جریان الرحم کہتے ہیں۔ اور جس کی وجہ سے اُن کو سفید۔ پتلی۔ نیلی یا کالے رنگ کی رطوبت بہتی ہے۔ یہ بیماری عورتوں کو نہایت کمزور کردیتی ہے۔ اور اولاد کے قابل نہیں رہنے دیتی۔ جس طرح سے لکڑی کو گھن لگ جاتا ہے۔ اسی طرح سے یہ بیماری عورتوں کو اندر ہی اندر کھوکھلا (کمزور) کردیتی ہے۔ مریضہ شرم کے مارے کسی کو نہیں کہتی اور بیماری دن بدن ترقی کرتی جاتی ہے۔ اس بیماری کے لئے یہ مجوبہ گولیاں ہیں۔ قیمت ایک ماہ کے لئے چار روپے دللعہ)

ہر مرض کے علاج کے لئے ہمیشہ ذیل کے پتہ سے خط وکتابت کریں

پتہ:۔ ویدراج پنڈت دھرم دیو گوی بھوشن ویدرتن لاہور

ارش ناشک ٹکیا خونی علاج بواسیر کا یہ مجرب گولیاں مرض بواسیر کے مریضوں کیلئے اکسیر کا کام دیتی ہیں۔ بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی یہ دونوں کیلئے مفید ہیں اعلےٰ درجہ کی مصفے خون اور قبض کشا بھی ہے ان کے چند ہفتوں کے استعمال سے بواسیر بالکل جاتی رہتی ہے قیمت بھی کم اور فائدہ عظیم ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے تین روپے (سے) فی ہفتہ ایک روپیہ (عہ)

امرت سندھو یہ چھوٹی سی شیشی بچوں جوانوں۔ عورتوں۔ بوڑھوں کی امراض کے دفعیہ کیلئے اکسیر کا کام دیتی ہے اس کا استعمال سر درد۔ کان درد۔ داڑھ درد جوڑوں کا درد۔ پیٹ درد۔ چھاتی درد۔ ہیضہ۔ زکام۔ کھانسی قبض۔ قے وغیرہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بھڑ بچھو اور سانپ کے ڈنگ پر اس کی مالش کرنے سے فوراً آرام آتا ہے۔ اس کی ایک شیشی ہر ایک ڈاکٹر۔ حکیم۔ عطار وغیرہ کے پاس اور بال بچوں والے گھروں میں ہمیشہ موجود رہنی چاہیے۔ قیمت فی شیشی کلاں عہ خورد ۸؍

جورانتک بٹی ان گولیوں کے استعمال سے پورانے سے پورانا بخار خواہ تیجا۔ چوتھیا یا روزانہ ہو فوراً دور ہوتا ہے قیمت فی شیشی ۸؍

لون بھاسکر چورن اس چورن کے استعمال سے تھوڑے دنوں کا پیٹ کا گولہ اور تلی فوراً دور ہوتی ہے۔ پرانی سنگرہنی کے دور کرنے میں اکسیر ثابت ہوا ہے اس کے علاوہ درد شکم بدہضمی کھٹے ڈکاروں کا آنا غذا سے نفرت وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ قیمت فی پیکٹ ۲ تولہ ۸؍

طلاء روغن بلراج تیل جو بچپن کی غلط کاریوں سے نسوں میں پانی پیدا ہو جاتا ہے۔ یا جوانی کی بے اعتدالیوں سے رگیں سست پڑگئی ہوں۔ اس تیل کی مالش سے تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عگار)

ہر مرض کے علاج کے لئے ہمیشہ ذیل کے پتہ پر خط وکتابت کریں

پتہ:۔ ویدراج پنڈت دھرم دیو کوی بھوشن وید رتن لاہور

طاقت کیلئے عجیب و غریب و بینظیر گولیاں

بلراج بٹی

بلراج بٹی ۔ معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہے اور کمزور پٹھوں کو طاقت بخشتی ہے۔

بلراج بٹی ۔ طاقت کو بڑھاتی اور اعضائے رئیسہ کو مضبوط کرتی ہے۔

بلراج بٹی ۔ قوت حافظہ کو تیز کرتی ہے اور صاف خون پیدا کرتی ہے

بلراج بٹی ۔ احتلام کو مسدود کو از سر نو زندگی بخشتی ہے

بلراج بٹی ۔ عورتوں کی شکایات متعلقہ حیض کو دور کرتی ہے اور پیشاب کے بار بار آنے کو روکتی ہے۔

بلراج بٹی ۔ پیشاب کا رک رک کر جلن سے یا خون کے ساتھ آنے کو بند کرتی ہے۔

بلراج بٹی ۔ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتی اور متواتر استعمال عینک لگانا بند کرتی ہے۔

بلراج بٹی ۔ سب مزاجوں کے موافق اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

بلراج بٹی کی قیمت ۳۰ گولی عہ محصول ڈاک علاوہ

سر کی جملہ امراض کے لئے خوشبودار

چندر مکھی سوگندھت تیل

چندر مکھی تیل کے استعمال سے دماغ ہر وقت تر و تازہ اور ٹھنڈا رہتا ہے۔

چندر مکھی تیل کے استعمال سے بالوں کا گرنا سفید ہونا و سکری کا جمنا دفع ہو جاتا ہے۔

چندر مکھی تیل کے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ چمکدار اور خوبصورت رہتے ہیں۔

چندر مکھی تیل کا استعمال طالب علموں پروفیسروں وکلا اور دیگر دماغی کام کرنیوالوں کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے

چندر مکھی تیل کے استعمال سے سر درد ۔ پاگل پن اور گنج وغیرہ امراض فوراً رفع ہو جاتی ہیں۔

چندر مکھی تیل کا استعمال مستورات خاص شوق سے کرتی ہیں ۔ کیونکہ اس کی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو ہر وقت معطر رکھتی ہے۔

چندر مکھی تیل کی قیمت فی شیشی ۱۲ مقرر کی گئی ہے۔

اگر آپ بیماری اور پیچیدہ امراض میں مبتلا ہیں ۔ تو ذیل کے پتہ پر اپنا حال لکھ کر مشورہ مفت حاصل کریں۔

مفصل پتہ :۔ سند یافتہ ویدراج پنڈت دھرم دیو ویدرتن کوی بھوشن کوچہ گجراں گمٹی بازار لاہور

نیک مردوں کیلئے قابل قدر دھارمک کتب

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
سورگ کی سیڑھی	۳/	ایشور کا ملاپ	۴/
مکتی کا ست گیان	۵/	آریہ جیون	۴/
بچوں کی تربیت	۵/	عورت کی بزرگی	۴/
دُنیا کے نو مہا پرش	۵/	شہیدی گنج	۵/
سچی دیویاں	۶/	سچی ماتائیں	۴/
کیا دروپدی کے پانچ خاوند تھے؟	۶/	ایشور چندر ودّیا ساگر	۸/
راجستان کی بیر رانیاں	۶/	سوانحعمری کرشن کماری	۴/
دھرم بیروں کے درشن	۸/	،، تارا دیوی	۴/
مہابھارت مصنفہ اُفق	۸/	،، ارمان بالی	۴/
ٹاڈ راجستان ،،	۸/	،، مہاراجہ پرتھوی راج	۸/
آرین عظمت	۱۲/	محبّانِ ملک	۸/

نوٹ :- ہمارے ہاں سگندھت ہون سامگری اور خوشبودار عمارہ دھوپ ملتا ہے
سامگری درجہ اوّل ۔ درجہ دوئم ۔ درجہ سوئم دھوپ درجہ اوّل
۱۰/ فی سیر ۸/ فی سیر ۶/ فی سیر ۴/ فی سیر
تھوک کے خریداروں کو فی صدی کمیشن بھی دیا جاویگا۔

المشتہر

منیجر بھارت وستو پُستکالیہ سوتر منڈی لاہور

گُرمریادا

حصّہ اوّل

گُروں کی شادیاں

مصنفہ

سردار کشن سنگھ صاحب

جسے

ورمن اینڈ کمپنی سوداگران کتب و پبلشرز

مطبع آریہ سٹیم پریس میں باہتمام لالہ [illegible] نے

بنگالی سورما

قیمت صرف ۶/

جسمیں ایک بنگالی جانباز کی داستان نہایت موثر پیرایہ میں درج
جس نے اپنے آپ کو جان جوکھوں میں ڈال کر بھی اپنے فرض کو پورا کیا
اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بنگالی لوگ کسطرح خفیہ پولیس
میں ملازم ہو کر بھی ملکی سیوا اور جاتی ہت کرتے ہیں اگر آپ بھی خواہ قوم و ملک
اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ ورمن کمپنی وچھووالی لاہور سے منگوائیں

ہمارے

کتب خانہ سے ہر قسم کی مذہبی۔ ملکی یا اخلاقی تواریخی
و علمی کتب اردو۔ ہندی۔ گرمکھی۔ سنسکرت و انگریزی
میں ہر وقت بارعایت مل سکتی ہیں۔

ورمن اینڈ کمپنی سوداگران کتب و پبلشرز وچھووالی لاہور

نوٹ تاجران کتب کو خاص رعایت دی جاتی ہے

ست سری اکال

گروؤں کی شادیاں ہندو ریتی سے ہوئیں

سکھوں کے جتنے گرو یا ان کے رشتہ دار ہوئے ہیں سب کی شادیاں ہندو ریتی الانسار برہمنوں کی معرفت ہی ہوئی ہیں۔ اور یہ بات سکھوں کی سب پستکوں سے اچھی طرح ثابت ہے۔ کہ کل کے بعض نئے سکھ جو اپنے آپ کو ہندوؤں سے الگ خیال کرتے ہیں۔ وہ یہ عذر پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ گرو نانک دیو ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوئے تھے۔ اور ان کی شادی ان کے پتا نے اپنی ریتی الانسار ہی کرائی تھی۔ اور سکھوں کا فرقہ اس کے بعد شروع ہوا۔ اور گرو انگد دیو جی بھی جب گرو نانک دیو سے ملے۔ تو اس وقت ان کی شادی بھی ہو چکی تھی۔ اور گرو امرداس جی بھی جب ہمارے گروؤں سے آ کر ملے۔ تو اس وقت ان کی عمر ۶۲ سال کی تھی۔ اور وہ بیشتر اس کے شادی شدہ تھے۔ اس لئے ہم ان تینوں گروؤں کی شادیوں کو پرمان نہیں مانتے۔

اس سے ان کے اس عذر لنگ کا خیال رکھتے ہوئے اب دیکھنا یہ

ہے۔ کہ آیا ان تینوں گروؤں کے بعد کے گرو صاحبان کی شادیاں کہاں
کن لوگوں سے اور کس ریتی سے ہوئیں۔
چوتھے گرو شری رام داس جی مہاراج کی سگائی و شادی کی بابت
سکھوں کی معتبر تواریخ اتہاس گرو خالصہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اتہاس گرو خالصہ کرت گوبند سنگھ کے صفحہ ۸۵ پر لکھا ہے۔
"ایک دن کا برتانت ہے۔ کہ شری گورو امرداس جی کی استری ما(تا)
رام کوری جی نے اپنی پتری بی بی بھانی جی کے بواہ کا پرستاؤ کیا
شری گرو امرداس جی نے پروہت کو بلا کر انتاپور (محل) میں بھیجا
کہ یوگتا کے انوسار پوچھ بھال کر کہیں لڑکا نشچے کراؤ۔ پروہت
نے انتاپور میں جاکر ماتا جی سے پوچھا تو انہوں نے کہا۔ جیٹھا نام لڑکا جو
رامداس نامی شری گرو جی کے چرنوں میں سیون کیا کرتا ہے۔ بس اسی کو داماد
ہی ہونا چاہئے۔ پروہت نے ماتا جی کا کتھن شری گرو جی کو آ کر سنایا
تو شری گرو جی پرسن ہو کر کہنے لگے۔ کہ اور بھی اچھا ہوا۔ اب دور جانے
کا کیا کام ہے۔ اسی وقت شری گورو جی نے اپنے سیوک رامداس
بلا کر پوچھا۔ کہ تم کو کچھ اپنے جاتی گوتر کا بھی گیان ہے۔ شری گرو رامداس
نے کہا۔ کہ گرو جی میرا پتا تو میری چھوٹی ہی عمر میں مر گیا تھا۔ اس لئے
میں ٹھیک طرح سے کچھ نہیں۔ پر تو اتنا مجھ کو ماتا یاد ہے۔ کہ ہم سوڈھی
سنگھ کھتری ہیں۔ شری گرو جی نے انتاپور سے سو کیا رکھ کر اسی دن

کی ماتا کو لڑکی کی سگائی کے شگن کا سماچار لاہور میں بھیج دیا۔ اور تھوڑے سے دن پیچھے سمت ۱۶۱۲ بکرمی میں بی بی بھانی کا شری گرو رامداس جی سے بواہ کر دیا۔

اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ گرو جی نے ہندو رواج کی برابر پیروی کی۔ اول پروہت کی معرفت سگائی کرائی۔ دوسرے جاتی گوتر بھی اچھی طرح دریافت کر لیا۔ اور ہندوؤں کی رسم انوسار شگن بھی لڑکے کی ماتا کے پاس روانہ کیا۔

گرو ہرگوبند کی سگائی و شادی

گرو ہرگوبند صاحب کی جب سگائی آئی تو عورتیں ساری رات گاتی رہیں اور ان کی یہ خواہش تھی۔ کہ کب دن چڑھے۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں کیا دیکھیں۔ گربلاس چھیویں بادشاہی صفحہ ۱۸۰ پر لکھا ہے

ਹਰਿਗੋਬਿੰਦ ਕਬਿ ਨੈਨ ਨਿਹਾਰੈਂ।
ਸਗਾਈ ਦੇ ਨਿਤ ਹੁਣੀ ਚਹਿਆਰੈਂ ॥੩੪॥

ہرگوبند کب نین نہاریں سگائی کا ٹیکا جیہہ جا گھر ہے

ਤਿਹ ਬਿਧ ਨੈਨ ਨਿਹੋਰ ਕਰ ਸਮਝੇ ਹਿਰਦੈ ਸੁਜਾਨਿ। دوہا
ਜਾਨੇ ਨਿਸਚਾ ਤਾਮ ਦੈਨ ਹੈ ਅਸਹਨਕਰਿ ਕਲਯਾਨਿ

دوہا۔ یہ بدھ چین تیت کر کھو لیے سُجان ۔ چڑھے دن ہم دیکھیں ٹیکا سگائی ما دہ

جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ تک سگائی کا گرو گھر لگا ہے۔ اور ٹیکا آگی

چوپائی میں یہ ذکر ہے۔ کہ اس طرح گاتے ہوئے رات گذر گئی۔ سورج نکل آیا۔
پُرش استریاں کے چِت پرسن ہو گئے۔ وہ خوشی کے گیت گانے لگے

فقرہ چوپائی

ਰੂ ਆਤਮ ਮਨ ਹਰਖ ਦੁਧਾਰੇ। ਇਮ ਜੋਤ ਕੀ ਸੀਸ ਕਰਾਏ
ਤ ਕੀਤ ਖੁਸ਼ੀ ਤਿੰਹ ਕਾਲਾ। ਤਬੈ ਜੋਤ ਕੀ ਬਰਨ ਉਜਾਲਾ॥
ਰਸ ਆਜ ਉੱਤਮ ਪੂਤ ਜਨੋ। ਅੱਪਣ ਸੁਣੀ ਸਭਹੀ ਮਾਨੋ।
ਤ ਘੜੀ ਰੈਨ ਬਹੀ ਸਿਧਾਰੇ। ਕੋਲੀ ਸਕਲ ਤਬੈ ਸੁਖ ਪਾਏ
ਆਨੰਦ ਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਹੋ ਮਹਿਮਾ ਕਹਤ ਮੰਗਲਾਚਾਰ ਸੁ ਜੀ ਜੋ।
ਪੌਤ੍ਰ ਲਿਵ ਮੰਗਲ ਆਦੀ ਸਭੇ ਸਮਸਤ ਮੰਗਲ ਕਰ ਧਾਰਿ॥

گرارجن من ہرکھ سدھاکے ۔ دہر ویر جوتکی لین ہکارے
جگت ریت پوچھی تنہہ دارا ۔ تبے جوتکی بچن اچارا
ویاس آج اتہ ریکہہ جانو ۔ گھڑی شبھ ستبھی مانو
سلت گھڑی دن ہر شبھ نہارو ۔ جوتی سگن تبے تم دھارو
تبے ارجہ کر دیں کینو ۔ ان کن دست منگائے سولینو
سبھ شبھ سکوم شکت آئے ۔ سبھ سگن من میں ہرکھائے

ش ٦٦ ادھیار پانچ صفحہ ۴۸

دوہرا

ਤੋ ਆਦਿ ਇਕੱਠੇ ਭੂਏ ਮਹਾਂ ਆਨੰਦ ਅਪਾਰ।
ਹੈ ਪ੍ਰਸਾਦੋ ਬਿੰਧੁ ਸੋ ਨਾਰੀ ਸੁਤ ਕਿੰ ਦਾਰ

ਗੰਗ ਚੌਕ ਪੂਰਨ ਕਿਯੋ ਹਰਿ ਗੋਬਿੰਦ ਸੁਖ ਖਾਨ ।
ਪਹਿਰ ਸਰੀਰ ਪੁਸ਼ਾਕ ਕੋ ਪਟੜੀ ਪਰ ਪਗ ਠਾਨ ॥

سبھے آئے اکٹھے بھئے من ہیں آنند ہان — تبھے بلاوید پیر سونالی کیت منڈ داراں
گنگ چوک پورن کیو ہرگوبند سکھ کہان — پہر توپ پوشاک کو پٹڑی پر پگ ٹھان

ش ۹۲ ر۵ ص ۸۴

جس وقت یہ کریا ہونے لگی۔ تب دہلی سے ایک سکھ نے آکر خط دیا اور عرض کی۔ کہ پہلے یہ خط پڑھ لیں۔ پھر سگائی کرنا۔ خط پڑھنے کے بعد گرو جی نے کہا۔ کہ ہم یہ سگائی نہیں کرینگے۔ ساری سنگت حیران ہو کر بیٹھ رہی تھی۔ کہ اتنے میں ڈلے کا رہنے والا نرائن داس کھتری اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور ہاتھ جوڑ کر نہایت ہی نمرتا سے عرض کی۔ کہ مہاراج میں بہت غریب ہوں۔ میری سات برس کی لڑکی ہے۔ اس کی سگائی لے لیجئے اور شری ہرگوبند جی کی داسی بنا لیجئے۔

شلوک

ਸੋ ਸੁਨ ਗੁਰੂ ਅਰਜਨ ਸੁਖ ਪਾਯੋ । ਧੰਨ ਜਨਮ ਤਿਹ ਮੁਖਹੁੰ ਅਲਾਯੋ ॥ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰ ਨਾਨਕ ਕੋ ਆਗਿਆ ਭਈ । ਕਰੋ ਰੀਤ ਅਬ ਦੇਰ ਨ ਭਈ ॥

یوں سن گرارجن سکھہ پائیو — دھن جنم تہنہ مکھوں الایو
شری گرو نانک کو آگیا دئی — کرو ریت اب دیر نہ بھئی۔

ش۔ ۹۵ ر۵ ص ۸۶

میں لینا - ایک چھوڑ بھی دو ئے سگائی - ش ۹۷ ص ۸۷
اس کے بعد شری گرو جی نے آگ سب کو دیئے - باجے بج رہے
تھے - ہر طرف خوشیاں سنائی جا رہی تھی - کہ نرائن داس نے عرض کی
کہ ہے کرپا سندھو مہر کر پا کر کے ساہا ابھی لیجیے اس میں دیر نہ کیجیے

شلوک

ਸੰਗਤ ਦਿਨ ਕੇਰ ਤਜ ਸੁਹਾਈ ; ਸੋਢਹ ਸਕਲ ਸਾਜੈ ਬਹੁਤਾਈ ।
ਗਾਵਤ ਮੰਗਲ ਗੀਤ ਸਭ ਜੋਈ । ਦੂਲਹ ਸਿੰਧ ਨੈ ਆਨੰਦ ਹੋਈ ।।

شری گرو جی کو کہا سنائے - سو و صو ساہا ابھے بنائے - گن گن ہشتر گرد
سب جوئی - دیا سندھ کو ایسے گوئی - ش ۱۰ ص ۸۸

دوہرا

ਧਾਤ ਬਸਤ੍ਰ ਪ੍ਰਭੂ ਕੀ ਧ੍ਰਾਨੇ ਆਯ ਦਿੱਵ ਸਾ ਗੈਰ ਧਾਇ ।
ਦੋਇ ਮਾਸ ਆਧ ਬੀਤ ਹੈ ਸੁ ਲਤ ਸਗੋ ਕਰ ਬਾਹਿ ।।

ساہا شبھ پرکھ جی سنو ناکھہ دو دیس پیائی   دو لی داس سب بیج ہے سُنت سبھے ہرکھائی
ش ۱۰۲ ص ۸۸ ادھیا ۵

گرو ہرگوبند صاحب کی شادی

جب گرو ہرگوبند صاحب کی برات ڈلے کے قریب پہنچی - تو نرائن داس
نے اپنے آدمیوں کو کھلانے پینے کا ایک پرکار کا سامان دے کر بھیجا - اور دو

سب لوگ گورو جی کے پاس نہایت نمرتا سے گئے - نہایت ادھینگی سے
سب کچھ پیش کیا۔ جیسے شری گورو ارجن دیو نے برات زیں تقسیم کر دیا۔ اس کے
بعد باجے بجنے لگے - اور شری گورو جی مہاراج خوش ہوکر برات سمیت شہر کو
چلے - اور آدر کی گئی

چوپئی

ਹਰਖ ਬਰਾਤ ਤਬ ਸਾਥ ਨਿਸ਼ਾਨਾ ਆਨੰਦ ਕਰੀ ਅਧਿਕ ਮਨ ਆਨਾ
ਏਤਾ ਧੰਨ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਬਰਖਾਯੋ ਮਾਨੋਂ ਮੇਘ ਸਾਵਨ ਕੇ ਆਯੋ
ਏਹ ਬਿਧਿ ਪੁਰ ਪਰਵੇਸ਼ ਤਬ ਕੀਨੋ ਅੱਛੀ ਠੌਰ ਸੁ ਡੇਰਾ ਦੀਨੋ

ہرکھ برات سب ساتھ نشاناں - آدر کری ادھک من آنا - ایہ دھن شری
گرو برسایو - سہنوں میگھ ساون کے آئیو - ایہہ بدھ پُر ویش تب کینو
اچھی ٹھور سو ڈیرا دینوں - ش ۱۲۸ ص ۵۱۹۳

اس طرح شہر کے سب لوگ برات کی جا کر رہے تھے - جب برات
کا ڈہکا ہو گیا - تو ملنی کی تیاری ہوئی

ਦੇਖ ਹੇਤ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰ ਹਰਖਾਏ। ਮਿਲਨੀ ਸਮਯ ਤਬੈ ਨਿਕਟਾਇ॥

۹۶ دیکھ ہیت سری گور کھائے ملنی سمے تبے نکٹائے

ਜਗਤ ਰੀਤ ਪੂਰਬ ਮੈਂ ਕਰੀ। ਬਹੁਰੋ ਪਰਨੇ ਬੁਲਾਈ।
ਨਾਰਾਇਣ ਦਾਸ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਕੋ ਮਿਲਨੀ ਹੇਤ ਬਿਠਾਈ॥
جگت ریت پرتھمے کرے بہور ویٹے بلائی - نارائن داس سری گرو کو ملنی
ہیت سدائی - ش ۱۷۱

چوپائی

ਬਾਜ ਬਜਾਵਤ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਆਏ। ਦਾਸ ਨਾਰਾਇਣ ਅਗ੍ਰਸਿ ਧਾਏ।
ਜਰੀ ਜੀਨ ਸੰਗ ਅਸ਼੍ਵ ਲਯਾਏ। ਭੂਖਨ ਬਸਤ੍ਰ ਅਨੇਕ ਧਰਾਏ।
ਬਹੁਤ ਅਸ਼ਰਫ਼ੀ ਊਪਰ ਵਾਰੇ। ਮਿਲੇ ਪਰਸਪਰ ਭੁਜਾ ਪਸਾਰੇ।
ਦਾਸ ਨਾਰਾਇਣ ਐਸੇ ਕਹਾ। ਹੌਂ ਸੇਵਕ ਤੁਮ ਸ੍ਵਾਮੀ ਮਹਾ।

باج بجاوے شری گوروآئے داس نارائن اگر سدھائے۔ جری
زین سنگ اشو لائے۔ بھوکھن بستر انیک دھرائے۔ بہت اشرفی اوپر وارے
ملے پرسپر بھجا پسارے۔ داس نارائن ایسے کہا۔ ہوں سیوک تم سوامی مہا

۱۷۲ ص ۹۳ و ۹۴

سب بھینٹ گروجی کے آگے رکھ کے گلے میں کپڑا ڈال کر نرائن داس
نہایت ہی مطیع ہو کر نمر ہو کر گروجی کے چرنوں پر گر گیا۔ سب برات
من میں حیران تھی اور تعریف کر رہی تھی۔ کہ ہماری سیوا اس نے نہایت
دل سے کی ہے۔ گرو ارجن صاحب نے ان کو اٹھا لیا۔ اور بہت دھیرج
دے کر اس کے چت کو شانت کیا۔ تب نرائن داس گھر کو آ گیا۔ اور شری
گورو ارجن دیو جی جنج سے (جنج کے ٹھہراؤ کی جگہ) کو گئے۔ اس کے بعد
نارائن داس نے برہمن کو گروجی کے پاس بھیجا۔ برہمن نے بڑے
اُتساہ سے جا کر گروجی کو آشیرباد دے کر کہا۔ کہ مہاراج اب سمے ہو گیا ہے
چلئے۔ یہ سن کر سب براتی تیار ہو گئے۔ باجے بجنے لگے۔ اور آتش بازی
چلنے لگی۔ برات چل پڑی۔ آگے آگے آتشبازی چل رہی تھی۔ شہر کے
لوگ کہتے تھے۔ کہ اس رات کے بڑے بھاگ ہیں۔ شری ہرگوبند جی گھوڑ
پر سوار تھے۔ سورج کی طرح چمکتا ہوا سہرا ان کے سر پر جھول رہا تھا۔

عورتیں مرد شری ہرگوبند کو دیکھ دیکھ کر گدگد پرسن ہو رہے تھے۔ اس طرح
چلتے ہوئے سنارائن داس کے گھر پہنچے

دوہرا

ਜਗ ਮਰਜਾਦ ਕਰੈ ਤਬੈ ਬੇਦੀ ਧਰੀ ਬਨਾਇ
ਬਿਪ ਬੀਰ ਬੈਠਤ ਭਏ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰ ਮਨ ਸੁਖ ਪਾਇ

جگ مریادا کرکے تبھے ویدی دہری بنائے   بپر بند بیٹھت بھئے سری گورو من سکھ پائ

ش ۱۹ اص ۹۴ ۱۹۵ دوہیر

چوپائی

ਦਯਾਸਿੰਧ ਗੁਰੂ ਅਰਜਨ ਦੇਵ ਜਗਤ ਰੀਤ ਸਭ ਕਰੀ ਅਭੇਵ
ਜਾਪੀ ਬਿਪ੍ਰ ਲਗਨ ਜਿਨ ਲੇਯੋ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰ ਅਰਜਨ ਤਬੈ ਨਿਬੇਰੋ
ਹਰਿ ਗੋਬਿੰਦ ਤਬ ਲਾਵਾਂ ਲੀਨੀ ਪਾਨ ਗ੍ਰਹਨ ਬਿਧ ਸਭ ਹੀ ਕੀਨੀ
ਸ੍ਰੁਤ ਤ੍ਰਿਯਾ ਮਿਲ ਮੰਗਲ ਗਾਵਤ ਮੰਗਲ ਗੀਤ ਅਧਿਕ ਛਬ ਪਾਵਤ

دیا سندھ گرو ارجن دیو۔ جگت ریت سب کری ابھیو۔ ۔ جپ لاک جنیہ لیو
سری گر ارجن تبھے نبیرو۔ ہرگوبند تب لانواں لینی۔ پان گرہن بدھ سب ہی
کینی۔ شرتہ نی ابلامن گاوت چنگل گیت ادھک چھب پاوت۔ ۱۰۰ ۱۹۵ ص ۹۴

اس طرح جب وید انوسار پنڈت شادی کرچکے۔ تو ہندو رسم کے مطابق
شری ہرگوبند جی کو گھر پہنچایا گیا۔ اور گورو ارجن صاحب جنج لیکے چلے گئے
عورتیں ہرگوبند جی کو دیکھ کر پرسن ہو رہی تھیں۔ دوسری رات جب گئی۔
(آج کل تو ہمیں خالصہ کو برہمن کے نام سے ہی غصہ آ جاتا ہے
تب برہمن بھوجن کے لئے بلائے گیا تھا۔ ۱۹۳ ص ۹۴ و بھوجن پرا

ਸਭੀ ਖਟ ਇਕੱਠੀ ਕਰੀ, ਕੰਨਿਆਂ ਵਰ ਇਕ ਠਾਇ।
ਪੁਨਿ ਰੋਦਨ ਮਹਸ ਕਰਾ, ਸਭ ਹਰ ਨਾਰੀ ਹਿਤਾਇ॥

سبی کنیّا اکٹھی کری کیا ور اکٹھائے - پنہہ ہنس رودن کرا سب ناری ہٹائے ش ۱۹۹
اس کے بعد دامودری جی کو ڈولا میں بٹھایا گیا۔ سب لڑکیاں اس سے گلے
مل مل کر رو رہی تھیں۔ پھر ملنے سے لڑکیوں کو ہٹایا گیا۔ اور ماتا جی نے
دامودری سے کہا۔ کہ آخری فقرہ چوپائی

ਕਹਾ ਮਾਤ ਪੁਤ੍ਰੀ ਚਿਤ ਕਰੀਓ। ਪਤਿ ਪਰਮੇਸਰ ਸਮ ਚਿਤ ਧਰੀਓ
کہا مات پتری چت کریو۔ پت پرمیشور سم چت دھریو ش ۲۰۰
ਹਰਿ ਗੋਬਿੰਦ ਤਬ ਸਾਸ ਕੇ ਲਾਗੇ ਚਰਨੀ ਜਾਇ।
ਬਹੁ ਸਿਖਯਾ ਤਿਸ ਨੇ ਦਈ ਪੁਨ ਅਸੀਸ ਮੁਖ ਗਾਇ।
ہرگوبند ساس کے لاگے چرنے جائے۔ بہو سکھیا تس نے دئی پن اسیس مکھ گائے
ش ۲۰۱ ص ۹۶

اس کے بعد برات چل پڑی۔

ਚਲੀ ਬਰਾਤ ਅਧਿਕ ਛਬਿ ਪਾਵਤ। ਡੋਲੇ ਪਰ ਬਹੁ ਧਨ ਬਰਖਾਵਤ
ਸਭ ਪੁਰ ਸਗਰੀ ਆਤ ਉਜਾਰੀ। ਐਸੀ ਬਰਾਤ ਨ ਨੈਨ ਨਿਹਾਰੀ

چلی برات ادھک چھب پاوت۔ ڈولے پر بہو دھن برکھاوت
سبہی بات ادجاری - ایسی برات نین نہاری ش ۲۰۲
جب برات اپنے گھر واپس آئی۔ تب ماتا جی نے جل وارنا کرکے

پیا۔ اور دوسری بڑی عورتوں سے پوچھکر کل ریت کی ش ۲۲۰ و ۲۲۱

ص ۹۸ ر ۵

گرو ہرگوبند صاحب کی دوسری شادی

یہ لڑکی گورو ارجن صاحب کے سورگ باش ہونے کے بعد ہوا
دوسری سگائی ہری چند کر گیا تہا جس کا پہلی سگائی کے ساتھ ذکر
آچکا ہے۔ اب اس نے شادی کی تیاری کی۔

شلوک

ماہ پھگن میں ہری چند نے بواہ کا آرنبھ کیا ۹۲۷ (ص ۱۹۷)

دوہرا

ਸੁਭ ਗ੍ਰਹ ਸਾਜ ਬੋਧ ਕੈ ਪੰਡਿਤ ਦਿਯ ਸੁਧ ਪਾਇ ।
ਮਾਤਾ ਗੀਗਾ ਕੇ ਨਿਕਟ ਤਬ ਕਰੀ ਬਿਨਤ ਅਬ ਜਾਇ ॥

شبھ گرہ ساہا سودھ کے پنڈت دیپ سکھ پائے
ماتا گنگا کے نکٹ تب کری بنتی ادھکائے ش ۹۲۸ ص ۱۹

ਬਿਪ ਮਾਤ ਕੇ ਨਿਕਟ ਸਿਧਾਏ । ਨਮਸਕਾਰ ਕਰ ਬੈਠੇ ਜਸ ਗਾਏ
ਆਸੀਸ ਮਾਤ ਤੇ ਸਾਤ ਸੁਨਾਈ । ਕਿਸਾ ਪ੍ਰਥਮ ਸਗਾਈ ਕਾਈ

دیپ ماتا کے نکٹ سدھائیو۔ نمسکار کر بیٹھ جس گائیو۔ آسیس ماتا کو بات
ناتی۔ بیاہ کے پرتھم ساہا سکھ پائی ش ۹۲۹

ਸੁਨ ਮਾਤਾ ਮਨ ਆਨੰਦ ਧਾਰੀ । ਦਾਨ ਦੀਨ ਬਿੱਪਨ ਕੋ ਭਾਰੀ
ਕਰ ਆਇਸ ਬਹੁ ਬਾਜਨ ਬਜਵਾਈ। ਗਾਵਤ ਅਬਲਾ ਹਰਖ ਧਰਾਈ

سُن ماتا من آنند دھاری - دان دین دِپن کو بھاری - کر آئیس بہو باج بجائی
گاوت ابلا ہرکھ دہرائی - ش ۲۰ ۹ ر ۸ ص ۱۹۲

اس کے بعد ماتا جی سے پوچھ کر سب کام گرو جی نے کئے - بھاجی دُکر
سب رشتہ داروں کے ہاں آدمی بھیجے - اپنے نانکے گاؤں میں اپنے سرال
ڈلّے میں گوبندوال اور کنڈور میں بھاجی بھیجکر کہا - کہ ان کو ساتھ لے
آؤ - وہ سب کو ساتھ لے آئے - سب نے آکر شری گرو جی کا درشن
کیا - بواہ سامگری سب رچی گئی - اور جگت ریت کی گئی - آتشبازی منگائی
گئی

کبت

ਜਗਤ ਰੀਤ ਹੋਤੀ ਕੀਨ ਗੁਰ ਆਪ ਸੋਈ ਕਮੀ ਕਹ
ਕੀਨ ਸੰਗ ਪੂਛ ਕੈ ਵਿਵਾਹ ਹੈ ।

جو جگت ریت ہوئی کین گُر آپ سوئی کی کون جنہیں پوچھ کو بواہ ہے -
بلجنج سے ہیں عورتیں خوشی سے گیت گا رہی ہیں - بواہ کی خوشی
میں ماتا جی دان دے رہی ہیں - شلوک

ਸਭੀ ਰੀਤ ਕੀਨ ਜਾਨ ਲੇਉ
ਪੁਨਿ ਤੁਮ ਕੀਜੀਏ ਤਿਆਰੀ ਸੁ ਬਰਾਤ ਚਲਬੇ ਕਾਜ ਹੈ ।

سبھی ریت کین جان لیو پیر دین تم کیجے تیاری سو برات چت چلنے ہے
ش ۸ ۱۳۰

دوہرا

ਵਿਵਾਹ ਬਸਤ੍ਰ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰ ਧਰੇ ਪੀਤਾਂਬਰ ਸੁਖ ਪਾਇ ।
ਬਰਾਤ ਤਿਆਰ ਤਤਛਿਨ ਹੁਈ ਬਾਜੇ ਅਧਕ ਬਜਾਇ

بواہ بستر سری گرُ دھرے پیتامبر سکھ پائے
برات تیار تت چھن بھئی باجے ادھک بجائے ش ۳۰۹ ص ۱۹۷

سب برات تیار ہو کر چل پڑی۔ سرگست شری گرو جی کے سر پر جھول رہا تھا۔ پہلی ببا کہہ کا دن ہے۔ شری گرو جی کے سر پر برشا کی طرح دھن برسایا جاتا ہے۔ ہری چند کو جب معلوم ہوا۔ کہ برات آگئی۔ تو اس نے پیشوائی کے لئے اپنے آدمی بھیجے۔ کہ ان کو لاکر جنج گھر اتار دیں شری گورو جی گھوڑی پر سوار تھے۔ ان کی خوبصورتی سورج کو مات کر رہی تھی۔

دوہرا

ਸਿਰਗਸਤ ਫਿਰੈ ਗੁਰੂ ਸੀਸ ਤਬ ਉਪਮਾ ਸਮ ਰਵ ਧਾਰ
ਭੁਵਨ ਬੁਲਾਏ ਗੁਰੂ ਨੈ ਕੀਨ ਰੀਤ ਜਗ ਸਾਰ ।

سرگست پھیرے گُرسیس تب جھا اسم جیب وھار
بھون بلایو گرُ کو کین ریت جگ سار۔ ش ۹۳۰ ۱ ص ۱۹۸

اس کے بعد ملنی ہوئی۔ بابا بڈھا اور ہری چند ملے۔ جو کہ دونوں سکے تپاسم تھے۔ اور ملنی کے بعد واپس جنج گھر چلے گئے۔ پھر بھوجن کے لئے بلائے گئے۔ بھوجن کے سمے عورتیں میٹھی میٹھی گالیاں دے رہی تھیں۔ اور وہ آہستہ آہستہ بھوجن کر رہے تھے۔ بھوجن کر کے جنج واپس جنج باسے آ گئی۔

گرو ہرگوبند صاحب کی تیسری شادی

ڈھالی جورا دی سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں دوارا نامی
کھتری گوتر مرواہا رہتا تھا۔ اس کی استری کا نام بھاگن تھا۔ ان کے
گھر کوئی سنتان نہ تھی۔ تب نارد جی ان کے گھر ایک سکھ کا روپ دھر
کر آئے۔ اور ان کی چنتا دور کرنے کے لئے انہیں گرو ارجن کے سیوک
بننے کا اوپدیش کیا۔ اور کہا۔ کہ تمہارے سنتان ہوگی۔ جو شری کا
اوتار ہوگی۔ اس کی تم نے گرو ہرگوبند سے شادی کر دینا۔ ان کے ہاں
لڑکی پیدا ہوئی۔ جب ۱۱ برس کی لڑکی ہو گئی تو مائی بھاگن نے اپنے پتی
سے کہا۔ کہ اب کوئی یوگیہ ور لڑکی کے لئے ڈھونڈنا چاہیئے۔ تب
پھر نارد جی سکھ کے سروپ میں آئے۔ تب دوارا نے کہا۔ کہ مہاراج میری
لڑکی اب ور پراپت کرنے کے یوگیہ ہو گئی ہے۔ کوئی [illegible]
تب نارد جی نے جو اس وقت سکھ کے روپ میں تھے کہا۔ کہ آدی شکت رکھیہ
جی لے چو اونکار ہے۔ سو سنو۔ پرم برہم جو گرو دیو ہیں۔ جو گرو ہرگوبند جی
کے روپ میں پرگٹ ہیں۔ جو پرتھوی کا بھار دور کرنے کے لئے اوتار
دھارن کرکے آئے ہیں۔ یہ آدی شکت ان کی استری ہے۔ تم اپنے گلے
میں کپڑا ڈال کر ان کو دے دیجئے۔ تب دونوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ کہ اب
ست گرو کہاں ہیں۔ تب نارد جی نے کہا۔ کہ اب امرتسر سے درشن کو
آئے ہیں۔ اب [illegible] میں ہیں۔ تم اسی جگہ گرو جی کو جا کر روک لو۔ نارد جی

سے ایسا سن کر دونوں نے صلاح کر کے

ਨਾਰਦ ਬਚ ਸੁਨਤੇ ਮਨ ਭਾਇਓ। ਕਰ ਸਲਾਹ ਇਸਤ੍ਰੀ ਪਠਾਇਓ
ਤਾਂਤੇ ਨਾਰਦ ਕੀਨ ਪਯਾਨਾ। ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਢਿਗ ਚਾਰ ਸੁਖ ਮਾਨਾ।

نارد جی۔ دوارے من بھلے۔ کر صلاح ونج تیہ پٹھائے تنت تے نارد
کین پیانا۔ شری گورو اور دھار سکھ مانا ش ۳۹۳ ۴ ر ۹ ص ۲۲۹
نارد نے گورو جی سے پرارتھنا کی۔ کہ مہاراج برہمن آپ کے لیے سگائی
لے کر آ رہا ہے۔ آپ کرپا کر کے اسے سویکار کیجیے۔ گورو جی نے اس
کی درخواست کو منظور کر لیا۔ اتنے میں برہمن آگیا۔ اس نے آگے آشیر
باد دے کر گلے میں کپڑا ڈال کر عرض کی

دوارکتری نے سگائی آپ کے لیے بھیجی ہے
آپ کرپا کر کے اسے سویکار کیجیے۔ ش ۹۸ ر ۹ ص ۲۲۹

اس وقت گورو جی نے برہمن ودوان کو بلایا۔ اور اس سے مہورت پوچھا
اس کا شلوک یہ ہے۔

دوہرا

ਇਮ ਸੁਨਕੇ ਗੁਰੂ ਜੀ ਪੁਨ ਤੇ ਉੱਤਮ ਸਾਜ।
ਮਹੂਰਤ ਭਲੇ ਸੁਨਾਇਕੈ ਕੀਨ ਕੌਨ ਸੁਖ ਸਾਜ

دسپر بار سے گورو جی پڑھتے اٹھ جان
مہورت بہار سنتے گے رت سکھ مان ش ۹۹ ر ۹ ص ۲۲۹ ر ۲

چوپائی

جان گو دھورسارات سندرجات چلے گرو باج سجبائی
سیس سرگست ایار لسے رتکی پر ہتاجن دیکھہ سجائی ۵۲۰ ص ۱۳۱ (۹۲۲

ਬੇਦੀ ਧਰੀ ਬਨਾਇ ਜਹਾਂ ਹਰਖਾਇ ਕੇ । ਬੰਦ ਬਿਪ ਕੇ ਚਰਨ
ਬੈਠ ਗੁਰ ਜਾਇ ਕੈ । ਤੀਨ ਰੀਤ ਤਾਹਿ ਅਧਿਕ ਸੁਖ ਪਾਇਓ ।
ਹੋ ਲਾਵਾਂ ਲੀਨ ਸੁਧਾਰ ਤ੍ਰਿਯਾ ਸੁਖ ਗਾਇਓ ।

ویدی دھری بنائی جہاں ہرکھائی کے۔ بند بپ کے چرن گرو جائے کے
تین ریت تاہین ادھک سکھہ پایو۔ ہولاواں لین سدھار تریا سکھہ گایو
ش ۱۲۱ ۵۔

ਸੰਮਤ ਸੋਲਹ ਸੈ ਹੁਤੇ ਔਰ ਛਤੀਸ ਜਾਨ ।
ਲਾਵਾਂ ਸਾਵਨ ਤਿਥ ਇਕੋ ਕੀਨੀ ਕ੍ਰਿਪਾ ਨਿਧਾਨ ।

۱۶۶۳
دوم را سمت سولہ سے بتئے اور چھتیس جان۔ لاواں دن پکھی کرپاندھان ۵۲۲
اس کے بعد لاگیوں کو لاگ دیا گیا۔ براتی جنج گھر آگئے۔ اور گرو جی گھر رہے
اس کے بعد کھانا کھلانے کو برات آئی۔ عورتیں میٹھی میٹھی بہت سی گالیاں
دیتی تھیں۔ براتی گالیاں خوش ہو کر سنتے تھے کیونکہ یہ منگل روپ سمجھی
جاتی تھیں۔ وہاں بہت منگل ہوتا رہا۔ پانچ دن برات رہی۔ پھر کیت کھسائی
گئی۔ اس کے بعد ڈولے پر سے روپیہ برسایا گیا جس پنڈت نے یہ
شادی کرائی تھی۔ اس کو گرو جی نے ایک گاؤں بخشا تھا جس کا شلوک یہ ہے

ਸਹਿਤ ਸਿੱਖ ਦਲ ਨਾਂ ਚਲੇ ਕੈਰਤ ਅਮਤ ਪੁਕਾਰ ।
ਕਰੈ ਕੈਥ ਗਾਥਾ ਕਰੈ ਲਿਲਕੈ ਗੁਰੂ ਦਰਬਾਰ ।

دوہرا۔ بھگت سنگھ تہہ تھاں کرے کوتک انک پرکار
ڈھیگ ہے گرنتھ تاکروں درج کو گُرو ہکار ۵۰۵ و۹۱ ص ۳۳۰

ਤ੍ਰੀਂਕੈ ਸ੍ਰੀ ਮੁਖ ਅਸ ਕਹਾ ਰਹੋ ਥਾਨ ਇਹ ਠੌਰ ।
ਤੋਰ ਬੰਸ ਸੁਖ ਪਾਇਹੈ ਨੈ ਜਾਇ ਪੂਜ ਸਿਰ ਮੌਰ ।

تاں کو سری مکھ اس کہا رہو تھان ایہہ ٹھور
توہ بنس سکھ پائے ہے یا ہی پوُج سرموُر ۵۰۶

ਅਤੇ ਦਰਸ਼ ਜੋ ਕਰ ਨਰ ਨਾਰੀ । ਮੰਗਲ ਸਦਨ ਪੁਤ੍ਰ ਪੈਚਾਰੀ
ਐਸ ਭਾਖ ਗੁਰ ਕੀਨ ਪਯਾਨਾ । ਦਿਪਚੰਦ ਕੋ ਠੌਰ ਅਸਥਾਨਾ

اور درس جو کر نر ناری - منگل سدن پُتر پے چاری
ایس بھاکھ گر کین پیانا - دیپ چند نہ ٹھور استھانا ۵۰۷

بابا گردتا کی شادی

گرو ہر گوبند صاحب کے بڑے بیٹے بابا گردتا کی سگائی بٹالہ میں کی
گئی۔ راما کھتری سہرن نے اپنی استری سکھ دیئی کو کہا۔ کہ بابا گردتا سے
اپنی لڑکی کی سگائی کر دیں۔ راما گرو ہر گوبند صاحب کے پاس گیا گلے
میں کپڑا ڈال کر نہایت غریب ہو کر عرض کی۔ کہ مہاراج آپ کرپا کر کے ہماری
رکشا کرو میری لڑکی اپنے لڑکے بابا گردتا کی داسی بناؤ۔ گرو جی نے
اُسے وصیر رخ دی۔ اور ماتا گنگا کے پاس آدمی بھیجا۔ انہوں نے کہلا بھیجا
کہ فوراً سگائی منظور کر لو۔ ذرا دیر نہ لگاؤ۔ اور دامودری جی اور لکھمی جی

لے بھی گرو کے محلوں سے کہلا بھیجا۔ کہ فوراً سگائی لے آیئے۔ جب بدھی چند
نے بابا گنگا کا سندیس گرو جی کو دیا۔ تب گرو مہاراج نے برہمن کو کہا۔

ਬੁਲਾਇ ਲਯੋ ਦਿਨ ਉਤਮ ਏਕ ਸੁ ਸੋਧ ਸਮਾਨ ਸਬ ਰੀਤ ਕਰਾਈ
ਰੀਤ ਕਰੀ ਜਗ ਜੋਇ ਹੁਤੀ ਇਕ ਰਾਮ ਤਬੈ ਅਤ ਸੋ ਸੁਖ ਪਾਇ

بلائے لیو دن اُتم ایک سُو سودھ سمان سب ریت کرائی۔
ریت کری جگ جوئی ہتی اک رام تھے ات سو سکھ پائی۔ ۴۳۶۴ ص ۲۳

ਤਬ ਬਾਬਾ ਮਨ ਨਿਰਖ ਕੇ ਗਿਤ ਕਰ ਬਾਜੇ ਬਜਾਲ।
ਕੀਨ ਤਿਲਕ ਹਰਖੇ ਸਭੈ ਬਾਜੇ ਬਜੰਤ ਉਤਾਲ॥

تب بابا من نرکھ کے گیت کر باجے بجال
کین تلک ہرکھے سبھی باجے بجنت اُتال ۵ ۶۳۵ ص ۲۳۸ ۹۱

چوپئی

بوہر چھپ جارا لکھ میں رہو۔ جیسے جے کا رہن تب کینو بابا نے پر ساد چھوہار
کری۔ تخت بندنا سرکت نصری۔ ۶۳۶

اس طرح بابا گرو نانک کی سگائی پوری ہوئی۔ اس کے بعد بابا نے سب
پرواروں کو اکٹھا کیا۔ اور ساہا چٹھی بھیجنے کا وچار کیا۔ اور سکھ دیئی جی نے
ساہا چٹھی جلد بھجوانے پر زیادہ زور دیا۔ جس پر اُنھوں نے لایق برہمن
کو ساہا سودھنے کے لئے طلب کیا۔ اور اس کے آگے پرشاد رکھکر
اور نمسکار کر کے عرض کی۔ کہ ساہا سودھ دیجئے۔ ش ۵۳۷ ص ۴۸ ۱۔ ۹

سری گورو دیج کا آدر کیتو نکٹ بٹھائے بھار شکھہ دیو پتا پوچھ کس وس
تے آئے ہاتھ جوڑ دِج ہنت الائے ۷۵۹

تب برہمن نے ہاتھ جوڑ کر یہ عرض کی - کہ (سچے پر بھو تین لوک کے
جاننے والے ہم سے آپ کیا پوچھتے ہیں) پر بھوجی مجھے راما نے آپ کی
سیوا میں شہر بٹالہ سے بھیجا ہے - اور آپ کے چرنوں میں یہ درخواست
کی ہے - اور اپنی لڑکی کا ساہا سدھا کر یہ چٹھی دی ہے - جس میں ام
با کھ شادی کے لئے مقرر کیا ہے جس کو گورو جی نے منظور کر لیا
جب گورو کے محلوں میں یہ خبر پہنچی - تو ماتا دھودری بہت پرسن ہوئی - اور گورو
جی نے اپنے سکھہ سیوک برہمن کی بہت خاطر کی - اور استریاں اس
موقعہ پر خوشی کے گیت گاتی رہیں - اور شادی کی تیاریاں شروع ہوئیں

سورٹھا

ਅਨਕ ਕੜ੍ਹਾਹੇ ਚਾ ਬਹੁ ਪਕਵਾਨ ਸੁ ਕਾਢਿਓ ।
ਕਰ ਦਿਜ ਮਾਨ ਅਪਾਰ ਦਾਨ ਦਰਬ ਕਰ ਬਿਦਾ ਤਬ ।

انک کڑاہے چاہو پکوان سو کاڈھیو - کر دج مان اپار دین ب بکرو داتب ۷۶۰ ص ۲۴۶

چوپائی

ਚਤਰਥ ਦਿਨ ਗੁਰ ਭੂਸੁਰ ਤੋਰਿਓ। ਦਾਨ ਮਾਨ ਦੈ ਹਰਖ ਨਿਹੋਰੇ ਓ
ਆਨੰਦ ਭਾਰ ਬਿਪ੍ਰ ਮਨ ਪਾਯੋ । ਸ਼ਹਿਰ ਵਟਾਲੇ ਰਸਿ ਸਿਧਾਯੋ

چترتھ دن گورو بھو سُر توریو - دان مان دے ہرکھ نیہوریو - آنند بھار بپر من پایو
شہر بٹالے اورسدھایو - ۷۶۱

برہمن کو دواع کرنے کے بعد گورو جی نے اپنے سب رشتہ داروں میں

بھاجیاں بھیجیں۔ اور ہر روز لڑکیاں گیت گاتی تھیں۔ اور وردھی چند کو
آتش بازی خریدنے کا حکم دیا۔ اور دوسری ہر قسم کی سمگری متعلقہ شادی
جمع کرنے کا حکم دیا۔ جو سہر گست تیار کیا گیا۔ وہ بڑا قیمتی اور خوبصورت تھا
۸۰ ص ۲۴۶ سویا

ਰੀਤ ਕਰੀ ਜਗ ਜੇਤ ਹੁਤੀ ਦਿਜ ਭੋਜਨ ਪਾਵਤ ਦਾਨ ਅਪਾਰਾ।
ਦੇਵਤਿਆਂ ਬਿਧ ਨਾਰਿ ਬਨਾਇ ਜੁਗਾ ਵਤ ਭੀ ਬਹੁ ਰਾਗ ਸੁਧਾਰਾ।
ਕਾਹੂ ਸਿਆਨ ਨ ਮਾਤ ਕਰੈ ਬਸ ਆਨੰਦ ਵਾਰਤ ਨਿਤ ਹਜ਼ਾਰਾ।
ਦੂਰ ਤੇ ਦੂਰ ਸੁ ਆਇ ਘਨੇ ਜਨ ਪੁਤ੍ਰ ਵਿਵਾਹ ਗੁਰੂ ਸੁਖਕਾਰਾ।

ریت کری جگ جیت ہتی دج بھوجن پاوت دان اپارا
دیوتیاں بپ ناربنائی جوگاوت بھی بہہ راگ سدھارا
کاہو سیان نہ مات کرے بس آنند وارت نت ہزارا
دور تے دور سو آئے گھنے جن پتر بواہ گورو سکھ کارا ۹۷ ص ۲۴۷

اسی طرح تین دن کے بعد برات کے چلنے کی تیاری کی گئی۔ اور برات
کے لیے عمدہ رتھ (پالکی) گھوڑے تیار کیے گئے۔ اور صبح ہوتے ہی برہمن
کو بلا کر برات چلنے کے لیے تیار ہو گئی۔ اور بابا گوردتا کو زرد کپڑے شادی
کے لیے پہنائے گئے۔ سب برات اور گورو جی سوار ہو کر چل پڑے۔
بابا گوردتا جب گھوڑی پر چڑھے۔ تو شلوک

ਬੀਬੀ ਬੀਰੋ ਤਤ ਛਿਨ ਆਈ। ਹਰਖਤ ਆਗੈ ਬਾਗ ਗਹਾਇ
ਭਾਰ ਮੋਲ ਕੈਨਾ ਦਦ ਜਾਇ। ਬਾਬ ਦੀਨੇ ਹਰਖ ਵਧਾਇ।

بی بی بیرو تت چھن آئی۔ ہرکھت آگے باگ گہائی۔ بھار مول کنٹھا دد جاگے

پایے ویسے ہر کہہ دھراسئے ۸۰۳

ਲੈ ਕੈਂਠਾ ਬੀਬੀ ਕੀ ਕਰ ਪਾਇ । ਫਿਰ ਜੀਵੈ ਮੁਖ ਕਹਾ ਸੁਨਾਇ ।

ਦਮੋਦਰੀ ਮਾਤ ਗੰਗ ਸਰਦਾਹੀ । ਮਾਤ ਨਾਨਕੀ ਬਹੁ ਸੁਖ ਪਾਈ ।

لے کنٹھا بی بی ہر کھائی - پھر جیو مکھ کہا سنائی - دمودری مات گنگ سرداہی

مات نانکی بہت سکھ پائی - ش ۸۰۴ ص ۸ ۴۴ ۳

اس طرح پر بیات روانہ ہوئی - راستے میں جب سلطان پور پہنچے

تو گورو جی نے ڈیرا کر دیا - اور ایک جگہ پر جا کر بیٹھ گئی - اور نمسکار کیا۔

اور بیٹھ گئے - تب سائیں اس نے کہا - کہ آپ کرپا کر کے مجھے بتلائیے۔

کہ یہ کس کا استھان ہے - اور کس غرض سے آپ یہاں بیٹھے ہیں اس

کی درخواست پر سری گورو جی نے فرمایا

سویا

ਤਾਂਹਿ ਬਿਨੀ ਸੁਨ ਦੀਨਦਯਾਲ ਕ੍ਰਿਪਾਲ ਭਏ ਬਚ ਯੋ ਸਮਝਾਏ

ਆਪ ਮੁਰਾਰ ਪਰ ਕਰਤਾਰ ਸੀ ਗੁਰ ਨਾਨਕ ਦੇਹ ਮਦਾਏ ।

ਸਾਂਤ ਕਰਾਇ ਪੁਜਾਇ ਜਿ ਉੱਤਮ ਧਾਰ ਭਲੇ ਪਟ ਪੀਤ ਸੁਹਾਏ

ਸੁਲਤਾਨ ਪੁਰੈ ਚਲ ਆਏ ਇਹਾਂ ਨਿਸ ਹੇਤ ਬਿਵਾਹ ਸਨਾਨ ਕਰਾਏ

تب ہی سن دین دیال کرپال بھئے بچ الیس الاسے

آپ مُرار پر پربھو کرتار سری گورو نانک تیج دھارے

سانت کرائی پُجائے وچ تم دھار بھلے پٹ پیت سہائے

سلطان پور م چل آئے ایہاں نس ہیت بواہ سنان کرائے

۸۱۹

دوہرا

ਇਵਾਦ ਵਸਤੂ ਇਹ ਠੌਰ ਧਰ ਬਹੁਰ ਬਟਾਲੈ ਆਇ ।

ਸਾਂਈ ਦਾਸ ਜੋ ਦਰਸ ਕਰ ਇਹ ਠਾਂ ਜਨਮ ਨ ਆਇ ।

بواہ وستراہ ٹھور دھر بہور بٹالے جائے

۲۴۹ سائیں داس جو درس کر اہ ٹھاں جنم نہ آئے ۔ ش ۸۲ و ص

سائیں داس یہ سنکر بڑا پرسن ہوا - اور وہ برات رات کو وہیں رہی

صبح برات بٹالے کی طرف چل پڑی جب بٹالا ایک کوس پر رہ گیا

تو برات ٹھہر گئی - راستے پکوان اور کھان پان کی اشیا وہاں پر پہنچی

دیں ۔ ش ۲۲ و ص ۲۵۰

سب جی کھانا کھا کر روانہ ہوئے - اور ہندو کنڈی رسم کے مطابق

آمدن کی گئی یعنی روپیہ ابا کر دولہا کے سر پر سے پھینکا گیا ۔

دوہرا

ਭਗਤ ਸਿੰਘ ਤੇ ਲਾਗੀਆਂ ਆਮਦਨ ਹੋਤ ਅਪਾਰ ।

ਰੰਗ ਰੂਪ ਅਨਗਨ ਭਏ ਦਾਰਦ ਸਗਲ ਕੋ ਦਾਰ ।

بھگت سنگھ تے لاگیاں آمدن ہوت اپار - رنگ روپ انگن بھئے دارد سگل

کو دار - ۳۰ ۸

ਪਾਵਸ ਸਮ ਬਰਖਾ ਧਨ ਹੋਈ । ਰਹਾ ਨ ਰੰਕਪੁਰੀ ਮਹਿ ਕੋਈ

ਨਗਰ ਪ੍ਰਦੇਸ਼ ਪੁਰੀ ਸੁਖ ਪਾਯੋ । ਨਰਨਾਰੀ ਦਿਖ ਅਨੰਦ ਧਰਾਯ

پاوس سم برکھا دھن ہوئی - رہا نہ رنک پوری مہیں کوئی - نگر پردیش

پوری سکھ پایو - نر ناری دکھ آنند دھرایو - ۱۳۱ ۸ ۲۱ و ص ۲۵۰

اس طرح آمن کرکے شہر میں پہنچ گئے۔ اور ایک مکان میں جاکر ڈیرا
کردیا۔ اور رات کے وقت گرو ہرگوبند صاحب ملنی کے لئے چلے۔ باجے
بجنے لگے۔ آتش بازی چل رہی تھی۔ جب اس دھوم دھام سے آگے
بڑھے۔ تو شلوک

ਗਹ ਅੰਚਰ ਧਰ ਰਾਮਾ ਅਰਾਧਿਸਿਧਾਰੇ । ਭੂਖਨ ਪਟ ਤੈ ਦਾਸੀ
ਤੋਦਾ ਲਿਆਇਓ । ਕਹਿ ਦਿਜ ਮਿਤ੍ਰ ਗੁਰ ਅੰਗ ਏਕ ਨਹਿ
ਜਾਨੀਏ । ਹੋ ਰਾਮੋ ਕੀਨ ਉਚਾਰ ਦਾਸ ਮਮ ਜਾਨੀਏ ।

گہ انچر دھر راما آگر سدھا یو۔ بھوکھن پٹ تے داسی بھیٹا لیا وکی
دج مل گورانک دیر نہیں لگانے۔ ہو رام کین اچار داس مم جانئے ۱۲
اس طرح گوروجی سے پیار تھا کرکے ان کے پاؤں پر سر رکھ دیا۔ گورو
جی نے ان کے سر کو اپنے ہاتھوں سے اٹھا لیا۔ اور راما کو بہت دھیرج
دی۔ ملنی کرکے گوروجی جنج باسے میں چلے گئے۔ اور بابا گوردتا جی گھوڑی
پر سوار ہو گئے۔ گھر میں عورتوں نے بڑی خوشیاں کیں۔ اس کے بعد برات
کو کھانا کھانے کے لئے بلایا گیا۔ کھانا کھا کر جب واپس گئے۔ تب برہمن
لاواں کے لئے گوروجی کو بلانے گیا۔ شلوک

ਪੁਨ ਬਹੁਰ ਬੁਲਾਵਨ ਬਿੱਪ ਅਯੋ ਪਤ ਲਾਵਨ ਬਿਵਾਹ ਸੁਖ
ਸੁਖਕਾਰਾ । ਆਨੰਦ ਬਾਜ ਬਜਾਇ ਚਲੇ ਦ੍ਵਿਜ ਬੇਦਨ ਕੈ
ਗ੍ਰਹ ਬੈਠ ਮੁਰਾਰਾ । ਰੀਤ ਕਰੀ ਜਗ ਜੋਇ ਹੁਤੀ ਗੁਰ ਲਾਵਾ
ਸਮਾਪਤ ਸਭੀ ਤਿਹ ਬਾਹਾ ॥

پُن بہور بلاون دپ ایو پرتجان بواہ سماں سکھکارا۔ آنند باج بجائے

چلے ورچ بیندن کے گرہ بیچ مرادا - ریت کری جگ جو تی ہتی گور کا
سماج سبھی تہیں وارا - ۸۴۴

دوہرا

ਬਾਬੇ ਗੁਰ ਵਿੱਤੇ ਤਬੇ ਲਾਵਾਂ ਲੀਨ ਸੁਧਾਰ ।
ਗਾਵਤ ਅਬਲਾ ਬਿਰਹਿ ਸੋ ਪੁਤ੍ਰੀ ਭਈ ਨਿਹਾਰ ।

بابے گور دتے تبے لاواں لین سدھار گاوت ابلا برہی سو پتری بھی نہار ۸۴۵

ਸੋਰਹਿਸੈ ਰਿਖ ਵਸੁ ਗਏ ਸੰਮਤ ਵਰਖ ਸੁ ਦੀਨ ।
ਵਿਸਾਖ ਤੁਦੂ ਵਿਜ ਦਿਨ ਸਸੀ ਲਾਵਾਂ ਬਾਬੇ ਲੀਨ ।

سورہ سے رکھ وسو گیے سمت ورکھ سو دین .
بساکھ رُدر ورج دین سسی لاواں بابے لین - ۸۴۶

ਦਾਨ ਮਾਨ ਬਿਪ੍ਰਨ ਕੋ ਦੇਕੇ । ਉਠੇ ਪ੍ਰਭੂ ਮਨ ਅਨੰਦ ਕੇਰਕੈ ।
ਬਾਬਾ ਰਹਿਓ ਸਦਨ ਸੁਖ ਪਾਏਂ । ਕ੍ਰਿਪਾਸਿੰਧ ਜਲ ਨੂੰ ਸੋਆ ਈ ।

دان مان بپرن کو دے کے اُٹھے پربھ من آنند کہ کے ۹
بابار ہیو سدن سکھہ پاے - کرپاسندھ جنواسے آئے ۸۴۶ ص ۵۰۴
اور اس طرح پر غریبوں کو بہت دان دیا جس سے غریب امیر ہو گئے
اس طرح سناتن ریتی سے بابا گورو نانک کی شادی کی گئی سہرا باندھا گیا
اور بہت ساداج دیا گیا ش ۸۴۷
لڑکی جب روانہ ہوئی - تو بہت روئی - کہاروں نے ڈولا اٹھا لیا
گورو جی نے اس پر سے دھن برسانا شروع کیا - ایک کوس تک دھن
برسانے گئے - اور ڈولا سسرا کو واپس کیا ش ۹۰۳ تا ۹۰۵ ص ۵۵۵

جب بیاہ کر کے گھر پہنچے۔ تو ماتا دمودری نے پانی سر پر وار کر پیا۔ بہت سا روپیہ بانٹا گیا۔ ش ۹۰۹ ص ۵۵ ۳

دوہرا

ਗੁਰ ਮਹਿਲੀਂ ਤਤ ਛਿਨ ਆਏ ਪੀਓ ਪਾਨ ਜਲ ਵਾਰ ।
ਮਾਤ ਦਮੋਦਰੀ ਹਰਖ ਸੋ ਬਾਟਿਓ ਦਰਬ ਅਪਾਰ ॥

گرو محلیں تت چھن آئے پیو پانی جل وار
مات دمودری ہرکھ سوں واریو درب اپار۔ شلوک ۹۰۹ صفحہ ۵۵

ارتھ جب گرو جی محلوں میں آئے۔ تو ماتا دمودری نے بڑی خوشی سے اسی وقت سر وارنا کر کے ان کے سر سے پانی وار کر پیا۔

بیبی ویرو جی کی سگائی اور بیاہ

جب بابا گورو دتا کی سگائی ہو چکی۔ تو ماتا گنگا نے شری گورو جی سے کہا۔ کہ جس طرح لڑکے کی سگائی ہو گئی ہے۔ اسی طرح لڑکی کی سگائی کا فکر کرنا چاہئیے۔ اور ماتا دمودری جی نے بھی ایسا ہی کہا تب گورو جی نے ست بچن کر دیا۔ اور آپ تخت اکال پر تشریف لے گئے۔ وہاں بابا جی کا بھی بیاہ ہو گیا۔ لیکن چاروں طرف نظر دوڑائی تو ایک چھوٹا خوبصورت سیدھا سادہ لڑکا نظر پڑا۔ شری گورو جی نے کہا کہ بالک کس کا بیٹا ہو کس گاؤں سے یہاں آئے ہو۔ اس کے پاس سے بیٹھے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ کہ مہاراج ہماری ذات

اس پر بڑا اچرچا ہونے لگا۔ کہ گرو جی نے کیا دیکھکر سگائی کر دی
جبپر بابا بڈھا نے کہا۔ کہ بھائی تم اس کو بال روپ مت سمجھو۔ یہ تو شیو کے
اوتار ہیں۔ پھر بابا دمودری جی نے بھی کہا۔ کہ آپ نے بلا دریافت
گھربار و دیگر حالات کس طرح سگائی کر دی۔

چوپائی

ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਕਰਗ ਰੰਕ ਨਹਿ ਜਾਨੋ। ਮੱਧ ਚੀਥੜੇ ਲਾਲ ਪਛਾਨੋ।
ਸ਼ਿਵ ਅਵਤਾਰ ਭੁਯੋ ਜਗ ਮਾਹੀਂ। ਪੂਰਬ ਨਾਰ ਸੁਤਾ ਇਨ ਆਹੀਂ।

سری گر کہار رنک نہیں جانو۔ مدھ چیتھڑے لال پچھانو۔ شیو اوتار
بھیو جگ ماہیں۔ پورب نار ستا ان آہیں۔ ۶۵۹۔

بھگت سنگھ نے بھائی منی سنگھ پر یہ اعتراض کیا۔ کہ شیو کا
اوتار کیسے ہو گیا۔ تب بھائی منی سنگھ نے کہا۔ کہ جب گرو ہرگوبند
صاحب بال روپ تھے۔ اس وقت نارد شو اور جوگنی اور ۵۲ بیر آ گئے
تھے۔ اور ان کو گرو جی نے انسانی جسم میں نمودار ہونے کا حکم دیا تھا
بیروں نے بہادروں کے جسم بنا لئے۔ اور شو جی اوتار دھار کے جگت
میں آ گئے۔ ش گر بلاس ۶۶۰ تا ۶۶۶ ا ۸ ص ۲۳۹

ساہا سودھنا

اس طرح سگائی ہونے کے بعد جب کچھ عرصہ گذر گیا۔ تو بابا دمودری
نے گرو ہرگوبند جی کی سیوا میں ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ کہ اب کنیا کا ساہا
سدھانا چاہئے۔

دے ساہا گرو دج کو توریو - بھانت بھانت کر بنے نہوریو
سنگھا چھٹی لیئے سدھائیو - ملے اور بھار سکھ پائیو

یعنی چھبیس جیٹھ کا دن شبھ لگن ہے - جو گرو جی اور ماتا جی کو پسند آیا - اور شادی کا خط لکھکر سنگھا پروہت کو روانہ کیا - اور کسی قسم کی نمرتا اور بینتی کی - پروہت اس خط کو لے کر موضع ملا کو روانہ ہو گیا - تھوڑے دن وہ وہاں پہنچا - اور جا کر گرو جی کا پتر ان کو دیا - وہاں شادی کی خبر سن کر بڑی خوشی کی گئی - اور ایک دن اس کو وہاں ٹھہرا کر بہت کچھ دان دے کر روانہ کیا - جب بی بی ویرو کی شادی میں تین دن باقی رہ گئے - تب تیل بٹنا وغیرہ ملنے کی تمام شبھ رسومات ادا کی گئیں -

شلوک ۱۳ صفحہ ۲۷۰ ل ۱۰

ਤੀਨ ਬਿਆਹ ਮੈਂ ਦਿਨਤ ਰਹੇ । ਨਰ ਨਾਰਨ ਮਨ ਅਨੰਦ ਲਹੇ
ਜਿਤਕ ਜਗਤ ਕੀ ਰੀਤ ਸੁਹਾਈ । ਤੇਲ ਬਟਨਾ ਆਦਿਕ ਸਭੈ ਕਰਾਈ

تین بیاہ میں دن جب رہے - نر نارن من آنند لہے - جتک جگت کی ریت سہائی - تیل بٹنا آدک سبھے کرائی -

اس سے دوسرے روز ہی مسلمانوں سے لڑائی چھڑ گئی جس کی وجہ سے گرو جی کو امرتسر چھوڑنا پڑا - بی بی ویرو اکیلی بیاہ کے متعلق کی رسوم ادا کرنے کی وجہ سے امرتسر میں رہ گئی تھی - جب گرو جی نے بی بی ویرو کو منگانے کا خیال کیا - تو اس وقت بولے - کہ کون بہادر ہے - جو وہاں جا کر بی بی کو وہاں سے لاوے - تب سنگھا پروہت سنگھا اور بابک ربابی کو مغلوں کا بھیس بدل کر وہاں سے بی بی کو

لانے کا حکم دیا۔ اس وقت پروہت ہی پر اعتبار کیا گیا۔ جیسا کہ آجکل
بھی ہندؤوں میں ایسے کام پروہتوں کی معرفت ہی کرائے جاتے ہیں
چنانچہ وہ تُرکوں سے لڑائیاں کرتا ہوا اور اپنی ہیرتا کے جوہر دکھاتا
ہوا بی بی جی کو گرو جی کے پاس لے آیا۔ اور گرو جی نے چند سکھوں کیساتھ
اپنے پریوار کو جھبال بھیجدیا۔ کیونکہ شادی کا دن مقرر ہو چکا ہوا تھا۔
اور کسی طرح بھی ہندو قانون کے مطابق اس کو ٹال نہیں سکتے تھے
گرو جی نے بابا واہودری جی کو حکمدیا۔ کہ وہاں جاکر بی بی دیر دکی
لاداں کر دو۔ اور ایک سکھ کو براتیوں کے استقبال کے واسطے
روانہ کر دیا۔ جو سامنے میں ہی ان کو مل کر جھبال کی طرف لے جاوے

آدسیا۔ اسماپت

جب براتیوں سے جھبال ایک کوس دور رہ گیا۔ تو انہوں نے
اپنی کتری رسم انوسار آمدن کی۔ اور دولہا کے سر پر سے روپیہ
پھینکنا شروع کیا۔

چوپائی (۷۳) صفحہ ۱۲۸۶ (۱۱)

ਸੇਵਕ [illegible] ਜਗ ਕੀ ਰੀਤ ਕਰਾਈ । ਕ੍ਰਿਪਾਸਿੰਧ ਸੋ ਤਬ ਕਰਵਾਈ ।
ਤਬ ਲੌ ਘਰੀ ਪਾਂਚ ਨਿਸ ਗਈ । ਕੁਲ ਪ੍ਰੋਹਤ ਤਬ ਆਇਆ ਓਈ

جے تک جگ کی ریت کرائی۔ کرپاسندھ سوں تب کروائی۔ تب لو
گھڑی پانچ نس گئی۔ کل پروہت تب آگیا دئی۔

ਮਹਾਰਾਜ ਅਬ ਦੇਰ ਨਾ ਕਰੋ । ਸਭੇ ਸਮਗ੍ਰੀ ਇਕਠੀ ਧਰੋ ।
ਸਮਾਂ ਵਿਆਹ ਕਾ ਪਹੁੰਚਿਓ ਆਈ । ਮਾਨੁੱਖ ਪਠਹੁ ਜਨੇਤ ਬੁਲਾਏ

مہاراج اب دیر نہ کرو۔ سبھے سنگرہی اکٹھی وہرو۔ سمان بواہ کا پہنچیو
آئی ۔ نانک ۔ پہنچو جینت بلائی (۲۷)

گرو مہاراج سے پروہت نے سب رسوم ادا کرائیں۔ [illegible] پانچ
گھڑی رات چلی گئی۔ تو کل پروہت نے کہا مہاراج اب دیر نہ کرو
سب سنگرہی اکٹھی کر برات کو بلانا چاہئے۔ گرو مہاراج نے آدمی روانہ
کر دیا۔ گرو مہاراج کے آدمی پہنچتے ہی برات چل پڑی۔ دولہا کے سر پر
سندری سہرا جھول رہا تھا۔

باوجود یکہ جنگ جاری تھا۔ ایسے مشکل وقت میں بھی گرو
جی نے شادی کی تمام رسومات جو ہندوؤں میں رائج ہیں۔ سب ادا کیں
بیدی بنائی گئی۔ اور چوک بجائے آٹا کے موتیوں سے پورا گیا (جو اب
تک نانک چوک کے نام سے مشہور ہے۔ اور اس بیاہ کی خوشی کی
یادگار ہے) جنگ ایسے کڑے وقت میں بھی گرو جی نے اپنی مذہبی رسومات
[illegible] کو ترک نہ کیا تھا۔ ہر سال میلہ لگتا ہے) اس کے بعد ساری ہندو رسموں
کے مطابق بواہ سمپورن کیا گیا۔ جو مندرجہ ذیل شلوکوں سے اچھی طرح واضح ہوتا ہے

شلوک

ਦੂਲਹ ਪੂਤ ਆਗੇ ਰਚੈ ਸੁੰਦਰ ਡੀਲ [illegible]
ਜਗ ਬਿਧਨ ਕਰ ਮੰਗਲਾ ਚੌਕਾ ਆਇਕ ਪਾਇ

دولہا پُتر آگے تھے سندر ڈیل ہو پائی۔ سب بِدھی کر [illegible] آکر [illegible]

[illegible] ਸਭ ਰਿਤ ਕਰਾਈ [illegible] ਦਸ ਤੇ [illegible]
ਸੰਪੂਰਨ ਰੀਤ ਪੂਰਨ ਕਰਾਈ । ਦੂਲਹੁ ਤੇ ਅਤਹਿ ਮਨ [illegible]

بی بی کو اپدیش کیا۔ پتری جگت میں پتی کے برابر اور کوئی دیوتا نہیں تم اس کی ہر وقت سیوا کرنا اور اس کی آگیا پالن کرنا۔ بلکہ اس کے پاؤں دھو کر پینا۔ اور ساس کی بھی ہمیشہ آگیا میں رہنا۔ جب ڈولی روانہ ہوئی تو ہندو رواج کے بموجب بی بی جی کے بھائی سری گردتا اس کے ساتھ گئے۔

شلوک

ਸ੍ਰੀਗੁਰਦਿੱਤਾ ਸੰਗ ਸਿਧਾਰੇ

। ਜਗਤ ਰੀਤ ਚਹੀਏ ਨਿਰਧਾਰੇ ।

سری گردتا سنگ سدھارے جگت ریت چاہیے نردھارے ॥ ۱ ॥ گربلاس ۵ ۱۲ صفحہ ۹۸ جب سادھو ڈولا لئے گھر پہنچا۔ تو اس کی ماتا نے سر وار نا کیا اور اس کے سر پر پانی وار کر پیا۔ شلوک ۵ صفحہ ۱۹۱

گرو ہرگوبند کے لڑکے سورج مل کی سگائی و بواہ

شری گرو ہرگوبند جی کے بیٹے سورج مل کی سگائی بھی حسب دستور پریم چند کھتری ساکن کرتارپور ذات ملی کی لڑکی سے ہوئی۔ پریم چند نے گرو جی کی سیوا میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کہ مہاراج میں ذات کا ملی کھتری ہوں۔ میری ذات ملنی ہے۔ آپ میری لڑکی کو اپنے پتر سورج مل کے لئے سویکار کریں۔ سب بھائی بند دیوان اور دیگر سب

لوگوں نے بڑی خوشی کی۔ تب شری گرو جی نے برہمن کو مہورت سادھنے کے لئے بلایا۔ اور برہمن کے مہورت کے بموجب پریم چند نے سورج مل کو سگائی کا تلک دیا۔

گربلاس صفحہ ۳۶۴

شری گرو نے بلا لوگ نک ساتھ۔ پریم چند من نار کے تلک کین تی ودھ

ਮੁਖ ਮੌਦੀਨ ਭੂਰਰੰਗ ਸ੍ਰਵਨ ਮਨ ਤਬ ਕੀਨ।

ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਬਚਨ ਅਨੰਦ ਲਿਖ ਰੀਤ ਜਥਾ ਗੁਰ ਕੀਨ।

نکھ بین چھپار کا سورج مل تب لین۔ سری گورو دُ آنند چت بت بیتھا رچ کین ۱۵۶

اس طرح جب سگائی ہوگئی۔ تو اس کے کچھ عرصہ بعد سورج مل کی ساس نے اپنے سب پریوار سے صلاح مشورہ کر کے برہمن کو ساہ کی چھٹی دے کر گرو جی کی سیوا میں روانہ کیا۔ اور اس نے گرو جی کو آگے چھٹی دی

گربلاس چھٹی بادشاہی صفحہ ۳۷۲

ਸਾਹ ਚਿੱਠੀ ਦਿਜ ਦਈ ਅਸੀਰ ਬਾਦ ਕਹ ਬੈਨ।

ਵਾਚ ਪ੍ਰਭੂ ਸੁਖ ਪਾਇਓ ਭਗਤ ਸਿੰਘ ਸੁਖ ਐਨ।

ساہے چھٹی دج دیئی اشیر باد کہ بین
دِج پربھو سکھ پائیو بھگت سنگ سکھ ئین ۲۹۳

چوپائی

ਤਾਹਿ ਖਿਮਾ ਕੈ ਦਇਆ ਮਾਨਾ। ਦਾਨ ਸਨਮਾਨ ਕ੍ਰਿਪਾ ਨਿਧਾਨ

ਬਿਪੱਰ ਕੋ ਗੁਰ ਕਥਾ ਬੁਝਾਈ। ਸਾਹਿਬਜੀਸੇ ਬਚਨ ਬਤਾਈ

تانی پر کو دینا مانا - دان مان کر کر پاندھانا - بدھئے کو گر کہا بلائی

آپس میں تیجے بات بنائی - ۲۹۳

اس کے بعد گرو جی نے اپنے پروہت کو بلا کر سماچار سمجھایا

دوہرا ص ۳۰۴

ਬੂਝੇ ਸੂਰਜਮਲ ਸਮਾਚਾਰ ਹੈ ਤੋਰ ਮਸਤ ਸੁਖ ਪਾਇ।

ਕ ਸੂਰਜ ਮਲ ਕਾ ਸਾਕਾ ਤੁਮੇ ਸੁਨਾਇ।

ہرچہ سے ہاک اسمیں سے تین بات سکھائی

بالے سورج مل کا ساکا تمھے سنائی - ۲۹۶

برہمن کا تب گرو جی نے اپنے ہاں ٹھہرایا بڑی خوشی کی گئی - اور

اس کی بڑی سیوا کی - اس کے بعد برہمن کو وداع کیا۔

چوپائی - ص ۳۰۴

ਦਾਨ ਮਾਨ ਕਰ ਪੂਰਨ ਕੀਨੋ ਤੀਨ ਬਾਤ ਸਾਹਿਬਜੀ ਸੁਖ ਦੀਨੋ

ਬਰਤ ਬਿਦੈ ਕੀਨੋ ਦਿਜ ਤੋਰਕ । [illegible]

دان مان کر پورن کینو تین بات سے برہمن کو سکھ دینو - بہت ودائگی دے برہمن

کرو - بھانت بھانت کر دئے نئے ہور لیو شلوک ۳۰۳

جب برہمن کرتار پور میں پہنچا - تو پریم چند گرو جی کا سندیس سن کر

بہت خوش ہوا - اور فوراً بیاہ کی تیاری ہونے لگی - ادھر گرو جی شادی

کی تیاری میں مشغول ہوئے - آتشبازی ایک ہزار روپے کی خریدی

(جس کو آجکل کے دس ہزار کے برابر سمجھنا چاہئے) بھاجی تیار کروا کر

سب رشتہ داروں کو روانہ کی گئی حلوائیوں کو مٹھائیاں بنانے کا حکم دیا گیا۔ وغیرہ وغیرہ ۱۰۳۱ تا ۳۲۲ شلوک ص ۳۷۴

جب بیاہ کی تیاری مکمل ہو چکی۔ اور ساہا کا دن آیا۔ تو سوریج مل کو حسب دستور سندھ دھرم پیلے کپڑے پہنائے گئے شلوک ۳۴۸ ص ۳۷۶

جب کرتارپور کے نزدیک صبح کو پہنچے۔ تو وہاں شانت کی ریت کی گئی شلوک ص ۳۷۶

ਤਿਹ ਠਾਂ ਕਰੀ ਸਾਂਤਕੀ ਰੀਤਾ।
। ਕੀਨ ਸਨਾਨ ਦਾਨ ਦੇ ਪ੍ਰੀਤਾ।

تہ ٹھان کری شانت کی ریتی کین سنان دان دے پرتی ۳۵۱

جب گرو جی کرتارپور سے تین میل کے فاصلہ پر آ گئے۔ تو وہاں آرام کرنے کو ٹھیرے۔ پریم چند آگے حسب دستور گرو جی کی پیشوائی کو آیا۔ اور بہت سا روپیہ نذر کیا۔ اور کہا آپ کرپا کر کے شہر میں چلیں تب رات وہاں سے چلی۔ گرو جی نے حسب رواج کے مطابق لڑکے کے اوپر سے بہت سا روپیہ نچھاور کیا (سوسٹ کی) ۳۵۵ شلوک ص ۳۷۶

رسوم ملنی

ਮਜ਼ਾ ਕਰੇਰੀ ਭਾਂਤ ਸਭੁ ਦਯਾਸਿੰਧ ਨਿਰਵਾਹਿ।
ਅਰਧ ਜਾਮ ਨਿਸ ਪੁਨ ਗਈ ਮਿਲਨੀ ਹੇਤ ਸੁਧਾਰ।

بیٹھی بیڑی بھانت بہو دیا سندھ نکتار

اردھ جام نِس بِیت گئی ملنی ہیت سدھار ۔ گرنتھ ص ۳۷۶

اس طرح رسوم بیڑی ملنی ادا کرنے کے واسطے گرو جی روانہ ہوئے

سورج مل جی گھوڑی پر سوار تھے - اور شری گورو تیغ بہادر جی پیچھے بطور
سربالہ بیٹھے ہوئے تھے - ۳۵۷ شلوک
آگے آگے آتشبازی چلائی جا رہی تھی - جو نہایت عمدہ تھی - لوگ
آتشبازی دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے - پریم چند اور اس کے رشتہ دار
آگے کھڑے تھے - جب نزدیک پہنچے - تو پریم چند نے گورو جی کے پاؤں
چھوئے - اور گورو جی نے اس کو چھاتی سے لگا لیا - اور اس طرح ملنی
کی رسم ادا کی شلوک ۳۶۱
اس کے بعد براتیوں نے بھوجن کھایا - اس وقت عورتیں گالیاں
دیتی رہیں - اور براتی یہ میٹھی گالیاں سن کر خوش ہوتے تھے - کھانا
کھانے کے بعد براتی جنج استھان کو واپس آ گئے - اس کے بعد
لاواں کا وقت آیا - تو گورو جی بمعہ بھانا مل کے پریم چند کے گھر سورج
کے ساتھ گئے - اور حسب دستور لاواں شروع ہوئیں -

صفحہ ۳۷۷ گربلاس

ਕਰ ਭੋਜਨ ਜਨਵਾਸੇ ਆਏ । ਬਹੁਰੋ ਲਾਵਾਂ ਹੇਤ ਬੁਲਾਏ ।
ਅਰਧ ਜਾਮ ਨਿਸ ਜਬੈ ਰਹਾਈ । ਸੁੰਦਰ ਸਮੇ ਲਗਨ ਸੁਖਦਾਈ

کر بھوجن جنج باسے آئے — بہورو لاواں ہیت بلائے
اردھ جام نس جبھے رہائی — سندر سمے لگن سکھدائی

ਸਾਹਿਬ ਭਾਨੇ ਜੁਤ ਗੁਰੁ ਆਏ । ਔਰ ਮੁਖਜਨ ਵਾਸ ਸੁਹਾਏ ।
ਗੁਰ ਕੋ ਦੇਖ ਉਠੇ ਸਭ ਆਗੇ । ਬੈਠੇ ਪ੍ਰਭੂ ਚਰਨ ਅਨੁਰਾਗੇ

صاحب بھانے جت گرو آئے — اور مکھ جن باس سہائے

گروکودیکھ اٹھے سب آگے بیٹھے پربھ چرن الفورا لگے ۳۷۹

ਬਿਛਆਰੇ ਸੁੰਦਰ ਜਰੇ ਰਵਿ ਮੱਲ ਏਕ ਸੁਹਾਇ।
ਕੰਨਿਆ ਦੂਤੀ ਬਿਰਾਜਹੀ ਸੋਭਾ ਕਹੀ ਨ ਜਾਇ।

۳۸۰ { بب کھارے سندر جرے ردی مل ایک سوہائے
کنیاں دُوتی براجی شوبھا کہی نہ جائے }

ਭਗਤਸਿੰਘ ਬੇਦੀ ਛਬ ਪਾਵੈ। ਦੇਖ ਸਮਾਜ ਕਵੀ ਬਲ ਜਾਵੈ
ਸੁਭ ਗ੍ਰਹ ਨਿਜ ਨਿਜ ਠੌਰ ਬੈਠਾਏ। ਸੰਭੂਪੁਤ੍ਰਨਿਸਰੀਤਕਰਾਏ

بھگت سنگھ بیدی چھب پاوے دیکھ سماج کوی بل جاوے
۳۸۱ شبھ گرہ نج نج ٹھور بٹھاوے شمبھو پتر نج ریت کرائے

ਲਾਵਾਂ ਲੀਨ ਰੀਤ ਸੁਭ ਸਾਰੀ। ਵਿਰਹਪੂਰ ਮਿਲ ਗਾਵਤ ਨਾਰੀ
ਦੁਇ ਦਿਸ ਦੀਨ ਲਾਗ ਅਤਨੰਤਾ। ਸੁਨੈ ਸੰਤ ਜਹਿ ਪਰੈ ਨ ਅੰਤਾ

لاواں لین ریت شبھ ساری ورہ پُور مل گاوت ناری
۳۸۲ دوئی دس دین لاگ اتی انتا سنے سنت جنہ پرے نہ انتا

مطلب یہ کہ جب بھوجن کرکے جنج باسے آئے۔ تو پھر لاواں واسطے ان کو بلایا گیا۔ جب آدھی رات باقی رہ گئی تھی۔ وہ سندر سمہ (لگن) کا مقرر تھا۔ گروجی اور بھاناں لاواں کیواسطے آئے۔ اور باقی سب لوگ برات کی جگہ کو چلے گئے۔ گروجی کو دیکھ کر سب تعظیم کے واسطے اٹھ کر کھڑے ہوئے۔ اور ان کی چرن بندھنا کے بعد گروجی کے بیٹھ جانے سب لوگ بیٹھ گئے۔ بہت خوبصورت دو گدیاں دو رکھے گئے تھے۔ ان میں سے ایک پر سوڈھی مل جی بیٹھے۔ اور دوسرے پر لڑکی کو بٹھایا گیا

بیدی نہایت ہی خوبصورت بنائی گئی تھی ۔ چونکہ یہیں سب گرہوں کو
اپنی اپنی جگہ رکھا گیا ۔ گروجی کے پروہت شمبھو کے لڑکے نے
لاواں کرائیں ۔ سب لاواں ریت کے مطابق ہوئیں ۔ اس کے بعد
طرفین نے نہایت دل کھول کر لاگ دیئے ۔ یہاں تک کہ ان کے
کسی نے لاگ نہیں دیئے تھے ۔ اس کے بعد داج سجایا گیا ۔ اور سب
کو دکھانے کے بعد پریم چند نے [illegible] کو ڈولے میں
بٹھا کر وداع کیا ۔ پریم چند کی عورت کا نام صاحب بوبی تھا ۔ اور
لڑکی کا نام تھیم کور تھا ۔ جب ڈولی روانہ ہوئی ۔ تو گروجی نے
ڈولے پر سے بے شمار دھن برسایا ۔ اور ایک کوس تک برساتے
گئے ۔ گربلاس چھٹی پادشاہی ص ۹۷۳ شلوک ۱۰۸ سے ۱۴۷ تک

جل وارنا

جب گروجی [illegible] کر کے امرتسر پہنچے ۔ تو جل وارنا کر کے پیا گیا ۔

گربلاس صفحہ ۳۰۸

ਬਜਾਵਤ ਅਸੁ ਨਸਾਵਤ ਦਾਨ ਦਿਵਾਵਤ ਭ੍ਰਾਤਿ ਸਿਧਾਈ
ਲੀਏ ਕਰ ਮੰਡਲ ਆਬ ਕੋ ਆਨੰਦ ਧਾਰਹੀ ਏਦਰ ਆਈ
ਵਤ ਸਾਥ ਮਿਲੀ ਅਬਲਾ ਮਰ ਵਾਹੀ ਪੀਓ ਜਲ ਵਾਰ ਤਦਾਹੀ
ਦੀਓ ਧਨ ਕੈਭ ਕੇ ਭੀਰਤ ਗਾਵਤ ਨਾਰਿਸੁ ਦੇਵ ਬਧਾਈ

باجے بجاوت اشوک دت دان دوا د برات سدھائی
ات لے کر منڈل آب کو آنند دھار ہیں در آئی
گاوت ساتھ ملی ابلا مرداہی پیو جل وار تداہی

ڈار دیو دمن کنجھ کے بھیتر گاوت ناری سُو دیت بدھائی ۱۲۱۴

گرو تیغ بہادر جی کی سگائی و شادی

گربلاس صفحہ ۵۷۳ پر لکھا ہے

جب گرو ہرگوبند جی سورج مل کو بیاہنے کے لیے کرتار پور
برات لے کر گئے ہوئے تھے۔ تو سورج مل کے پیچھے گرو تیغ بہادر
جی گھوڑے پر سوار براتیوں کیساتھ گذرتے ہوئے لال چند کھتری
ذات سبھی کی عورت بشن کور نے جو اس وقت چھت پر عورتوں کیساتھ
گیت گا رہی تھی۔ گرو تیغ بہادر کو دیکھا۔ تو وہ محو حیرت ہوگئی۔ اسی وقت
اس نے اپنے گھر جا کر اپنے پتی لال چند کو کہا۔ کہ گرو ہرگوبند جی کا لڑکا
تیغ بہادر بہت ہونہار اور خوبصورت معلوم ہوتا ہے جس کی عمر سات
سال کی معلوم ہوتی ہے۔ میں نے اس کے ساتھ اپنی لڑکی کی جس
کی عمر اس وقت پانچ برس کی ہے۔ سگائی کرنے کا ارادہ کیا ہے
لال چند نے فوراً ایک ودوان برہمن کو بلایا۔ اور چھوہارا دے
کر گرو جی کے پاس اپنی لڑکی کی سگائی کے واسطے روانہ کیا۔
برہمن نے گرو جی کی سیوا میں حاضر ہو کر اشیرباد دیا۔ اور اپنی بات
عرض کی۔ گرو جی نے اس کا آدر ستکار کیا۔ اور اس کو اپنے پاس
بٹھا کر بھائی گرداس سے صلاح کی۔ بھائی گرداس نے اس کو بہت
اچھا سمجھ کر برہمن کو کہا۔ کہ تیغ بہادر سے پوچھو۔ شری گرو تیغ بہادر

جی نے جوابدیا - کہ جو گروجی کو منظور ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے اس میں کیا
عذر ہو سکتا ہے ۔ چنانچہ برہمن نے گرو تیغ بہادر کے منہ چھوہارا لگایا
اور اپنا پروہت بلا کر سب رسم ادا کی ۔

شلوک

ਬੱਲ ਗਨਕ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰ ਤਬੈ ਕੀਨ ਰੀਤ ਸੁਭ ਜਾਨ।
ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਕਮਲ ਮੁਖ ਛੁਹਾਰਾ ਦੇ ਬਹੁ ਮਾਨ।

ਦਾਨਦੀਨ ਨਿਜ ਵਿਦਾ ਕਰਾਯੋ।
ਲਾਲਚੰਦ ਗ੍ਰਹ ਸੋ ਚਲਆਯੋ

بول گنک شری گور تبے کین ریت شبھ جان
تیغ بہادر کمل مکھ چھوہارا دے بہو مان ۹۹
دان دین نج ودا کرائیو ۔ لال چند گرہ سو چل آئیو ۔ش ۔۰۰م صفحہ ۱۸۱۳۴۹
یعنی گروجی نے برہمن کو بلا کر سب ریت شبھ جان کرادا کی
گرو تیغ بہادر کے منہ میں برہمن نے چھوہارا دیا ۔ تب گروجی
برہمن کو بہت سا دان دے کر روانہ کیا ۔ اور وہ لال چند کے گھر
گیا ۔

شادی

جب سگائی ہوئے عرصہ گذر گیا ۔ تو لال چند کی استری
بشن کور نے اپنے پتی کو اپنی لڑکی کے بیاہ کیواسطے کہا ۔ کہ برہمن

کو بلا کر ساہا سودھنا چاہیے۔

رگھ بلاس صفحہ ۴۵۴) برہمن کو بلا کر ساہا سودھا گیا

شلوک

ਉੱਤਮ ਦਿਜ ਤਬ ਲੀਨ ਬੁਲਾਇ। ਸੋਧੋ ਸਾਹਾ ਕਹਾ ਸੁਨਾਇ

ਗਨ ਨਿਖਤ੍ਰ ਦਿਨ ਰਾਸ ਮਿਲਾਈ। ਭਲੋ ਮਹੂਰਤ ਗ੍ਰਹ ਲਖ ਪਾਈ

اُتّم دِج تب لین بلائی۔ سودھو ساہا کہا سنائی۔ گن نکھتر دِج راس ملائی۔ بھلو مہورت گرد لکھ پائی۔ (۱۴۸)

ਬਿਪ੍ਰ ਸੋਧ ਅਸ ਬਾਤ ਅਲਾਇ। ਫੱਗਨ ਗ੍ਰਹ ਸਾਹਾ ਸੁਖਦਾਇ

ਲਾਲਚੰਦ ਸਭ ਕੇ ਮਨ ਭਾਯੋ। ਲਿਖ ਪਾਤੀ ਗੁਰੁ ਨਿਕਟ ਪਠਾਯੋ

بیپر سودھ اس بات الائی۔ پھگن گرہ ساہا سکھدائی۔ لال چند سبکے من بھائیو۔ لکھ پاتی گر نکٹ پٹھائیو۔ ۱۴۹

(مطلب) تب ایک اچھا ودوان پنڈت بلا کر اس کو ساہا سودھنے کے واسطے کہا۔ برہمن نے گن نچھتر راس سب ملا کر اچھی طرح مہورت کو وچارا۔ اور پھاگن کے مہینہ کا ساہا سودھا گیا۔ تب لال چند نے برہمن کو اس مضمون کا خط دیکر گروجی کے پاس روانہ کیا۔

برہمن یہ چھٹی لے کر گروجی کے پاس آیا۔ گروجی چھٹی پڑھ کر اتی پرسن اور خوش ہوئی۔ باجے بجنے لگے۔ سب برہمنوں کو بہت سا دان دیا۔ شش (۱۵۰) اور اس کے بعد اس برہمن کو بہت سا دان دے کر رخصت کیا۔

(شلوک ۱۵۸۔ ادھیا ۱۹ رگھ بلاس صفحہ ۴۵۴

ਦਾਨ ਮਾਨ ਦਿਜਕੋ ਦੀਓ ਕੀਨ ਵਿਦਾ ਤਿਂਹ ਵਾਰ।

دان مان دِج کو دیو کیں وداع تہیں وار

برہمن کو روانہ کرنے کے بعد گرو جی نے بدھی چند کو برادری کی بھاجی کے انتظام پر مقرر کیا۔ اور بڑی اچھی طرح برادری وغیرہ میں بھاجی تقسیم کی گئی۔ بہت سی اعلےٰ قسم کی آتشبازی خریدی گئی۔ عورتیں جیسا کہ ہندوؤں میں دستور ہے خوب گانا بجانا کرتی تھیں۔

شانت کرانا

جب سا ہا کا دن آیا۔ تو شانت کرائی گئی۔ اور گورو تیغ بہادر جی کو کیسری بستر پہنائے گئے سر پر مکٹ سجایا گیا۔

شلوک

ਵਡ ਆਨੰਦ ਪੁਰ ਮੈਂ ਭਯੋ ਸਭ ਸੁਨ ਗੁਰ ਅਤਿ ਚਾਇ
ਸ਼ਾਂਤ ਕਰਾਈ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਦਾਨ ਦੀਓ ਬਹੁ ਭਾਇ।

وڈ آنندپور میں بہیو سبھ گن گرہ اہی چائی
شانت کرائی گرو جی دان دیئو بہو بہائی۔

ش ۱۸۲ ص ۴۵۶

ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਅੰਗ ਮੈਂ ਧਾਰੀ ਪੀਤ ਪੁਸ਼ਾਕ।
ਸੁੰਦਰ ਸੋਭ ਸੰਗਾ ਬਨੀ ਲਾਜਤ ਪੇਖ ਸੁ ਨਾਕ।

تیغ بہادر انگ میں دہاری پیت پوشاک
سندر سوبھا بنی لاجت پیکھ سو ناک

۱۸۶

(مطلب) شہر کرتار پور میں بڑا آنند ہوا۔ پھاگن ماہ کے مقررہ دن جب کہ شادی مقرر تھی۔ گوروجی نے شانت کرائی۔ اور بہت سا دان دیا جس سے بڑی خوشی اور آنند ہوا۔ شری گورو تیغ بہادر نے بدن پر پیلے بستر دھارن کئے۔ اور سر پر مکٹ پہنا۔ اس وقت اُن کا چہرہ بہت ہی سندر معلوم ہوتا تھا۔ جب برات روانہ ہوئی۔ تو اس میں راما دہرما بابا گوروتا ہری چند سادہو بدھی چند سورج مل وغیرہ سب سمندھی ساتھ تھے۔ براتیوں میں پنڈت جاتی مل اور دیگر برہمن بھی شامل تھے۔

(گر بلاس شلوک ۹۴ صفحہ ۴۵)

جاتی مل تے آوئے وپر اور چل برات

بجت باج دھن ڈار ہو سو چھب کہی نہ جات (۹۴)

تیغ بہادر سو ہی تب گھوڑی چڑہے تدائی

ڈھورت سیس سر گست تب روی شششی دیکھ بجائی ۹۵

گورو تیغ بہادر جی کو جب گھوڑی پر چڑھایا۔ اور سر گست اُن کے سر پر چھونے لگا۔ تو سورج اور چاند بھی دیکھ کر شرمندہ ہوتے تھے

جب برات پہنچی۔ تو لال چند کپڑے اور مٹھائی لیکر آگے آیا اور گوروجی سے ملنی کی۔ شلوک

کر ملنی من آنند پائیو۔ لال چند نج گیت سدھائیو۔ دولہہ کو نج سنگ لگائے۔ شگن ہیت سن آنند پائے۔ ۹۹

(ارتھ) لال چند ملنی کر کے اپنے گھر کو واپس آیا۔ اور دولہا کو شگون کے واسطے اپنے ساتھ لایا۔

اس طرح تمام ہندو رسومات کے مطابق گورو تیغ بہادر جی کی شادی ہوئی۔ تمام شگن منائے گئے۔ آتشبازی چلائی گئی۔ جب کھانا کھا رہے تھے۔ تو استریاں میٹھی میٹھی گالیاں دیتی تھیں۔ اور گورو ہرگوبند جی سن کر خوش ہوتے تھے۔ شلوک ۲۰۲ ص ۸۵۷

لاواں

کر بھوجن جن باسے آئے
تت چھن لاواں ہیت بلائے ۲۰۳

لئے مکھی تب سری گورو تہلیں چھن کین پیان
سندر ویدی جہاں رچی تہاں بیٹھے بھگوان ۲۰۴

کھارے پر دولھو جب بائے — وِپر سکل سُر پوج کراوے
کنیاں آئے بیٹھی پتہ بائے — داس کوی جوڑی بلہارے ۲۰۵
لاواں لین گانی بھوناری — دین لاگ سب رہت سنواری
کر پاسندھ جن باسے آئے — تیغ بہادر وہاں رہائے ۲۰۶

(ارتھ) جب کھانا کھا کر برات کی جگہ آئے۔ اس وقت لاواں کے واسطے ان کو بلایا گیا۔ تب سری گورو جی نے مکھیا آدمیوں کو ساتھ لیا۔ اور جہاں سندر ویدی رچی ہوئی تھی۔ وہاں جا کر پہنچے۔ کھارے پر دولھا کو بٹھایا گیا۔ اور برہمن سب دیوتوں کی پوجا کرانے لگے۔ کنیا دوسرے کھارے پر بیٹھی۔ پرماتما جوڑی کو بلہار رکھے۔ لاواں بیاہ عورتیں گیت گاتی رہیں۔ گورو جی نے سب لاگ دے کر رہت کو پورا کیا۔ گورو جی مہاراج تمام

وات ادا کر کے برات گھر کو آ گئے۔ اور گورو تیغ بہادر جی وہیں
ال کے گھر میں ٹھہرے۔

لال چند نے بہت سا داج دیا۔ گئوئیں دیں۔ اور داج کو
سایا گیا۔

شلوک ۲۱۱

لال چند بہو داج دے ہے پٹ بھوشن دھین ۲۱۱
داسی درب اننت دے منس۔ نیہر جل نین۔ ص ۴۵۸

داج منسانے کے بعد لال چند گورو ہرگوبند کے پاؤں پڑ کر
ی کا خواستگار ہوا۔ اور ڈولا منگا کر گوجری جی کو اس کی ماتا
ناور نے ڈولا میں بٹھایا۔ گورو ہرگوبند جی نے ڈولے
ے دھن مینہ کی طرح برسایا۔ اور جب بیاہ کر گھر پہنچے۔ تو
ناکی جی نے پانی وار کر پیا۔

شلوک

مات نانکی وار جل پیو پان ہر کھائی صفحہ ۴۵۰
کنبہ ماہیں دھن ڈار بہو گادت سندسائی ۲۱۹

ماتا نانکی جی نے وار کر پانی پیا۔ اور کنبہ میں دھن ڈال
بت گائے۔ یہ بیاہ سمت ۱۶۸۹ بکرمی کے ماہ پھاگن میں ہوا
ش ۲۰۷ ص ۴۵۷

بیاہ وسگائی گورو ہری رائے جی

الوپ شہر سے دیارام کا آنا

الوپ شہر کا لالہ دیارام کھتری ذات ہلی نے جب گورو جی کیرت پور میں قیام پذیر تھے - اپنے علاقہ کی سنگت کے ساتھ جب وہ درشن کو آئے تو گورو جی کی سیوا میں عرض کی کہ میری لڑکیاں ہر رائے جی کے واسطے سویکار کریں۔

شلوک ۳۳۱ سے ۳۳۶ تک ص ۴۹۹

گورو جی نے اس بات کو منظور کر کے برہمن کو بلانے کا

برہمن کو بلانا شلوک

ہری رائے کی کرو سگائی - اُتم دِج اب لیؤ بلائی - صاحب پُہپر بلائیو - لگن سودھ اس بپن الائیو - (۳۵۲) ص ۵۰۰

لگن سودھنا

سودھ لگن گرہ بیرا چار ۱ - اُتم سمہ جان ایہہ دِزا - نت چھن رِیت بنائی - پائیو جھولی شگن تدائی ۳۵۴

دیارام کا ٹکا لگانا

دیارام من آنند پائیو - بھال رائے ہرنا ٹکا لگائیو - دہرانند دیت بدہائی - بانٹ چھوہارے گری مٹھائی ۳۵۴

بھاناں صاحب نے برہمن کو بلایا۔ اور برہمن نے آ کر لگن سودھا۔ ادھر لگن اور
[illegible]ودہ کر کہا۔ کہ وقت بہت اچھا ہے۔ تب گوروجی نے ساری ربت کر کے
[illegible]ی میں شگن ڈالا۔ دیا رام بہت خوش ہوئے۔ اور ہر رائے کو تلک لگایا۔
[illegible]ری چھوہارے بانٹے گئے۔ اس کے بعد برہمن لوگوں کو بھوجن کھلایا گیا
[illegible]ر دچھنا دی گئی۔

شلوک

دِج بھوجن ان بن کریں گھنی دچھنا پائے
دیت اسیس ارکھ دِج چِر سنجیو ہو گائے۔ رش ۱۵۰ ص ۵۰۰

[illegible]ے شمار برہمنوں کو بھوجن اور ٹری دکھشا دی گئی۔ برہمن اسیس دیتے تھے
[illegible]ر سنجیو ہو۔ اس طرح سے تین دن بہت آنند اور خوشی سے گذرے۔ تب
[illegible]رام نے کہا۔ مہاراج اب ساہا بھی سدھایا جانا چاہیئے۔
[illegible]و ڈھین دینے الائی ہے پربھ ساہا کر دسدھ ہی۔ دیا سندہ تب گنگ ہکارا
[illegible]ی مکھ ایسے کین اچارا۔ ۳۶۰
دِج ساہا سودہ سناؤ۔ ہوئے نکٹ نہیں دیر لگاؤ۔ گنگ سودھ اس ہین
[illegible]و۔ ہے پربھ ساہا سبھل دکھائیو۔ ۳۶۱
[illegible]ت دس دن جب جاوے۔ تاں دن ساہا وید بتاوے۔ دیارام سُن
[illegible]د پائیو۔ دے آسیس سنج دھام سدھ ہئیو۔ ۳۶۲
(مطلب) دیارام نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ مہاراج اب ساہا سدھایا جاوے
گوروجی نے برہمن (جوتشی) کو بلا کر کہا۔ پنڈت جی مہاراج آپ ساہا
[illegible]و ہیں۔ جہاں تک قریب کا ساہا نکلے۔ اچھا ہے۔ برہمن نے سودھ کر کہا مہاراج
[illegible]چھا مہورت ہے۔ وید میں ہاڑ کی ستر ہویں تاریخ کا ساہا نکلتا ہے۔ دیارام

بہت خوشی خوشی گھر کو لوٹا۔

اس کے بعد بیاہ کی تیاریاں ہونے لگیں۔ تمام رسومات ادا کی گئیں۔ منائی گئیں۔ اور بیاہ کی تمام رسومات پوری کرکے برات کو تیار کیا گیا۔

جگت ریت جو ہوتی اپارا۔ سو سب کینی بھانت اپارا۔ شلوک ۲۷۴ صفحہ ۵۰۱

(مطلب) جگت کی جو رِتیاں ہوتی ہیں۔ وہ سب کی گئیں۔

دولہا کو پیلے کپڑے پہنا کر گھوڑی پر سوار کیا گیا۔ جب انوپ شہر کے پہنچے۔ تو دیا رام نے باجوں کی آواز سن کر کہا۔ وں کو زیورات مٹھائی ایک قسم کے کھانے وغیرہ آگے اپنی ہند و رسم کے بموجب روانہ کیا۔

جینو درب گور آگے آیئو۔ دیو بانٹ تینہہ دہیر دہرائیو۔ باجت باجے آمدن داسی پائے رنگ سکھ لینی۔ شلوک ۳۸۵ ص ۵۰۲

جس قدر سامان آیا تھا۔ گوروجی نے سب بانٹ دیا۔ تب باجے بجے اور آمدن کی گئی۔

ملنی

جب رات ہو گئی۔ تب دیا رام نے برہمن کو بھیجکر گوروجی کو ملنی کے واسطے

شلوک

دیا رام دِج نبے پٹھائے سری گورو ملنی ہیت بلائے

جب رات خاصی گذر چکی تھی تو گورو مہاراج ملنی کے واسطے آئے۔ دیا رام آگے گوروجی کے استقبال کو آیا۔ اور پانؤں کو ہاتھ لگایا۔ تب گوروجی نے اس کو اُٹھا کر گلے لگایا۔ جیسا کہ ہندوؤں میں دستور ہے۔ گورو جی کو باقی رسوم ادا کرنیکی غرض سے گھر میں لے گیا۔ وہاں جاکر سب

پوری ادا کی گئی - اس کے بعد براتی بھوجن کے واسطے بلائے گئے - جب براتی روٹی کھانے لگے - عورتیں میٹھی میٹھی گالیاں دے رہی تھیں - اور براتی لوگ سن کر بہت خوش ہوتے تھے - بھوجن پا کر براتی جانجی برات کو واپس آئے پھر لاواں کی تیاری ہوئی -

شلوک

بھوجن کے کینو جل پانا - لاواں سماں نکٹ پہچانا
دیا سندہ تہ ٹھاں بیٹھائے - دیرن وید ی دھری ترائے } ۴۰۰

رچ کل دھونت چوکھٹ تنہ چارو - دو دھ سُنت جبالر گرداُپارو
ائی سندرجہاں سبھا بنائی - بیٹھے دینا ناتھ گوسائیں } ۴۰۱

بھلے آد سبھے بیٹھائے - ہری رائے گرہ پوج کرائے
کھارے سوئرن منی سکھ کلے - ہری رائے نیں ہرکھ بٹھائے } ۴۰۲

کھارے رکھ سالوتن ہی کینا ل - آدوھ شیل شکی شبھ دھنیاں
بھگت سنگھ شوبھا بھی ایسی - آگے سُنی کبھی نہیں جیسی - } ۴۰۳

کینا گرہ کم پوجا ہرکھ وڈا ٹیکے - دہر مورت گرہ لمبت بیٹھ پائے کے
اوچ وید سُر دہ دیس و پر لاوین - ہو سنوسنت بھوناری رل مل گاوین } ۴۰۴

سمدا مدھ جگائے بیچ آلیس کری تدائی
لینی لاواں رلنے ہری ورہ دہار تربا گائی } ۴۰۵

(مطلب) کھانا کھا چکنے بعد لاواں کا وقت بھی قریب آ گیا - گورو ہرگوبند جی کو وہاں ہی بٹھایا گیا کیونکہ وہ بزرگ تھے اسلئے وہاں بٹھائے گئے - اور شری گورو ہر رائے جی سے پوجا کرائی - کھارے سونے اور جواہرات سے جڑے ہوئے تھے شری

گوروہر لئے جی کو وہاں بٹھایا گیا۔ ساتوں لڑکیاں بھی کھاروں پر بٹھائی گئیں
بھائی منی سنگھ جی بھائی بھاگت سنگھ کو فرماتے ہیں۔ کہ اے بھگت سنگھ وہ بڑی
کی ایسی شوبھا تھی۔ جو کبھی دیکھنے یا سننے میں نہیں آئی۔
گرہ مورتیاں وہاں رکھ کر ان کی پوجا کر کے لڑکیوں کو بٹھایا گیا۔ اس وقت
نہایت اونچی آواز سے برہمن وید پاٹھ کرنے لگے۔ جیسا کہ بیاہ کے وقت تمام
ہندؤں میں دستور ہے۔ اور عورتیں بھی پاس بیٹھی گاتی رہیں۔ ہون کے
واسطے لکڑیوں سے اگنی پرچنڈ کی گئی۔ جب گوروہری رائے لاواں لے رہے
تھے۔ تو عورتیں زور زور سے گاتی تھیں۔ اس طرح سے لاواں ہو چکنے پر
برات تین دن وہاں ٹھہری۔ چنانچہ آج تک بھی کھتریوں میں یہی دستور ہے
برات کو تین دن ٹھہرایا جاتا ہے۔ تین دن گذر چکنے کے بعد کھٹ بچھا کر صفائی
گئی۔ (۱۱۵)

بہت سا داج دیا گیا

ساتوں لڑکیوں کو ڈولوں میں بٹھا کر روانہ کیا گیا۔ لڑکیاں والدین سے
جدائی پر رو رہی تھیں۔ کیونکہ یکدم والدین سے جدائی شاق گذرتی ہے۔
ڈولوں پر سے دھن برسایا گیا (۱۲۸) جب گاؤں کے قریب پہنچے۔ تو گھر کی
عورتیں سن کر بہت خوش ہوئیں۔ ماتا ناکی اور دوسری عورتیں آگے سے
ڈولوں کو لینے کے واسطے آئیں۔ تب ساتوں کا ہر رائے جی سے گٹھ بندھن
کیا گیا۔ جیسا کہ ہندؤں میں دستور ہے۔ اس کے بعد ماتا اننتی نے جل وار
کر پیا۔ اور کنبہ میں بہت سا دھن ڈالا۔

گورو ہرکشن جی

گورو ہرکشن جی دہلی میں جب کہ وہ کیوں سات برس کے ہی تھے۔ ان کا دیہانت ہو گیا۔ اور ان کا بیاہ نہیں ہوا۔

گورو گوبند سنگھ جی کی سگائی و بیاہ

گورو گوبند سنگھ جی کی پہلی شادی جب ان کی عمر ابھی پورے سات سال کی بھی نہ ہوئی تھی ہو گئی۔ شادی کا حال تاریخوں میں اسی طرح ورنن کیا گیا ہے۔

جب آنند پور میں لاہور کے بہت سے لوگوں کا انبوہ گورو جی کے درشن کو آیا۔ تو وہاں لالہ ہرجس رائے کھتری ذات سبکھی نے گورو تیغ بہادر جی سے عرض کی کہ میں اپنی لڑکی جیتو کی شادی آپکے شہزادے کے ساتھ کرنی چاہتا ہوں۔ آپ براہ کرم منظور فرما دیں۔ مگر میری ایک عرض یہ ہے۔ کہ برات لاہور میں آوے۔ کیونکہ شادی لاہور میں ہی ہوگی گورو جی نے فرمایا کہ آجکل ہمارا لاہور کی طرف جانا مشکل ہے۔ آپ سب سامان وغیرہ وہاں سے لے آویں۔ اگر تمہاری یہی منشا ہے۔ تو ہم یہاں تمہارے واسطے نیا لاہور آباد کر دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ کہ آنند پور سے سات آٹھ کوس کے فاصلہ پر شمال کی طرف نیا لاہور آباد کیا گیا۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ گورو جی ساری اپنی پورانی ہندو رسومات کو مانتے تھے۔ اور اسی کے مطابق عمل کرتے تھے۔ ورنہ کیا وجہ تھی کہ اونہوں نے کھتری سابھی گھرانے میں شادی کی۔ کیوں نہ کسی اور ذات مثلاً برہمن۔ اروڑے۔ جاٹ۔ ماگسی اونچ یا نیچ ذات کے گھر میں

شادی کر لی) ساہا سودھا گیا۔ اور پندرہ جیٹھ سمنت ۱۷۳۳ بکرمی شادی
کی تاریخ مقرر کر کے ہری جس نے برہمن کو شگن اور ساہے چھوہارا
دے کر گورو تیغ بہادر جی کی خدمت میں روانہ کیا ہے۔ اتہاس گورو خالصہ (۳۲۵)
آخر بیاہ کی تیاری بڑی دہوم دہام سے ہوئی۔ اور گورو جی کے سر پر
موتیوں کا سہرا باندھا گیا۔ اور بڑی دہوم دہام سے برات روانہ ہوئی۔
"اتہاس گورو خالصہ صفحہ ۳۲۶ پر لکھا ہے" کہ شری گورو گوبند سنگھ جی
مہاراج کو سوگندھت وٹنا (مراد بٹنا سے ہے۔ جو ہندوؤں میں شادی
کے موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے) سے ملکر اشنان کرایا گیا۔ اور نئے خوبصورت
پیلے کپڑے پہنا کر سر پر موتیوں کا سہرا باندھ دیا۔ اور بڑی دھوم دھام سے
برات کی تیاری ہوئی۔ شری گورو تیغ بہادر جی اپنے لڑکے کے سر پر سے
اشرفیاں نچھاور کرتے جاتے تھے۔ (سب ہندوؤں میں یہی دستور ہے)
آتشبازی کی خوب بھرمار تھی۔

جب برات قصبہ میں پہنچی۔ تو عورتیں کچھ سہاگ گاتی تھیں۔ اور کوئی
سٹھنیاں دیتی تھیں۔ (یہ بھی ہندو رسوم کے مطابق ہے) تاریخ گورو
خالصہ صفحہ ۱۳۵

اتہاس گورو خالصہ صفحہ ۳۲۶ و تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۳۵ دونوں میں
لکھا ہے۔ کہ پہلے ملنی کی رسم ادا کی گئی۔ ہر جس ہر روز براتیوں پر رنگ ڈالتا
تھا۔ اور ملنی کے بعد بھی رنگ ڈالا گیا۔ (کیا تت خالصہ اصحاب بھی اسی
طرح ان رسومات کو ادا کرتے ہیں؟)

ہر جس نے براتیوں کی نہایت اعلیٰ درجہ کی خاطر تواضع کی۔ اور کئی روز

تک برات کو رکھا۔ اور ہر قسم کا سامان مہیا کر کے کنیا دان دیا۔ اور خوشی خوشی برات کو رخصت کیا۔ تاریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۳۵

جب برات انند پور واپس آئی۔ تو گورو گوبند سنگھ جی کی ماتا نے اپنی ریتی ورسم کے مطابق دولھا و دولھن دونوں کے سر پر سے جل وار نا کر کے پیا اور اشرفیاں وار کر بانٹیں۔ چاروں طرف سے بدھائی ملنے لگی۔ (اتہاس گورو خالصہ صفحہ ۳۲۷ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۳۵) کلغی دھر بلاس صفحہ ۲۳ پر لکھا ہے۔

بہوہت دے سرے تھیں وار پانی۔ ماتا گجری نے پیتا آن واری

اس کتاب کے مصنف صاحب نویں تت خالصہ سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور انہوں نے دیباچہ میں لکھا ہے۔ کہ یہ کتاب سردار ہر سنگھ صاحب چاولہ کی فرمایش سے لکھی ہے۔ جو لاہور سنگھ سبھا کے لیڈر مانے جاتے ہیں۔

اسی شادی کا حال سورج پرکاش میں یوں لکھا ہے۔

سورج پرکاش کلغی دھر دہان آدہتاں چار۔

تب ہی سبکھئے شگن پٹھائیو۔ دج ناؤ تب لے کر آئیو

بھلے سدن کر وا ئیو ڈیرا۔ کھان پان کر سوادو ڈیرا

شری گورو جی سُن منگل ٹھانا۔ کر ٹیو سہکار گنک مہا نا

سر لیٹ سماں وچار بتاؤ۔ مم ہست منک تلک کڈھا ؤ

پران پیچھی دِپر اجا ری۔ کیجے ماتا سگری تیاری

(ارتھ) تب سبکھی نے نائی اور برہمن کے ہاتھ شگن بھیجا۔ اچھے مکان

میں ڈُن کا ڈیرا لگوایا - ماتا گجری جی سنکر بہت خوش ہوئی - اور کہا کہ میرے لڑکے کو تلک لگانیکا اچھا سماں مقرر کرو - برہمن نے پنچھی پر انکا فال بنایا آگے لکھا ہے

پُن گجری نج پُتر ہکارا	دِیہر جائے سب بھیوا چارا
لیکر سنگو سنک کر پالا	آئی مات سمیپ کرپالا
چوکی چندن چاہر بسائی	کہ تس پچھر گورو دیس بٹھائی
نگن نہال ہیں ویج بھریا ہو	کرم یتھوویت سب کروائیو
بہر لگاسیو مستک ٹیکا	اچھت لاے سہاوت نیکا

(ارتھ) - پھر ماتا گجری جی نے پُتر کو بلایا - برہمن بہ وہت ان کو ساتھ لے آیا - جنکو چندن کی چوکی پر بٹھایا - اور بدھی کے مطابق سب کرم کروا کر یعنی گنتی وغیرہ پوجن کرا کر ان کو تلک لگا کر سگائی کی رسم پوری کی بڑا ہی اتم منگل سمہ تھا - جہاں التسب ہوا - آجکل بھی ہندؤں میں یہی رواج ہے - سورج پرکاش صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے -

لوکک ویدک ریت کرائی	پُن گرہ گمنے گوروگسائیں
دے دان وپر وسرجن کین	اُچیت وست سگری پیچھے دین

سورج پرکاش صفحہ ۲۹

(ارتھ) پر چلیت ویدک رسم کے مطابق سب کام ہوا - پھر گوروجی چوکی سے اٹھ کر گھر گئے - برہمن کو بہت دان دیکر روانہ کیا - اور ضروری اشیاء سب بھیجی گئیں -

اس کے بعد جب بیاہ کا وقت آیا - تو ساہا سودھ گیا - جیسا کہ پوتھی گوربلاس مصنفہ مہنت سمیر سنگھ پٹنہ نواسی صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے - جو سنہ ۱۸۹۶ میں چھپی تھی -

سندر سمہ سوو ھیوبھت دھاری۔ ہاس اساٹھہ شُبھ سنکر من وِوس

تیئیس ۲۳ سو پرچ چکاری۔

یعنی ہاڑ ۲۳ کا ساہا سودھا گیا۔

پنتھ پرکاش مصنفہ بھائی گیان سنگھ گیانی صفحہ ۵۰۰ پر بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

ساہا سندر بنیوگُن ہئیں۔ ہاڑ دوس تیہی شُبھ ٹھوہے

یعنی ہاڑ کی ۲۳ کا ساہا سودھا گیا۔

اس کے بعد لالہ ہرجس سکھی نے برہمن کے ہاتھ بیاہ کا شگن بھیجا جس پر ماتا گجری بہت خوش ہوئیں۔

شگن سُو وِج کر پُن لِکھ پر پونچھی منتھن ھینہ } گور بلاس مہنت سُمیر سنگھ صفحہ ۲۰
مات گجری انی پرسن من پریم پریم پگ بینا }

اس پر لاگیوں کو بہت دان دیا گیا۔ اور سب برادری کو بلایا۔ موئی رنگائی اور بیاہ کی تیاری شروع ہوئی۔

لگن شگن۔ سب ریت رسم۔ کُل کے رواج کے مطابق کیا گیا۔ برات چڑھنے وقت باجے بجتے تھے۔ اور گیت گائے جاتے تھے۔

لگن شگن شُبھ کر بھلے بنج کل کے انوسار } پنتھ پرکاش ۵۰۱
گیت ناد دھُنی بڈرہی۔ چڑہن برات وچار }

گورو جی کو سات سہاگنوں نے اشنان کے وقت ٹبنا ملا۔

شلوک

رل ست سُہاگن بھاگت گورو انگ ٹبنا لاوتی } پنتھ پرکاش ۵۰۱

اس کے بعد گوروجی کو پیلے کپڑے پہنائے گئے۔ اور کل ریت کے مطابق شانت کرائی۔ اور خوب منگل منائی گئیں۔

شلوک

اشنان پن کر ور آئیکے گورو کو پیت پٹ پہرائیکے
کل ریت شانت کرائی شگن منائے گائے بجائیکے } پنتھ پرکاش ۵۰۲

گوروجی کو کنگنا باندھا گیا۔ جب وہ گھوڑی پر چڑھے۔ تو بہت شوبھا دیتے تھے۔

سلونی صورت کے بلہاری۔ کر کنگنا بیاہ کو شوبھت گھوڑی پر اسواری

دگر بلاس سمیر سنگھ صفحہ ۲۲)

گوروجی کو مکٹ اور سہرا بھی باندھا گیا۔ سہرا موتیوں کا تھا۔ اور سنہری تار میں موتی پروئے ہوئے تھے۔ اور مستک پر تلک لگایا گیا (گربلاس سمیر سنگھ صفحہ ۲۲ پنتھ پرکاش صفحہ ۵۰۲

گوروجی کے اوپر سے دھن پھینکا گیا (سوٹ کی گئی)

پنتھ پرکاش صفحہ ۵۰۴ پر لکھا ہے۔ کہ سورج مل۔ مانک چند۔ بسو کمرپال چند دسگو وغیرہ بزرگ برات میں شامل تھے۔

جب برات لالہ ہرجس کے گاؤں لاہور میں پہنچی۔ تو وہاں سب سمبندھی ننگے پاؤں ملنی کے واسطے آئے۔ کل ریت کی گئی۔

شلوک

اس طور مکٹ لاہور گئے بھے گورو سمبندھی آ گئے
من لگن لاگی لگن ننگے پگن آگے آ ملے } پنتھ پرکاش صفحہ ۵۰۴

ڈھکاؤ کے وقت بہت سا دھن برسایا گیا۔ یہاں تک کہ زمین سفید اور سرخ ہو گئی۔ ملنی کی گئی۔ نانکے اور دادکے پروہتوں کو دان دیا گیا۔ ننگ ڈالا گیا۔

شلوک

پُن ہر جس سبھن ملنی کین ۔ ماماں کرپال سمدی پردین
گورو پروہت کل دادکے پربان ۔ نانک پٹر نانک دسے بھان } گوربلاس سمپیر سنگھ ۲۴

بھورا[۱] کی رسم بھی کی گئی۔

سورج پرکاش صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے۔

جہاں بیدی سندر برچ راکھی
سادر سگرے بٹھاون
پوجبت نوگرہ گینتی ساتھ
پُن بیدی ہیں راکھ ہو تا سن
تب دلہن لے نکٹ بٹھائی
بر برسنگ پھیر کر پھیرے
دِج آدک کو درب وڈیرا
دیا رام دِج سمے پچھانا
پُن پرنش ہوئے دین گنہ بھین
رام لاوان لے کر جس ساجا

گن نٹ نار بلوکن کاکھی
پیرا و چارت منتر ن پاؤں
کرے کیرت ٹھانی گور ناتھ
بچارت سرد ی کین پرکاش
پنتھا یوگ سب بدھی کروائی
پانی گرہن کینو ریتس ہیرے
دین دان ست گور ریتس ہیرا
نگرو ساکھو چار باکھانا
سکل سماج ہرکھ ہیں بھین
بیچ بید کا اٹھیئو سماجا

[۱] ہندو لوگ بیاہ سمے بہت سے برہمنوں کو چار و گرد کے علاقہ سے وہاں آ جاتے ہیں۔ دان دیتے ہیں۔ اور اوس کو بھور کہتے ہیں۔

جہاں سندر بیدی رچی ہوئی تھی۔ جب گوروجی وہاں گئے۔ تو سب نے آدر کے ساتھ وہاں بٹھایا۔ سب مرد عورت ان کے درشن کرنا چاہتے تھے۔ برہمن وید منتر پڑھ رہے تھے۔ پہلے گنپتی کا پوجن کیا گیا۔ اور نوگرہوں کی پوجا کی گئی۔ جیسے برہمن کرت کرانا تھا۔ ویسے ہی گوروجی کرتے جاتے تھے۔ پھر بیدی میں اگنی استھاپن کی گئی۔ اور گھی وغیرہ ڈالکر ہر کا شدت کی گئی۔ تب دلہن کو نزدیک بٹھایا گیا اور سناتن ریتی کے مطابق سب بدہی کی گئی۔ اس وقت پانی گرہن کے منتروں سے پانی گرہن کراکر لاواں پھیرے کرائے گئے۔ اس وقت شری گوروجی نے برہمنوں کو بہت دان دیا۔ دیا رام پنڈت ان کے پروہت نے سمہ پہچان کر گونزاچار پڑھا۔ جس کو گوروجی نے پرسن ہوکر بہت دان دیا۔ اس طرح سب لوگ بہت پرسن ہوئے۔

لاواں پھیرے کا کام سماپت ہونے پر گوروجی سب لوگوں کے ساتھ بیدی سے اُٹھ کر جنواسے میں آ گئے۔

ایسے ہی گوربلاس مصنف مہنت سمیر سنگھ پٹنہ نواسی کے صفحہ ۲۲ پر لکھا ہے۔ کہ گوروجی کو کنگنا باندھا گیا۔ اور گھوڑی پر چڑھایا گیا۔ ماتھے پر مکٹ باندھا گیا۔ اور موتیوں کا سہرا باندھا۔ موتی سنہری تاروں میں پروئے ہوئے تھے۔ جب اس طرح سجے ہوئے گوروجی گھوڑی پر سوار تھے۔ اور سر پر چھتر (سرگست) جھول رہا تھا تو گوروجی کی صورت بہت ہی پیاری معلوم دیتی تھی۔ اور گوروجی

کے سر پر سے بسنت سا دھن پھینکا گیا۔ (یعنی سوٹ کی رسم کی گئی)

ملنی کی گئی۔ شلوک گور بلاس سمپرنگہ صفحہ ۲۳

پُن ہر جس سیکھے ملنی کیں ماما کر پال سمدھی پر ویں
گورو پروہت کل دادک پرمان نانک پر نانک دے جان
بھونیچ رچنا رچ رچنگ بھائی کرنے پیو پگ پلک پائی

دارتھ ہرجس سکھی نے ملنی کی۔ ماما کرپال وغیرہ سب سمدھیوں کا مان کیا گیا۔ کل کے داد کے پروہتوں کی مانتا کی گئی۔ نانکے اور پرنانکے پروہتوں کو بھی جانا گیا۔ (قدر کی گئی) ہرجس نے بہت عاجزی کا اظہار کیا۔ اور گلے میں پگڑی ڈال کر بنتی کی۔

بھورکی رسم کی گئی۔ جس میں دان غریبوں کو دیا جاتا ہے۔ برائیو پر رنگ ڈالا گیا۔ اور برہمنوں کو بلا کر شاستر ریتی کے مطابق بیاہ کیا گیا۔

شلوک

پھر بلائے سبھائے شاستر مدھ بہو بیاہ سب بھانتی
جنک نگر جیوں کو پورہا ہیں بھئی ادھک اس کھیاتی
کنیادان گئودان سب پویت جیوں وپر بتلائی

(دارتھ) برہمن کو بلا کر ہر طرح شاستر انوسار بیاہ کیا گیا۔ برہمنوں کے ارشاد کے مطابق کنیا دان اور گئودان کیا گیا۔

گور بلاس سمپرنگہ صفحہ ۲۴

پنتھ پرکاش میں بھی اس شادی کا حال اسی طرح پر لکھا ہے

(شلوک)

اسنان پُن کرواے گورو کو پیت پٹ پھراے کے
کل ریت شانت کرائی شگن منائے گائے بجائیکے

(دھارتھ) اشنان کروائے۔ پھر گوروجی کو پہلے ریشمی کپڑے پہنائی اور سب شگن مناکر کل ریت کے مطابق شانت کروائی۔ اور باجے بجائے گئے۔

اس کے بعد لکھا ہے۔ کہ سر پر مکٹ اور سہرا باندھا گیا۔ اور مستک پر تلک لگایا گیا۔ اور شبھ لگن دیکھ کر برات روانہ ہوئی جب برات لاہور میں پہنچی۔ تو لڑکی والے پیشوائی کے واسطے ننگے پاؤں باہر آئے۔ وہاں بھی کل ریت کی گئی۔ ڈھکاؤ کے وقت دھن برسایا گیا۔ جب براتی کھانا کھاتے تھے۔ تو عورتیں سٹھنیاں اور گالیاں دیتی تھیں۔ اور کل ریت کے انوسار ہاس بلاس ہوتا تھا۔ لالہ ہرجس نے پاپڑ۔ میوا۔ گھی۔ کھچڑی کچا کورا وغیرہ جیساکہ کھتریوں میں رواج ہے۔ سب کچھ جنواسے میں بھیجا۔ بیدی بنائی گئی۔ اور نوگرہ پوجن کئے گئے۔

لاواں لگن بلوکا اوپرور ہرجس بہ لی بتلائیو
پھیرے دین ہیت کر تیاری گورو دلہو کو بلوائیو
بیدی بید ربدھی یُت بر بڈ ٹھاٹھ ٹھٹائے
نوگرہ سپھل ہون ہت دِج ہرجس کے گرہ آئے گئے
امرت ویلا منگل جھیلا میلا لگن ورین
سری گورو نوم پر کل چاروں آیس دولہو مود بھرین

دار نقف) لاواں کالگن برہمنوں نے جس طرح ہر جس کو تبلایا تھا۔ اس کے
مطابق پھیرے دینے کی تیاری کرکے دولہا کو بلایا گیا۔ وید کے مطابق
بیدی بنائی گئی تھی۔ اور نوگرہ پوجن کیا گیا۔ سری گورو تیغ بہادر
لڑیں گورو بھی وہاں موجود تھے۔

اس سے آگے بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ جس کا مختصر مطلب یہ
ہے کہ ہندوؤں کی سب چھوٹی چھوٹی رسمیں ادا کی گئیں۔

اس کے بعد گورو گوبند سنگھ جی کے دو اور بیاہ ہوئے۔ اور کبھی
اسی طرح ہندو رواج کے مطابق گورو جی نے کبھی اپنے آپ کو ہندوؤں
سے علیحدہ خیال نہیں کیا۔ بلکہ وہ اپنی اس حالت کو دیکھ کر
نہایت دکھی ہوتے تھے۔ اور ہر وقت ان کو جالی کے کشٹ دور
کرنے کا فکر دامنگیر رہتا تھا۔

گورو گوبند سنگھ جی کی باقی شادیوں کا حال کتاب کے دوسرے
حصہ میں مفصل بیان کیا جاویگا۔ یہاں پر ایک لائق اور مستند
سکھ مصنف کی رائے گورو گوبند سنگھ جی کے مذہب کے بارہ میں
درج کر دینا نامناسب نہ ہوگا۔

"اس میں کوئی شک نہیں۔ گورو گوبند سنگھ صاحب ہندو
تھے۔ اور اُن کا مت صرف مقدس ویدوں کی پیروی میں تھا
مگر اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ اس زمانہ کے ہندوؤں سے
مروجہ قانون کے خلاف اور برہمنوں کے من گھڑت شاستروں
سے بالکل برعکس اور اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو ان کو ہندوؤں سے ایک

علیحدہ فرقہ قائم کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ ہاں البتہ آجکل
کے آئندہ زمانہ کی حالات پر پیش بینی کر کے اور اپنے اصلی
پورانے ہندو دہرم کو قائم رکھنے کے علاج ہیں۔ جیسا کہ
میں اس کتاب کے دیباچہ میں بیان کرچکا ہوں۔ ان کو خالصہ
پنتھ ایک نیا مذہب ایجاد کرنے کی ضرورت پڑی۔ (گیان سنگھ
گیانی) تاریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۸۱

شہید بھائی تارو سنگھ جی

کا

جیون چرتر

قوم کی خاطر جن لوگوں کے سر جاتے ہیں
زندہ جاوید وہ ہوجاتے ہیں گو مر جاتے ہیں

اس مہان پرش بہادر دھرم ویر کا جیون چرتر جس نے
اپنے آپ کو ہزارہا تکلیفیں جھیلتے ہوئے تو بلیدان کیا۔
پڑھنے والے کے رگ و ریشہ میں حرکت پیدا کر کے قومی سیوا۔ دیش
بھگتی اور دہرم رکھشا کے واسطے تیار کرتا ہے۔ ہر
دہرم اور دیش سے محبت رکھنے والے ہر ایک شخص کے
واسطے اس کتاب کا مطالعہ اتی لابھ و ٹھیک ہوگا۔
قیمت صرف ۱۰ر (ڈیڑہ آنہ) ملنے کا پتہ۔ ورنن کمپنی لاہور

گرو صاحبان ویدوں کے پیرو تھے

مصنفہ سردار ارجن سنگھ جی والد بزرگوار سردار اجیت سنگھ جی اس بےنظیر کتاب میں گرو گرنتھ صاحب کے مختلف پرمانوں اور سکھوں کی دیگر مستند کتب کے بیشمار حوالوں سے لائق مصنف نے اچھی طرح ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے پوجنیہ گرو صاحبان ویدوں کے سچے بھگت تھے گرو مہاراج کے سکھوں اور راستی پسند اصحاب کو ضرور ایک دفعہ اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئیے۔

قیمت صرف ۰/۲/

المشتہر

…رمن اینڈ کمپنی سوداگران کتب و پبلشرز لاہور
وچھووالی

جیون چرتر

شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج

معہ تصاویر

مصنفہ مہتہ آنند کشور جی

یہ پستک نہایت آسان اور سلیس بھاشا میں لکھی گئی ہے پوری شردھا اور پریم سے ہزار بار پڑھو۔ طبیعت پھر بھی سیر نہ ہوگی۔ اس کتاب میں ماسوائے اور باتوں کے مختلف؛ انگریزی اردو۔ گورمکھی اور ہندی کتب کے حوالہ جات اور واقعات کی بنا پر یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج صرف دھارمک نیتا ہی نہ تھے بلکہ پولیٹکل لیڈر اور سچے دیش بھگت بھی تھے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے انسان کے سامنے ایک نیا دور کھل جاتا ہے۔ کتاب کے پہلے حصے میں پہلے نو گروؤں کی زندگی اور کام کا بھی مختصر ذکر درج ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف اردو عہ۔ ہندی عہ

ملنے کا پتہ

ورمن کمپنی وچھووالی لاہور

گورو بانی میں ویدک دھرم مہما

از کھات

دسوں گورو صاحبان ویدک دھرمی تھے

مصنفہ

ستیارتھی

جس کو

تاراچند آریہ اینڈ سنز مالکان بھارت پستکالیہ

سرگودھا نے

منوہر سٹیم پریس سرگودھا میں باہتمام لالہ منوہر لعل ڈی وا پرنٹر کے چھپوایا

مہاپرشوں کی زندگی کا مقصد

دنیا میں مہاپرشوں کی زندگی تعصب اور دھڑابندی سے الگ ہوا کرتی ہے۔ وہ من وچن کرم سے کوئی کام پکشپات میں آکر نہیں کیا کرتے۔ بلکہ جس بات کو اُن کا آتما سچ مانتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ اس کا پرچار کرنا اور اس پر آچرن کرنا اُن کا مُکھیہ اُدیش ہوتا ہے۔ اس نیک آشے کو لیکر سری گورو نانک دیو آدی دس گوروؤں نے اس دیش میں آکر کام کیا۔ اُن کا ارادہ کوئی نیا مذہب یا پنتھ چلانے کا نہ تھا۔ بلکہ وہ غلطی سے پھیلے ہوئے مت متانتروں کو ایک کرنا چاہتے تھے۔

اربوں برس تک اس دیش میں ایک ہی ویدک دھرم رہا۔ گورو صاحبان بھی اسی اٹل سچائی ارتھات ویدک دھرم کو واپس لانا چاہتے تھے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی بانی میں فرمایا۔

سچ پُرانا نہ ہووے

یعنی سچائی ہمیشہ ایک رس رہتی ہے۔ کسی زمانہ میں تبدیل نہیں ہوتی

گورو صاحبان عالمگیر سچائیوں کو ماننے والے اور اُن کے پرچارک تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے وقت میں ایک اونکار مہما۔ ویدمہما ایک ایشور بھگتی۔ ایک دھرم۔ جیو رکھشا۔ پرانی ماتر سے پیار۔ جھوٹ مت کا کھنڈن اور برہمچریہ وغیرہ اٹل سچائیوں کا تحریر تقریر اور عمل سے پرچار کیا۔ اس کا دوسرا نام ویدک دھرم یا آریہ دھرم ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اب ایک ایسا ٹولہ وجود میں آگیا ہے۔ جو ظاہرا تو گورو صاحبان کے پیرو ہونیکا دعویدار ہے۔ لیکن عملاً اُن کی پوتر بانی کے آشے سے بہت دور ہی نہیں بلکہ بعض باتوں میں بالکل خلاف ہو گیا ہے۔ ہمارے اس دعویٰ کی تائید گورو گرنتھ صاحب کے پوتر واکیہ ہر وقت کرنے کو تیار ہیں جس سے انکار کرنا ان سجنوں کے لئے ناممکن ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ گورو نانک دیو سے لے کر گورو گوبند سنگھ جی مہاراج تک دسوں گورو صاحبان پکے ویدک دھرمی اور پراچین رشی منیوں کے نام لیوا تھے۔ وہ ویدوں کی اٹل اور عالمگیر سچائیوں کے سچے بھگت تھے۔ جو سجن ان کو ایسا مانتے ہیں وہی ان کے سچے سکھ ہیں۔ اس پستک میں اپنی طرف سے زیادہ کچھ نہ لکھ کر گورو بانی سے ویدک سدھانتوں اور گورو صاحبان کے مدعا کو ہی ظاہر کیا جاویگا۔ آشا ہے کہ سچائی پسند اصحاب عموماً اور سکھ سجن خصوصاً ان سطور کو بڑے غور اور صاف دلی سے پڑھیں گے تاکہ سنسار میں سچے دھرم کا پرچار ہو۔ اور گورو صاحبان کا مدعا۔ کہ "دھرم ویدھر یاد جگ میں چلاؤں۔ گئو گھات کا دوش جگ سے ہٹاؤں"

پُورا ہو۔ اور سکھ صاحبان ان کا حکم مانتے ہُوئے۔ کہ
"جو تم سکھ ہمارے آرج[1] ۔ دیہو سبہیں دھرم کے کارج"
آنند اور ایش کو حاصل کریں۔

اومکار مہما

"ایک اومکار ست گور پرساد"۔ گورو صاحبان کا بڑا پیارا واکیہ تھا۔ وہ ہر تحریر اور تقریر کے شروع میں اس کا استعمال کرتے تھے۔ وہ پرماتما کے اوم نام کے شیدائی تھے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

سارنگ محلہ ۵

"اور سب بھولے بھرمت نہ جانیا
ایک سدھ اکشر جن کے من وسیا تن وید نت چیا نیا"

مطلب:۔ اور سب غلطی پر ہیں۔ لاعلمی سے نہیں سمجھے۔ جن کے ہردے میں اوم اکشر سما گیا۔ انہوں نے وید کی اصلیت کو پا لیا۔

اہا! دراصل اوم ویدوں میں مُکھیہ اکشر ہے۔ وہی امرت روپ ہے۔ اور گورو بانی میں بھی اس کا درجہ افضل ہے۔ گیانی شیر سنگھ جی نے نت نیم کا ٹیکا کرتے ہُوئے لکھا ہے۔ کہ اوم کا ارتھ گو بڑا وستار والا ہے۔ لیکن بانی میں اس کا ارتھ کیول اکال پُرکھ ہے۔

---

[1] آرج معنی آریہ۔ سرشیٹھ

چنانچہ گورو بانی میں درج ہے کہ

پرنو و آدمی ایک اومکار (بارہ ماہ ماجھ)

(ارتھ، آدمی اومکار کا جاپ کرو۔

" اومکار شبد ادھرے۔ اومکار گور مکھ ترے "

(ارتھ) اومکار پرماتما نے ویدوں کا پرکاش کیا۔ اس اومکار سے رشی منیوں نے موکش حاصل کیا۔

" اومکار اکھشر سنو وچار۔ اومکار اکھشر تربھون سار "

(ارتھ) اومکار کو وچار سے سنو۔ کیونکہ اومکار اکھشر تینوں لوکوں کا سار ہے۔

سجنو ؛ اومکار پرماتما کا ذاتی نام ہے اور باقی اننت نام پرماتما کے صفاتی ہیں۔ اس لیئے سنسار میں پرماتما کے جتنے پرچلت نام ہیں سارے کے سارے ایک اومکار کی شرناگت ہیں۔

وید مہما

گورو صاحبان ویدوں کو ایشوری گیان مانتے تھے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ ویدوں کا آدر گھٹ رہا ہے۔ لوگ ویدوں کے نام پر کئی اویدک باتوں کو ماننے لگے ہیں تو انہوں نے افسوس کیا اور کہا۔

رام کلی کی وار شلوکاں نال محلہ ۲۔ شلوک پہلا

" شاستر وید نہ مانے کوئی۔ آپو آپنی پوجا ہوئی "

(مطلب) لوگوں نے ویدوں اور شاستروں کو ماننا چھوڑ دیا۔ اور اپنی اپنی من گھڑت پوجا شروع کر دی ۔

افسوس تو یہ ہے کہ اس وقت گورو صاحبان کے کئی پیرو وید آدی ست شاستروں کے وردھی بن بیٹھے ہیں۔ اور یہ ثابت کرنے کی غلط کوشش کر رہے ہیں کہ گورو صاحبان ویدوں کو نہیں مانتے تھے کہیں تو وہ بانی کے ارتھوں میں اُلٹ پھیر کرتے ہیں۔ اور کسی جگہ وید نام گیان کا کہہ کر چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کے خلاف ہم اپنی طرف سے کوئی دلیل نہ دیتے ہوئے صرف گورو بانی کو پیش کرتے ہیں۔ جس سے ایک طالب حق کو یقین ہو جائیگا۔ کہ دراصل گورو صاحبان وید کی مہما گاتے اور عظمت ورشا تے تھے۔

(۱) ویدوں میں نام اُتم سو سُنیں نہیں۔ پھریں جیوں بےتالیا
کہو نانک جن سچ تج کوڑے لگے۔ تن جنم جوئے ہاریا (رام کلی محلہ ۳)

(مطلب) ویدوں میں پرماتما کا اُتم نام ہے۔ اس کو نہ سُن کر اس طرح بھٹک رہے ہو۔ جس طرح کوئی بے تال بھٹکتا ہے۔ اے نانک جنہوں نے سچ کو چھوڑا۔ جھوٹ میں راغب ہوئے۔ مانو انہوں نے منشیہ جنم کو جوئے میں ہار دیا۔

(۲) دیوا بلے اندھیرا جائے۔ وید پاٹھ مت پاپاں کھائے۔
(راگ سوہی کی وار شلوکاں نال محلہ ۳)

(مطلب) چراغ کے روشن ہوتے ہی جس طرح اندھیرا بھاگتا ہے۔ ٹھیک

اسی طرح ویدوں کے پیٹھن پاٹھن سے بُدھی کے پاپ ناش ہو جاتے ہیں

(۳) "اسنکھ گرنتھ مکھ وید پاٹھ" (جپ جی صاحب پوڑی ۱۷)

مطلب :- لاتعداد گرنتھوں سے ویدوں کا پاٹھ اعلیٰ اور افضل ہے ۔

(۴) پاتالاں پاتال ۔ لکھ آکاشاں آکاش ۔

اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اک بات (جپ جی صاحب پوڑی ۲۲)

مطلب :- لاکھوں آکاش اور پاتال ڈھونڈ مارے ۔ وید ہی ایک بات کہتے ہیں ۔ گیانی شیر سنگھ جی نت نیم کے ٹیکا میں اس کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں :-

واہگورو دی رچنا وچ پاتالاں تو اگے پاتال تے آکاشاں تو اگے آکاش لکھاں ہی ارتھات بے انت ہن ۔ اس دے انت نوں ٹول کے تھک گئے ۔ وید بھی اکو ہی گل کہندے ہن "

(۵) اہرن مت ۔ وید ہتھیار ۔ (جپ جی صاحب پوڑی ۳۶)

مطلب :- بُدھی بمثل اہرن کے ہے اور وید بمثل ہتھیار کے ۔

ترجمہ گیانی شیر سنگھ جی :- منی دی اہرن ودیا دا ہتھوڑا

گیانی جی نے وید کا ارتھ یہاں ودّیا کیا ہے ۔

(۶) وید پُران جاس گن گاوت تا کو نام ہے میں دھر رے (گوڑی محلہ ۹)

مطلب :- وید اور اتہاس کے گرنتھ جس پربھو کے گن گان کرتے ہیں اے انسان تو بھی ایسے پرماتما کا نام ہردے میں سمرن کر ۔

(۷) چارے وید ہوئے سچیار ۔ پڑھے گُنے تن چار وچار (آسا کی وار شلوک ۱۳ (محلہ پہلا)

مطلب) چاروں وید ہی سچے پرگٹ ہوتے ہیں۔ لہذا ان چاروں کو وچار سے پڑھنا۔ اور ان پر عمل کرنا واجب ہے۔ اب یہاں چار ے وید ارتھات رگ، یجر، سام، اتھرو، کا صاف ذکر ہے۔ جس کا بدلنا کسی بھی گیانی سجن کے لئے ناممکن ہے۔

(۸) "گاون تدھ نوں پنڈت پڑھن رکھیشر۔ جگ جگ ویداں نالے"

(ترجمہ گیانی شیر سنگھ جی) پنڈت (ویداں دے گیانی) رشی = ویداں دے کرتا یا انہاں دیاں نویاں نویاں کھوجاں کرن والے بھی آپو اپنے یگ وچہ ویداں سمیت گا رہے ہن۔

یہاں گیانی جی نے پہلے تو رشی کو ویدوں کا کرتا لکھا۔ مگر ساتھ ہی لکھدیا "یا ان کی نئی نئی کھوج کرن والے" بے شک! رشی وید منتروں کے درشٹا یا ارتھوں کا وستار کرنے والے ہوتے ہیں۔ ویدوں کا کرتا تو کیول ایشور ہی ہے۔ جیسا کہ گورو بانی میں صاف لکھا ہے

"ایک اومکار وید نرمئے"

یعنی اُس ایک پرماتما نے ویدوں کو رچا۔

(۹) "چچا چار وید جن ساجے۔ چارے کھانی چار یگاں"

مطلب) پربھو جس نے چاروں ویدوں کو پرگٹ کیا۔ اور چار قسم کے جاندار اور چاروں یگوں ست یگ۔ تریتا۔ دواپر۔ کل یگ کو بنایا۔

(۱۰) "ہری اسمرن کر بھگت پرگٹائے۔ ہری سمرن کر ویدا اپائے"

مطلب) ایشور بھگتی سے ایشور بھگت پیدا ہوئے اور ایشور بھگتی سے ہی (چار رشیوں دوارا) ویدوں کا ظہور ہوا۔

(۱۱) گورمکھ نادنگ گورمکھ ویدنگ ۔ گورمکھ رہیا سمائی

(ترجمہ گیانی شیر سنگھ جی) گورو دے مُکھ دی بانی ناد اور گورو دے مُکھ دی بانی وید ہے ۔ اور سب کچھ گورو دی بانی وچہ ہی سما رہیا ہے ۔ ایتھے گورو تو بھاو واہگورو (پرماتما) سنے بانی تو اُس دا حکم ہے ۔

ناظرین! دیکھئے ایک مانیہ سکھ لیڈر گیانی شیر سنگھ جی نے وید کو گورو کے مُکھ کی بانی اردھات ایشور کا حکم تسلیم کیا ہے ۔

گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے جاپ صاحب میں فرمایا ہے ۔

(۱۲) پرم وید پُران جا کو نیت بھاکھت نت ۔

پرم کا مطلب ہے ۔ بڑا ۔ پردھان ۔ مُکھیہ اور آد ۔ یہاں گورو جی نے وید کو مُکھ ۔ آد یعنی آغاز سے بڑا اور پردھان تسلیم کیا ہے ۔ پھر اکال استت میں گورو گوبند سنگھ جی مہاراج لکھتے ہیں ۔

(۱۳) انکھید اھید اچھید مُکھ چار گاوت وید

(مطلب) اس پربھو کو جو انکھید یعنی دُکھ سے رہت ۔ ابھید یعنی ایک رس رہنے والا ۔ اور اچھید یعنی جس کے ٹکڑے نہ ہو سکیں ۔ پوری پورن ہے ۔ چاروں وید جو مُکھ یعنی افضل ہیں گاتے ہیں ۔

(۱۴) وسماد ناد وسماد وید (آسا دی وار)

(مطلب) اے پربھو ۔ تیرا ناد اور وید آشچریہ جنک ہے ۔

(۱۵) ہری آگیا ہوئے وید پاپ پُن وچاریا

برہما بشن مہیش ترگن دستاریا (ماروکی وار)

(مطلب) پربھو کی آگیا سے وید ہوگئے ۔ جنہوں نے پُن اور پاپ کا وچار

کیا ۔ برہما (پیدا کرنا) وشن (پرورش کرنا) مہیش (سنگھار کرنا) ان تین پرکار کے گنوں کا وستار کیا ۔

(۱۵) وید پکاریں پن پاپ سُرگ نرک کا بیو
جو بیجے سو اُگوے ۔ کھاندا جانے جیو (سارنگ کی وار

(مطلب) ویدوں میں پن اور پاپ کا جو سُرگ اور نرک کا بیج ہے ۔ اچھی طرح کتھن ہے ۔ جیسا کوئی بوتا ہے ۔ ویسا ہی کھاتا ہے ۔ یعنی ویدوں میں لکھے پن کے کام کر کے سُرگ کا بیج بوتا ہے ۔ اور پاپ کرم کر کے نرک کو حاصل کرتا ہے ۔

(۱۶) برہما وشن مہیش دیو اپایا ۔ برہمے دتے وید پوجا لایا ۔

(مطلب) پربھو نے برہما وشن مہیش تردیو دیوتا اُتپن کئے ۔ اور برہما کو چاروں ویدوں کا گیان دیا ۔ اور اُس کو اپنی بھگتی میں لگایا ۔

(۱۷) تم سب ہی تے رہت نرالم ۔ جانت بھید وید اور عالم

(مطلب) لے پربھو ۔ آپ سب سے نیارے ہیں ۔ اس بات کو وید اور ودوان لوگ جانتے ہیں ۔

(۱۸) تا کا موڑھ اُچارت بھیدا ۔ جا کا بھیو نہ پاوت ویدا

(مطلب) اس پربھو کا بھید یا انت مورکھ لوگ بتاتے ہیں ۔ جس کا انت وید نہیں پاتے ۔ کیونکہ وید بھگوان نے پربھو کو اننت اور اتھاہ ورنن کیا ہے

(۱۹) وید ویاکھیان کہے اک کہے ۔ اوہ بے انت انت کن لہے ۔
(سوئیے دین کی پرتی پال)

وید ویاکھیان کرتا ہے۔ کہ پربھو ایک ہے اور بے انت ہے اس کا انت کسی نے نہیں لیا۔

(۲) سمرتی پوران جیتر وید ۔ کھٹ شاستر جا کو جپات
پتت پاون بھگت وچھل ۔ نانک ملئے سنگ سات

سمرتی ۔ اٹھارہ سکھ۔ گرنتھ اور چار وید چھ شاستر جس پربھو کی بھگتی ورنن کرتے ہیں۔ وہ پربھو گرے ہوؤں کو اٹھانے والا بھگتوں پر کرپالو ہے۔ اس کی اپاسنا کرنے یوگیہ ہے۔

ناظرین۔ دل تو چاہتا ہے کہ ویدوں کی مہما کے سینکڑوں پرمان گورو بانی سے درج کر دینے جائیں لیکن زیادہ وستار کے ڈر سے تھوڑے سے ہی درج کئے ہیں۔ آپ ان کو غور سے وچاریں۔ ان کا مطلب بالکل صاف ہے۔ اس سے آپ کو صاف پتہ لگیگا۔ کہ گورو صاحبان ویدوں کو ایشوری گیان ۔ گیان کا بھنڈار۔ پاپ اور پن کو بتلانے والے آدی سرشٹی میں پرگٹ ہوئے ہوئے اور سب سے افضل مانتے تھے۔ لیکن آجکل کے سکھ سجنوں نے "ہم ہندو نہیں" نامی پستک میں لکھدیا ہے۔ کہ

"اس میں شک نہیں کہ گورو نانک صاحب کے بزرگوں نے وید پڑھے۔ اور وید انوسار آچرن کیا۔ لیکن سکھوں کیلئے گورو گرنتھ صاحب دھرم پستک ہے۔ اور سکھ دھرم ہی مکتی داتا ہے۔ وید یا کوئی اور دھرم گرنتھ نہیں" یا گورو گرنتھ صاحب تو

بنا ہو رکیسے دھرم پُستک پر نسچہ نہ رکھنا " وغیرہ

اس وقت سکھ سجنوں کی طرف سے ویدوں کے خلاف گورو بانی کے حوالہ جات دئیے جاتے ہیں۔ اُن سے ویدوں کی بڑائی میں ذرا بھر فرق نہیں آتا۔ اُلٹا یہ سب کچھ اُن کے نہ سمجھنے کے باعث ہے۔ مثلاً

پنڈت میل نہ چکئی۔ سجے وید پڑھے جُگ چار (سوُد ٹھ محلہ ۳)

یا۔ وید کتیب سمرتی شاستر ان پڑھیاں مکت نہ ہوئی (سوہنی محلہ ۵)

ان کا مطلب صاف ہے۔ کہ ویدوں کے صرف پڑھ لینے سے پاپ دور نہیں ہو سکتے نہ مکتی ہوتی ہے۔ خواہ چار یُگوں تک کوئی پڑھتا رہے۔ گویا صرف ویدوں کے پڑھنے ہی سے جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے۔ کوئی بھی پاپوں سے مبرا نہیں ہوتا۔ ٹھیک اسی طرح ایک آدمی برسوں گورو بانی کا پاٹھ کرتا ہے لیکن اس پر عمل نہ کرے اور اُلٹا چلے تو اُس کو گورو بانی کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتی۔

علاوہ ازیں جہاں جہاں گورو بانی میں یہ آیا ہے کہ وید پربھو کی اننت مہما یا شکتی کا تھاہ نہیں پا سکتے تو یہ بھی بالکل درست ہے۔ کیونکہ پرماتما کی مہما اپار، شکتی اننت۔ قدرت اتھاہ ہے۔ اس لئے وید یا کوئی پستک یا کوئی رشی منی یا گورو اور گوربانی اس کا نہ پار پا سکتے ہیں اور نہ تھاہ لے سکتے ہیں۔ مثلاً

جنہہ نت نیت اُچرنت وید۔ جنہہ الکھ روپ کتھنت کتیب (اکال اُستت)

(مطلب) جس پربھو کو وید بھگوان نیت اُچارن کرتا ہے۔ اور جس پربھو کو کتیبیں الکھ روپ کتھن کرتی ہیں۔

نارد آدک ویہہ بیا سک منی مہان اننت
دھیائے دھیائے تھکے سبھے کر کوٹ کشٹ ورنت (اکال اُستت)
کہاں رام کرشنا ۔ کہاں چندر سُورنگ ۔ سبھے ہاتھ باندھے کھڑے کال جوتنگ
(وچتر ناٹک)

مہانہ جانے دید ۔ برہما نہ جانے بھید ۔ اوتار نہ جا نے اننت
پرمیشر پار برہم بے اننت ۔ (رام کلی محلہ ۵)

برہمے وڈا کہائے اننت نہ پایا ۔ نہ تس باپ نہ مائی ۔ کن تو جایا
نہ تس روپ نہ ریکھ ۔ ورن سبایا ۔ نہ تس بھکھ پیاس رجا دھایا
(خلاصہ مطلب) پربھو کے برابر سنسار میں کوئی وستو نہیں ۔ وید ۔ برہما ۔
آدی دیوتا ۔ رام کرشن آدی اوتار اور بڑے بڑے گورو ۔ سب ہی اُس
کے در کے سوالی ہیں ۔

ناظرین! پربھو کی اس پرکار مہما ورنن کرنے سے ۔ ویدوں ۔ رشی
منیوں ۔ بزرگوں اور گوروں کا درجہ کم نہیں ہوتا ۔ بلکہ یہ تو ان کے افضل
اور سچا ہونے کا ثبوت ہے ۔

ہاں! چونکہ گرنتھ صاحب میں بہت سارے بھگتوں کی بانی بھی درج
ہے ۔ اس لئے کہیں کہیں کبیر صاحب آدی بھگتوں نے وید کے خلاف
بھی لکھا ہے ۔ لیکن اس میں ان کا چنداں قصور نہیں ۔ جنم سے شُودر
ہونے کی وجہ سے اُس زمانہ کے برہمن ان کو ویدوں کے پڑھنے
اور سُننے کا ادھیکار نہ دیتے تھے ۔ اس لئے وہ نہ ویدوں کو دیکھ

سکے نہ پڑھ سکے - پورانک بھائی ویدوں کو بہت ہی اُلٹے معنوں میں پبلک کے سامنے پیش کرتے تھے۔ اس لئے کبیر آدی بھگتوں کو مجبوراً یہ رائے دینی پڑی کہ

وید کتیب افترا بھائی - من کا بھرم نہ جائی

دریں حالات ان لوگوں کا لکھا پرمان نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ یہ بات گوروبانی کے بالکل خلاف ہے - اس لئے بھی ماننے کے قابل نہیں اور ساتھ ہی کبیر صاحب نے ایک جگہ کہا ہے -

وید کتیب کہو مت جھوٹے - جھوٹا جو نہ وچارے
جو سب میں ایک خدا کہت ہو۔ تو کیوں مرغی مارے

(پربھاتی کبیر جی)

وید کی پستک کو جھوٹا مت کہو - جھوٹا وہ ہے جو ان کو وچار کر پڑھتا نہیں - اے انسانو! جب سب میں ایک خدا کہتے ہو تو مرغی وغیرہ بے کس و بے زبان جانوروں کو کیوں قتل کرتے ہو -

ایک ایشور پوجا

گورو صاحبان کا مکھیہ اُدیش دنیا میں ایک پرماتما کی بھگتی کا پرچار کرنا تھا۔ وہ سنسار سے مردم پرستی - مورتی پوجا - پستک پرستی کو مٹانا چاہتے تھے۔ وہ مختلف معبودوں کو چھوڑ کر دنیا میں ایکتا پیدا کرنا چاہتے تھے - اُن کا فرمان تھا - کہ - ایک پتا - ایکس کے ہم بالک

یعنی سنسار کا ایک پتا پرماتما اور ساری دنیا اس کی اولاد ہے۔ دنیا میں مت متانتروں کے جھگڑے محض ایک ایشور پوجا نہ ہونے کے کارن ہیں۔ چنانچہ گورونانک دیوجی اپنی بانی کے شروع میں ہی لکھتے ہیں۔ کہ

ایک اومکار۔ ست نام کرتا پرکھ۔ نربھو۔ نرویر۔ اکال مورت اجونی سے بھنگ۔ گور پرساد۔"

مطلب) پرماتما ایک ہے۔ جس کا سچ اور پوتر نام اومکار ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والا۔ سنسار کا پیدا کرنے والا۔ ڈر سے رہت۔ دیر ودودھ سے رہت۔ کال یا موت کے بندھن سے الگ۔ جنم میں نہ آنے والا اور گیان کا پرکاش کرنے والا ہے۔

گیانی شیر سنگھ جی اس شلوک کے متعلق لکھتے ہیں کہ

"ایک اومکار توں لے کے گور پرساد تک سارا شلوک خالصہ دھرم دا مکھ سدھانت ہے۔ اس وچ ست کرتار آدک وشیشنا دوارا ایشور دا سروپ تے اس دے گن کرم پوری طرح پرگٹ کر دتے ہن"

ناظرین! آپ آریہ سماج کا دوسرا اصول پڑھیں اور مندرجہ بالا شلوک کو سامنے رکھیں۔ بالکل یکساں مطلب ہے۔ سچ پوچھئے تو ان سدھانتوں کی دنیا کا کوئی بھی مذہب مخالفت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

گورو صاحبان کے وچن ہیں۔

ایک چھوڑ دوجے لگے۔ سا جیبھا جل جائے (وار گوجری محلہ ۳)

مطلب) جو جیبھا ایک ایشور کو چھوڑ کر دوسرے کی بھگتی میں لگے۔ وہ جل جانے کی سزاوار ہے۔

خصم چھوڑ دوجے لگے ۔ ڈُبے سے ونجاریا (دار آسا)

(مطلب) اُس مالک حقیقی (پرماتما) کو چھوڑ کر جو دوسرے کسی کو مالک تصوّر کرتے ہیں۔ وہ بھوساگر میں ڈُوبا کرتے ہیں۔

ناظرین! کتنے سچے پوِتر اور ویدانکول شلوک ہیں۔ مگر آجکل کے سکھ سجنوں کی من گھڑت کوِتا ملاحظہ فرمائیے۔

ہُن ستِرن تیری بخش لے تُوں اوہڑ کلغی والیا
کر دے کُبِتیاں دُور سب ہے باز چٹے والیا

اے واہگورو واپنتھ پیارا نتی دا نہ لگے جی
بھل دھرم شتا جھبدے اِہ خالصہ ہُن جگے جی

چھڈ دے پُوجا ہور دی تے صدق سکھی دے ہار لیئے
ہے پتت پاون بھگت وچھل کلغی دھر گورو سارلے

پھڑ بانہہ بھوجل پار کر ہے آس اوٹ تو ہاریا
تدھ باجھ بیلی کوئی ناہیں۔ تر ٹڈ ششتر دھاریا

سب جگت ہیں سنگھ تیج بھیلے منگھ سب سچ جائیں جی
سب دوت دشمن دور ہوں۔ گوبند ہری گن گائیں جی

پیارے بھائیو! کیا یہ مردم پرستی نہیں۔ کیا یہ گور بانی کے سدھانت کے سراسر خلاف نہیں۔ کیا ہم گورو بانی کو نظر انداز کر کے ایک ایشور پوجا کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ اُس کو پتت پاون بھوجل پار کرنے والا اور مکتی داتا مان لیں؟ کیا پرماتما ہمارا

سچا متر اور بیلی نہیں ؟ کیا وہ ہمیں بھو جل سے پار نہ کریگا ؟

گورو گو بند سنگھ جی مہاراج قابل عزت تھے ۔ ایشور بھگت تھے ۔ بہادر کشتری تھے ۔ ہمارے رہبر اور قوم کے رکھشک تھے ۔ لیکن ہم اُن کی پوتر بانی کا انادر کر کے اُن کو ایشور کا درجہ نہیں دے سکتے ۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم پرماتما اور گورو صاحبان ہر دو سے بے مکھ ہو جائیں گے اور پاپ کے بھاگی بنیں گے ۔ کیونکہ کلغی دھری مہاراج نے کہا ہے

جو ہم کو پرمیشور اُچریں ۔ سو نر نرک کنڈ میں پڑیں

موکو داس تون کا جانو ۔ یا بھید نہ رنچ پچھانو

میں ہوں پرم پرش کو داسا ۔ دیکھن آیو جگت تماشا

(مطلب) جو ہم کو پرمیشور کا درجہ دیں گے ۔ وہ نرک کنڈ میں پڑیں گے مجھے اس پربھو کا داس سمجھو ۔ اس بات میں ذرا بھی بھید یا شک نہ سمجھو میں، پرم پرش پرماتما کا داس ہوں ۔ اور اپنے کرموں دوارا اس جگت کا تماشہ دیکھنے آیا ہوں ۔

پھر قدیم غلطی

گورو شبد گورو گرنتھ صاحب میں جگہ بہ جگہ آیا ہے ۔ مگر وہاں عموماً گورو کا ادتھ پرماتما ہے ۔ لیکن سکھ بھائیوں نے اس لفظ کو دیہہ دھاری گورو (گورو نانک دیو آدی دس گوروؤں کے لئے استعمال کر لیا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم غلطی میں پڑ کر ان بھائیوں نے دیہہ دہاری

گورو کو پرماتما کا درجہ دیدیا ہے ۔ حالانکہ گیانی شیر سنگھ جیسے
سمجھدار آدمیوں نے تسلیم بھی کیا ہے ۔ کہ
"گورومت وچ گورو بھی کیول روحانی اُستاد ہے ۔ سکھ گورو دی
سکھیا پا کے ارتھات واہگورو دے ملن دا رستہ سمجھ کے پھر اُس نوں
ملن لئی سوتنتر ہے"
اب گورو بانی کے پرمان بھی دیکھیئے ۔
(۱) گورمکھ ناد نگ گورمکھ ویدنگ ۔ گورمکھ رہیا سمائی ۔
گورو ایشر گورو گورکھ برہما ۔ گورو پاربتی مائی
یہاں گورو کا ارتھ گیانی شیر سنگھ جی نے پرماتما ہی کیا ہے ۔ اور ایک جگہ
لکھا ہے کہ ۔
"گورو نانک دیو جی کا سوائے پرماتما کے کوئی گورو نہ تھا"
جس سے صاف ثابت ہے کہ گورو نانک دیو کی اُچارن کی ہوئی
بانی میں جہاں بھی گورو شبد آیا ہے ۔ وہ صرف پرماتما کے ارتھوں میں
ہی آیا ہے ۔
(۲) پون گورو پانی پتا ماتا دھرت مہت
(پون (ہوا) ہمارا واگورو سب واگورو ہے (ترجمہ گیانی شیر سنگھ جی)
(۳) گور پرساد پرم پد پایا سنگے کا سٹ تریا
(مطلب) ایشور کی کرپا سے مکتی کے درجہ کو حاصل کیا ۔
دیہہ دھاری گورو صرف ودّیا گیان کا داتا ہے ۔ مکتی داتا صرف
ایشور ہی ہے ۔

(۴) سب سُرتی مل سُرت کمائی ۔ سب قیمت مل قیمت پائی
گیانی دھیانی گورو گورو ہائی کہن نہ جائی تیری تل وڈیائی

(مطلب) چاروں وید گیانی دھیانی اور گورو جن نہ تیری (پربھو کی) قیمت ڈال سکتے ہیں ۔ اور نہ ہی تل بھر بڑائی ہی کر سکتے ہیں ۔

(۵) آد انت اگو او تارا ۔ سوئی گورو سمجھو ہمارا

(مطلب) وہی پرماتما جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا وہ ہی ہمارا سچا سکھشک یا گورو ہے ۔

(۶) نبوت نانک گور چرن لاگے ۔ واجے انہد تورے (راہ راس)
نانک جی عرض کرتے ہیں کہ پربھو کی شرن میں آنے پر اکھنڈ اور انحد باجے بجے ۔

(۷) گورو گور اکو ویس انیک ۔
گوروؤں کا بھی گورو پرماتما ایک ہے ۔ لیکن اس کی قدرتیں انیک ہیں

(۸) تن من دھن سب سونپ گورو کو ۔ حکم منیئے پائیے (آنند)
تن من دھن پربھو کے حوالے کر دو ۔ حکم ماننے سے ہی وہ حاصل ہوگا
اگر یہاں گورو شبد کے ادھک دیہہ دھاری گورو میں لگائے جائیں
تو یہ شلوک استریوں کے پاٹھ کے لائق نہیں رہ سکتا ۔ کیونکہ کوئی بھی
پتی برتا استری سوائے پتی دیو کے کسی کو بھی اپنا تن ارپن نہیں کر سکتی

(۹) بانی تاں گاؤ گورو کیرہی ۔ بانیاں سر بانی (آنند)
(مطلب) پربھو کی بانی گاؤ ۔ جو تمام بانیوں سے افضل ہے

(۱۱) گورو پرسادی ہر من وسیا - پورب لکھیا پایا (آنند)
(ترجمہ گیانی شیر سنگھ جی) اکال پُرکھ دا اہ مُڈھ دا قانون یا لیکھ ہے کہ انسان پورن آتم گیان اور پریم رس کو حاصل کرے ۔
پرمان تو اس کے متعلق سینکڑوں دئے جا سکتے ہیں ۔ مگر متلاشیان حق اتنے سے ہی سمجھ جائیں گے کہ گورو لفظ کے درست معنی نہ سمجھنے کے کارن ہی گورو بانی کے سدھانت کے خلاف ایک ایشور پوجا کی جگہ ہمارے سکھ سجن بھی اسی قدیم غلطی میں پڑ کر کئی طرح کی پوجا مان بیٹھے ہیں ۔ گورو نانک دیو جی نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے ۔
اِکو صاحب اکو حاہ - ایک سیوے دُوجا نُہ

ایک دھرم

جس طرح دو اور دو چار ہر ملک میں اور ہر زمانہ میں درست ہے ۔ اسی طرح دھرم بھی سارے سنسار کا سب جگہ اور ہر زمانہ میں ایک ہی ہوا کرتا ہے ۔ گورو صاحبان کا منشا سنسار میں ایک عالمگیر دھرم کا پرچار تھا ۔ وہ مذہبوں اور فرقوں کو ایک کرنا چاہتے تھے ۔ جو لوگ آج بدقسمتی سے یہ مانتے ہیں کہ انہوں نے ایک تیسرا پنتھ چلایا ۔ وہ گورو صاحبان کے سدھانتوں کا انادر کرتے اور اُن کی ہر دلعزیزی کو گھٹاتے ہیں ۔ کیونکہ وہ تو پرانی ماتا کو ایک رُت سمجھتے تھے ۔ جیسا کہ "ایکے نین ایکے کان ایکے دیہہ ایکے بانی

22662

98/908

خاک باد آتش اور آب کو رلاؤ ہے (اکال استت)

دسم گورو فرماتے ہیں کہ سب انسانوں کی ایک جیسی آنکھیں، کان جسم اور بانی ہے۔ مٹی، ہوا، آگ اور پانی سے ملا ہوا سب پرانیوں کا ایک جیسا شریر ہے۔

گورو نانک دیو جی فرماتے ہیں:

اکو فرقہ رب دا۔ تس وچہ بہتے بند

مطلب) پرماتما نے ایک منش جاتی بنائی۔ لوگوں نے اس میں بہت بند لگا دیئے۔

آکھے نانک شاہ۔ سچ سنو امام۔ مذہب ملت قبول نہیں فرقے کیتے نہ کام۔ عمل اوتھے نبھنی۔ درگاہ پئی قبول۔

مطلب) پربھو کے دربار میں مذہب ملت اور پنتھ کا کوئی کام نہیں جیسے جس کے عمل ہوں گے۔ ویسا ہی اس نیائے کاری کی سچی عدالت میں قبول ہو گا۔

سادھو ایک پد دو باٹاں مارے۔ آد ایک انت ایک وچہ مارگیہ کھاٹمارے

مطلب) اے بھلے پرشو منزل مقصود ایک ہے۔ مگر راستے دو بن گئے ہیں۔ آغاز ایک انجام ایک۔ درمیان میں انسانوں کی غلطی سے راستے پھٹ گئے۔

دسم گورو فرماتے ہیں۔

بنگ کے بنگالی۔ فرنگ کے فرنگاوالی۔ دلی کے دلوالی تیری آگیا میں چلت ہیں روہ کے رہیلے۔ ماگھ دیس کے مگھیلے۔ بیر بنگسی بندیلے۔ پاپ پنج کو ملت ہیں

گورکھا اگن گاوے چین محین کے سیس نبا وے بتتی دھیاوے۔ دوکھ دیہہ کے دلت ہیں
جن اتم ہے دھیایو۔ تن پورن پرتاپ پائیو پرسر وھن دہام بھیل بھول سے پھلت ہیں
(مطلب) بنگال ہو یا فرنگی۔ دلی کا ہو یا روہیلا۔ تبتی یا گورکھا۔
چین کا ہو یا کسی بھی دیش کا۔ جس نے بھی پربھو کو دھیایا۔ اس نے
پورن پرتاپ یعنی اعلیٰ رتبہ حاصل کیا۔

حاصل مطلب یہ کہ جس طرح پر ماتما ایک ہے۔ اسی طرح
دہرم بھی ایک ہے۔ کیونکہ سارے سنسار کا وہی ایک مالک
اور راجہ ہے۔ وہ اعمال کو دیکھتا ہے۔ اس کے دربار تک
پہونچنے کے لئے کسی خاص فرقے "مذہب یا ملک سے تعلق رکھنا
ضروری نہیں بلکہ نیک اعمال اور ایشور بھگتی کی ضرورت ہے۔ جو بھی جس
ملک میں اور جس سوسائیٹی کے اندر رہتا ہوا اس کی بھگتی کریگا۔ وہی
مکتی اور سورگ کے سکھ کو حاصل کریگا۔

(۸) جیو رکھشا

آجکل سکھ بھائیوں میں گوشت خوری کا رواج عام ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ
یہ کوریتی سکھ عورتوں کے اندر بھی بڑھ رہی ہے۔ وواہ وغیرہ خوشی
کے موقعوں پر کئی بے گناہ جانوروں کی جان پر آ بنتی ہے۔ وہ کہتے یعنی
مسلمانوں کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا تو نہیں کھاتے۔ لیکن ایک اومکار ست
نام کی پوڑھی پڑھ کر تلوار سے ایک دم قتل کیا ہوا جس کو وہ اپنے
لفظوں میں جھٹکا کہتے ہیں کھا لیتے ہیں۔

ناظرین! کتنا انرتھ ہے۔ کہاں پہلی پوڑھی کا پوتر ارتھ اور کہاں یہ قصائی پن! ذرا گورو نانک دیو جی کے شبد ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) درد مند درویش۔ بے درد قصائی ۔

(۲) حق پرایا نانکا اس سُور اس گائے۔ گورو پیر ہاماں تاں بھرے
جے مُردار نہ کھائے۔

(۳) دے عذاب غریب نوں۔ کھائے تناں دا مانس
مرغی مارے پیر جی۔ دغا کرے غریبی گھاس
ہور بچیا رہے بہو جانوراں پائے پرندے لکھ
مارن پائے حیران ہو۔ سو ہے جلاداں کھکھ

(۴) جور وظلم حرام ہے۔ جو بسر غریباں ہوئے
بے زباناں نوں مار کر۔ کھاوے مانس جو کوئے

(۵) کارن سوادے نفس دے۔ جاناں ذبح کرائے۔
جنہوں کوئی مارسی۔ پھر اوبھی کو ہسی آئے

(۶) گئو بھینسے تے مرغیاں۔ جو ہوئے حیوان غریب
تہ پرچھری حرام ہے۔ کھاون تنہاں پلیت

(۷) بے زبان پر چھری حرام۔ قیامت لیکھا رہیا امان
جیسا کرے تیسا ہی پادے۔ ہتھیں ہتھیں جھگڑ چکادے۔

ناظرین! جنم ساکھی بھائی بالا کے مندرجہ بالا شبد بالکل صاف ہیں۔ ان کے ارتھ یا تشریح کی کوئی ضرورت نہیں۔ ذرا کبیر صاحب کے شبد بھی ملاحظہ فرمائیے :-

(۱) ان جھٹکا آن بسمل کینا ۔ دیا دوہاں بھئیں بھاگی ۔ کہے کبیر سنو بھائی سادھو ۔ آگ دوہاں گھر لاگی ۔

(۲) کبیر زوری کیئے ظلم ہے ۔ کہتا نام حلال ۔ دفتر لیکھا مانگیے تب ہووے کون حلال ۔

(۳) کبیر جیاں جو ماریں زور کر ۔ کہتے ہیں حلال ۔ دفتر دے جب کاڈھسی ۔ ہوگا کون حوال ۔

گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے فرمایا ہے کہ

ہاتھی کی پکار پل پاچھے ہی پہونچت تاہیں ۔ چینٹی کی چنگھاڑ پہلے ہی سنت ہے

مطلب) اس پربھو کے دربار میں غریب سے غریب اور چھوٹے سے چھوٹے جانور کی آہ و پکار سب سے پہلے سُنی جاتی ہے ۔

کوڑ بولے مردار کھائے ۔ اورن کو سمجھاون جائے (ماجھ راگ کی وار)

دو دو سیر گوشت (مُردار) کھا کر جو اُلٹے گیانی دوسروں کو اپدیش دینے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ وہ گورو بانی کے ان شبدوں پر ذرا وچار کریں

"جے رت لگے کپڑے جامہ ہوئے پلیت ۔ جو رت پیویں مانسا ۔ تن کیوں نرمل چیت"

مطلب :- جس طرح کپڑے پر خون لگ جانے سے وہ ناپاک ہو جاتا ہے ۔ اس طرح گوشت کھانے اور خون پینے سے انسانوں کا من ناپاک ہو جاتا ہے ۔ اس لئے جو سکھ سجن گوشت خوری کر کے بھی ایشور بھگتی کے دعویدار ہیں ۔ وہ سخت غلطی اور گمراہی کے گڑھے میں ہیں جیو رکھشا کے حق میں اور گوشت خوری کے خلاف گورو بانی سے سینکڑوں پرمان دئے جا سکتے ہیں ۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ اتنا ہوتے

ہوئے بھی سکھوں کے اندر کوئی ایسا اپدیشک نظر نہیں آتا۔ جو اس گناہ کبیرہ کے خلاف آواز بلند کرے۔

ذات پات

گورو صاحبان نے جب سے ذات پات کی تقسیم اور آپس میں ویرودھ اور اونچ نیچ کا سوال دیکھا۔ تو انہوں نے اس کے خلاف زبردست پرچار کیا لیکن زمانہ آیا جب خود سکھوں میں اس غلطی نے گھر کر لیا۔ مثلاً برہمن سکھ۔ جٹ سکھ۔ اروڑے سکھ۔ مذہبی سکھ وغیرہ الگ الگ ذاتیں بن گئیں۔ موجودہ سکھ سجنوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی: لیکن تعصب میں آکر ایک گڑھے سے نکلتے نکلتے دوسرے گڑھے میں خود ہی جا گرے۔ سکھ اونچ، سہج دھاری درمیانے۔ مونے نیچ اور اچھوت مثلاً

(۱) مونے کراہار نہیں کھانا (گورپرتاپ سوریہ)

(۲) رسویا سکھ رکھے (رہت نامہ بھائی چوپہ سنگھ)

(۳) مینے مسند۔ دھیرملی۔ رام رائی۔ نڑی مار۔ کڑی مار اور سرگما (مونہ یا جس نے بال کٹا رکھے ہوں) نال ورتن ویہار نہیں کرنا (اکرتی اپدیشیا)

گویا مینے مسند۔ دھیرملیئے۔ رام رائے۔ اور سر کے بال کٹانے والے وغیرہ یہاں نیچ اور کافر قرار دیئے گئے۔ پہلی ذاتیں بھی ان سے مٹ نہ سکیں۔ اور یہ لوگ ایک نئی ذات کا اضافہ ہو گئے۔ ذرا گورو بانی کے پرمان بھی ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) کبیر یہ پریت ایک سَو کیٔے۔ اتیہ دو بدھا جائے۔

بھاویں لمبے کیس رکھو ۔ بھاویں گھرڑ منائے

مطلب :- جب ایک پربھو کو معبود مان لیا ۔ تو دل سے تعصب دور ہو گیا دُوئی ہٹ گئی ۔ دوسرے سے دُبِدا مٹ گئی ۔ اب خواہ کوئی لمبے بال رکھے یا سر کو منڈوا لے ۔

(۲) درگاہ ذات نہ جو سے ہے ۔ اپے تبے نہ ہوئے ۔ سچو سچ بتاؤں ہے کرتا کرے سو ہوئے ۔ (جنم ساکھی)

(۳) رو حاں ذات نہ پات ہے ۔ ہندو مسلمان

(۴) جو کرن عبادت رب دی ۔ پر درگاہ پوے قبول
اگے نام نہ ذات ہے ۔ عملاں اوپر نبیڑ
عملاں باہجوں مومنو پوسن دوزخ جھیڑ

گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کا کتھن ہے ۔

(۱) مون بھجے نہیں ۔ مان تجے نہیں ۔ بھیکھ سجے نہیں منڈ منڈائے کنٹھ نہ کنٹھی کٹھور دھرے نہیں سیس جٹاں کے جوٹ سہائے سانچ کہوں سن لے چیت دے من ۔ دین دیال کی سام سدھائے پریت کرے پربھو پایت ہے ۔ کرپال نہ بھیجت لانڈ کٹائے

(وچیتر ناٹک)

(۲) نہ جٹا منڈ دھارو ۔ نہ مندرکا سوارو ۔ جپو تاس نامنگ سرے سبر کام ہنگ

(۳) سوانگن میں پرمیشور ناہیں ۔ کھوج پھرے سب ہی کو کاہیں

(۴) تیر تھ کوٹ کیئے اشنان دئیے بہو دان مہا برت دھارے دیس پھرے کر بھیس تپودھن ۔ کیس دھرے نہ ملے ہری پیارے

(خلاصہ مطلب) کسی طرح کا بھیراوہ بنالو۔ کوئی بھیکھ سجالو۔ بال رکھو۔ جٹا بڑھاؤ۔ یا مُنڈ منڈالو۔ کوئی نام رکھ لو۔ یا کسی ذات پات کے دائرے میں درج ہو جاؤ۔ سُنّت کرالو۔ یا کنٹھی پہن لو۔ پانچ ککّے رکھو۔ یا امرت چھک لو۔ مکے جاؤ یا کاشی۔ امرت سر کے درشن کرو یا پٹنے صاحب کے سوانگن میں پرمیشور نا ہیں۔ یعنی پرماتما ان سوانگوں کے اندر نہیں۔ جو اس سے پریت کریگا وہی پائیگا۔ رُوح کی نہ ذات ہے۔ نہ رنگ نہ وہ مسلمان ہے نہ عیسائی۔ نہ وہ ہندو ہے نہ سکھ۔ جس کے اعمال نیک ہوں گے۔ اور جو اس پربھو کی عبادت کریں گے۔ وہی اُس کی درگاہ میں قبول ہوں گے۔

پیارے بھائیو! کتنا صاف اور غیر متعصبانہ اپدیش ہے۔

پاکھنڈ کھنڈن

گورو صاحبان نے جہاں کہیں بھی ویدورُدھ سچے دھرم کے خلاف آچرن دیکھا۔ وہیں اس کا کھنڈن کرنا اپنا کرتویہ سمجھا۔ اس زمانہ میں اگیانتا کا راج تھا۔ لوگ سچائی اور ایشور کے سروپ کو بھول چکے تھے۔ کئی طرح کی پوجا اور پاکھنڈ رائج تھے۔ اُن کی اصلاح کیلئے گورو صاحبان نے جگہ بہ جگہ پوتر بانی کا اُچارن کیا۔ تاکہ پاکھنڈ اور کوریتی دُور ہو اور لوگ دھرم کے اصلی سروپ کو سمجھ سکیں۔

گورو صاحبان نے جب دیکھا کہ لوگ چار دیواری کے گھرے ہوئے ایک مکان کو ہی جس میں ایک اونچے آسن پر کوئی گرنتھ رکھا ہوا ہو

دھرم سال کے نام سے پکارتے ۔ اور اس کے آگے متھہ ٹیکتے ہیں تو
انہوں نے کہا:۔ جگمے دھرتی ساجیین ۔ سچی دھرم سال (سوہی کی وار)
اے انسان! پربھو نے اپنی قدرت سے جو دھرتی بنائی ہے ۔ یہی سچی
دھرمسال ہے ۔ جہاں بیٹھ جاؤ ۔ پربھو بھگتی کر لو ۔

رب نہ وچہ کتیب وے ۔ رہے علحدہ جاٹے ۔

ایشور پستک کے اندر موجود نہیں وہ تو الگ ہستی سرو ویاپک اور ذرّے
ذرّے میں موجود ہے ۔

اور جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ کئی طرح کے ظاہرا بھیکھ بنا کر
اپنے آپ کو ایشور بھگت ظاہر کرتے ہیں ۔ کسی نے بھگوا پہن کر ۔ کسی
نے بھسم رما کر ۔ کسی نے جٹا بڑھا کر ۔ کسی نے دستارہ سجا کر ۔ کسی نے
مالا پہن کر ۔ کسی نے تسبیح پھیر کر ۔ غرضیکہ کوئی نہ کوئی بھیکھ بنا کر لوگوں کو
ٹھگنے کا ڈھنگ نکال رکھا ہے ۔ تو فرمایا کہ :۔

(۱) متھے ٹکا تیڑ دھوتی ککھائی ۔ ہتھ چھری جگت قصائی (آسا دی وار)
ماتھے پر ٹکا لگا رکھا ہے ۔ کمر میں پنڈتوں کی طرح دھوتی باندھ لی ہے
ہاتھ میں دھوکے کی چھری لیے ہوئے جگت کے لئے قصائی ثابت
ہو رہے ہیں ۔

(۲) بھیکھ دھاری تیرتھ بھوگھنے ۔ نہ اے من ماریا جاٹے (سورٹھ کی وار)
گیانی شیر سنگھ جی نے بھیکھ کا ارتھ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :۔ "بھیکھ اس
کو کہا جاتا ہے جو سنسار میں سے کچھ دھارمک آدمیوں کی علیحدہ
جماعت بنا کر ان کا ایک علیحدہ نشان قائم کر لینا"

سو لفظ بھیکھ میں ہندو مسلمان - عیسائی اور سکھوں کے ہر قسم کے ظاہرا نشان آجاتے ہیں ۔ خواہ وہ ٹکا دھوتی ہو یا سنت - صلیب ہو - یا پانچ ککے -

(۳) اُدرے کارن اپنے باہیے بھیکھ کریں ۔ (رام کلی کی وار)

مطلب :- پیٹ کے لئے دنیا کئی طرح کے بھیکھ کرتی ہے -

(۴) شیخ صبوری باہرا ۔ کیا حج کعبے جائیے ۔

کبیر جا کا دل ثابت نہیں ۔ تاکو کہاں خدائیے (شلوک کبیر)

کسی قسم کی پوشاک پہن لو ۔ گورو دواروں اور مندروں ۔مسجدوں اور گرجوں میں متھے رگڑتے پھرو ۔ حج اور تیرتھ کیلئے سفر کرو ۔ جب تک من قابو میں نہیں اُودھار ہونا مشکل ہے ۔

گورو صاحبان نے جب دیکھا ۔ کہ کوئی ایک فرقہ کسی شہر کے خاص مندر کو ہر مندر کے نام سے یاد کرتا ہے ۔ یا کئی ایک مکانوں کا نام خدا کا گھر یا ہر مندر رکھا گیا ہے تو انہوں نے کہا ۔

باہر موُل نہ کھوجئے گھر ماہیں ودھاتا

من مکھ ہر مندر کی سار نہ جانہی تن جنم گنواتا

اے انسانو ! پربھو تو سب جگہ موجود ہے ۔ غلطی سے اس کو باہر تلاش نہ کرو ۔ من مکھو ! اپنے ہردے کو ہی ہر مندر سمجھو ۔ کیوں انمول جنم کو برباد کر رہے ہو ۔

اس پر گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے کیا ہی اچھا کہا ہے ۔

کبہو پربھو سو بھاکھ ہوں ۔ کسو نہ کان راکھ ہوں ۔ کسو نہ بھیکھ بھیج ہوں ۔
الیکھ بیج ہوں ۞ پکھان پوج ہوں نہیں ۔ نہ بھیکھ بھیج ہوں کہیں ۔
انت نام گائے ہوں ۔ پرم پرکھ پائے ہوں ۞ جٹا نہ سیس دھار ہوں ۔
نہ مُدر کا سدھار ہوں ۔ نہ کان کاہو کی دھروں ۔ کبہو پربھو سو میں کروں ۞
بھجوں سو ایک نامینگ ۔ جو سرو کام ٹھامینگ ۔ نہ جاپ آن کا جپوں ۔
نہ اور تھاپنا تھپوں ۞ بے انت نام دھیائے ہوں ۔ پرم جوت پائے
ہوں ۔ نہ دھیان آن کا دھروں ۔ نہ نام اور اُچروں ۞

اہا! کتنی سچی اور گیان بھری باتیں ہیں ۔ کاش آج لوگ ان پر دھیان
دیتے ۔ گورو جی کہتے ہیں :-

میں تو وہی کہونگا ۔ جو مجھے انتر آتما میں براجمان پرماتما کا حکم ہے
اس کے سوا میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا ۔ میں پتھر پوجا کرنے والا نہیں
نہ ہی میں بھیکھ دھاری ہوں ۔ میں پربھو نام گانے والا ہوں ۔ نہ سیس
پر جٹا بڑھاؤں اور نہ مدر کا پہنوں ۔ میں ایک ایشور کو جو سب کے کام
سنوارتا ہے اور بے انت ہے کی اُپاسنا کرنے والا ہوں ۔ میں اس
کے سوا کسی اور کا دھیان نہیں کرتا ۔ اور نہ ہی کسی دوسرے کا نام اُچارن
کرتا ہوں ۔

اگے جات ردپ نہ جائے تیہا ہووسے ۔ جیہے کرم کمائے (آسا محلہ ۳
ذات یا ظاہر انشانات کبھی سہائیک نہ ہوں گے ۔ ایسا ہی پھل ملیگا ۔
جیسے کرم ہوں گے ۔

اس لیئے محض خیالات کے اختلاف کی وجہ سے سکھوں کا ہندوؤں
کو۔ مسلمانوں کا عیسائیوں کو برا ماننا ایک دوسرے کیا لغۃ محض فرقے
یا خاص نشانات کی وجہ سے نفرت کرنا اور کسی خاص پہراوے کو ہی
دھرم کا نشان سمجھنا مورکھتا ہے۔

کبیر ملاں منارے کیا چڑھے۔ سائیں نہ بہرہ ہوئے
جا کارن تو بانگ دے۔ دل ہی بھیتر جوئے

اے کبیر منارے پر چڑھ کر جو تو بانگ دے رہا ہے۔ کیا پرماتما
کانوں سے بہرہ ہے۔ ارے جس کیلیئے تو آواز دے کر رہا ہے
اس کو دل میں ہی تلاش کر"۔

ذرا اونچی آواز سے لوگوں کو سنانے اور دکھانے کی خاطر پاٹھ
کرنے والے بھائی غور فرمادیں۔

جہہ پنتھ تیرا کوئی نہ سنجانو۔ ہری کا نام تہاں نال پچھانو
مذہبوں والے تیرے واقف ہوں یا نہ ہوں۔ اگر پرماتما کی بھگتی تیرے
سنگ ہے تو تجھے کسی فرقے یا پنتھ کا آسرا لینے کی ضرورت نہیں۔

گیانی شیر سنگھ جی نے نت نیم کے ٹیکا میں دو باتیں بہت اچھی
لکھی ہیں:۔

(۱) اکثر سکھ ایسے ملیں گے جو کہیں گے کہ میں فلاں بانی کا اکاون پاٹھ
روز کرتا ہوں۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ تو نے گرو بانی سے کیا سیکھا
تاں اللہ اللہ تے خیر صلا سمجھ"۔

۲. زبان منتر وانگوں پڑھدی رہندی اے ۔ تے من ادھر ادھر دیاں کھیڈاں کھیڈ دا رہندا ہے۔

سب پرکار کے نشوں اور مانس کا کھنڈن

نانک آکھے رکن دین ۔ لکھیا وچہ کتاب ۔ درگاہ اندر مارین جو پیندے بھنگ شراب
چرس افیمی پوستی چلماں چھکن پیشاب
کھان معجوناں کتلیاں سیخیں لائے کباب

اگر حقہ پینا گناہ ہے تو شراب، بھنگ، افیم اس سے زیادہ ہے۔ غرضیکہ کوئی بھی نشے والی چیز اور گوشت کھانے والے پرماتما کی درگاہ میں سزا کے مستحق ہیں۔

سچے سادھوؤں اور برہمنوں کی پوجا کرو

گورو صاحبان نے جہاں پاکھنڈیوں اور بھیکھ دھاریوں کا کھنڈن کیا ہے۔ وہاں سچے سادھوؤں اور برہمنوں کی پوجا پر بھی زور دیا ہے اور ساتھ ہی ان کے لکشن بھی ورنن کر دئے ہیں۔ تاکہ کپاتروں کی پوجا نہ ہو۔ (۱) سو برہمن بھلا آکھئے ۔ جے بجھے برہم وچار

(۲) سو پڑھیا سو پنڈت بینا ۔ گورو شبد کرے وچار
اندر کھوجے تت لہے ۔ پاوے موکھ دوار (سورٹھ کی وار)

(۳) سو پنڈت جو من پربودھے ۔ رام نام آتم میں سودھے
رام نام رس پیوے ۔ سو کلجگ میں جگ جگ جیوے

(۴) وید پوران سمرتی بوجھے مول ۔ سو کشتم میں جانے استھول

چھوں ورناں کو دے اُپدیش ۔ نانک اس پنڈت کو سدا آدیس
(خلاصہ مطلب) وہی برہمن اُتم ہے ۔ جو وچار سے برہم (پرماتما)
کو تلاش کرے ۔ وہی عالم اور دانا پنڈت ہے ۔ جو ایشور بانی کا
وچار کرے ۔ اپنے اندر ہی ایشور کی تلاش کرے ۔ وہی مکتی کو
حاصل کرے گا ۔

جو من کو قابو میں رکھے ۔ آتما میں ایشور پریم پیدا کرے ۔ وید
اور شاستر کے مول پربھو کو سمجھے ۔ سوکھشم پربھو میں استھول جگت
کو جانے ۔ برہمن ۔ کھشتری ویش اور شودر چاروں ورنوں کو دھرم
کا اپدیش دے ۔ وہی سچا برہمن اور پنڈت ہے اور ہمیشہ پوجا کے
یوگیہ ہے ۔

گورو گوبند سنگھ جی مہاراج فرماتے ہیں ۔
جوگی جٹا دھاری ستی ساچے برہمچاری ۔ دھیان کاج ۔ بھوک
پیاس دیہہ پہ جرت ہیں ۔ (اکال اُستت)

جو سچے یوگی ۔ تپسوی اور برہمچاری ہیں ۔ وہ ایشور بھگتی میں لین
ہونے کیلئے بھوک پیاس اور کشٹ شریر پر سہارا کرتے ہیں ۔

برہمچریہ مہما

(۱) مکھ سچا اندر سچی ۔ سینے منی نہ جاٹے ۔
ایسی رہنی جو رہے تس کو کال نہ کھائے (جنم ساکھی)

پر اپنا من کر موجن آنا ۔ پاربرہم کو تن ہی پہچانا (گورو گوبند سنگھ جی
مطلب :۔ منہ سے سچ بولنا ۔ اندریوں کو جیتنا ۔ برہمچریہ کو دھارن
کرنا ۔ کہ خواب میں بھی کام نہ ستائے ۔ آیو کو بڑھاتا اور موت
سے بچاتا ہے ۔ جس نے اپنا من قابو کر لیا ۔ ایشور کو اسی نے
پہچان لیا ۔

راکھش کون اور دیوتا کون

سادھ کرم جو پرکھ کماویں ۔ نام دیوتا جگت کہاویں
کُکرت کرم جے جگ ماہیں کرہیں ۔ نام اُسر تنہکو جگ دھرہیں ۔
بھلے پرشوں کو جو دنیا میں نیک کام کرتے ہیں دیوتے ۔ اور جو
بدچلن ہیں اُن کو جگ میں راکھش کے نام سے پکارا جاتا ہے

دکھئے ۔ دروند در تیرے نام رتے درویش بھیئے ۔
کھلڑی کھپری لکڑی ۔ چمڑی ۔ سکھا سوت دھوتی
کینی ۔ تو صاحب ہوں سانگی تیرا ۔ پر نوے نانک
جاتی کیسی ۔

دیوتا پرش جو ظاہر میں دکھئے دردمند ہیں ۔ تیرے دروازے پر
تیرے نام میں مست درویش ہوئے ہیں ۔ ہرگ چرم ۔ کھپر
ڈنڈ ۔ چوٹی ۔ جنیؤ اور دھوتی پہن لی ہے ۔ اے پربھو ! تو
مالک ہے اور میں تیرا سانگی ہوں ۔ نانک جی کہتے ہیں میں
تیرا ہی جاپ کرتا ہوں ۔ پھر ذات پات کیسی ۔

سچی سندھیا کرو

اہیا سندھیا پروان ہے ۔ جت ہری پربھو میر اچت آوے
ہر سوں پریت اپجے ۔ ماِیا موہ جلاوے
گور پرسادی دُبدھا مرے ۔ منوا استھر سندھیا کرے وچار
نانک سندھیا کرے من مُکھی ۔ جیو نہ ٹکے ۔ مر جمے ہوئے خوار
سندھیا وہی منظور ہے جس سے پر ماتما چت آوے ۔ پربھو سے
پریت پیدا ہو ۔ موہ آدی وشیوں کو بھسم کرے ۔ پربھو کی کرپا
سے دُبدھا کا ناش ہو ۔ من استھر ہو جائے ۔ ٹک جائے ۔
سندھیا کے ارتھوں کا وچار ہو ۔ لیکن من مُکھی لوگ سندھیا
کرتے ہیں ۔ دل قائم نہیں ۔ جیو ٹکتا نہیں ۔ ایسے لوگ
جنم مرن کے چکر میں خوار ہوتے ہیں ۔
یہاں ہم گیانی شیر سنگھ جی کے الفاظ کو دوہرانا مناسب
سمجھتے ہیں ۔
(۱) اکثر سکھ ایسے ملیں گے جو کہیں گے کہ میں فلاں بانی کا
اکاون پاٹھ ہر روز کرتا ہوں ۔ اگر اس سے پوچھا جائے کہ
تو نے گورو بانی میں سے کیا سیکھا ، تاں اللہ اللہ تے خیر صلاح سمجھو
(۲) زبان منتر وانگوں پڑھدی رہندی ہے ۔ تے من ادھر
اُدھر دیاں کھیڈاں کھیڈ دا رہندا ہے ۔

۴۳. روحانی کھوجی نوں من اِکاگر کرن دی وادی ضرور پانی چاہی دی اے -

۴۴. اِہ دھیان رکھو کہ بانی دا پاٹھ اُتنا ہی لابھ وائیک ثابت ہووےگا - کہ جیہڑا ہردہ جوڑ کے کیتا جاوے -

آریہ پنتھ

جو تم سکھ ہمارے آرج - دیو سیس دہرم کے کارج

آج ہمارے سکھ بھائی آریہ نام سے گھبراتے ہیں - مگر کلغی دہر جی مہاراج بڑے فخر سے اپنے سکھوں کو آریہ نام سے یاد کرتے ہیں -

جنیؤ یعنی یگیو پویت

کہا جاتا ہے کہ گورو صاحبان جنیؤ کے ورودھی تھے اور کہ انہوں نے خود جنیؤ نہیں پہنا تھا - اور اس کے خلاف اُن کے کچھ شبد بھی پیش کئے جاتے ہیں - مثلاً

دیا کپاہ - سنتوکھ سوت - جت گڈھیں ست وٹ -

اِہ جنیؤ جیو کا ہے - تاں پانڈے گھت

مطلب :- جس میں رحمدلی بمنزلہ کپاس اور سنتوکھ کا سوت ہو - برہمچریہ یا جت بمنزلہ گانٹھ اور سچائی کا وٹ دیا گیا ہو - اگر تیرے پاس

ایسا جنئو ہے۔ تو اے برہمن۔ اس کو میرے گلے میں ڈال دے یا

تپ بن پوجا۔ ست بن سنجم۔ جت بن کا ہے جنیو

مطلب:۔ تپسیا کے بغیر بھگتی۔ سچائی کے بغیر سنجم اور برہمچریہ کے بغیر جنیو کس کام کا۔

مندرجہ گوربانی کو غور سے دیکھیئے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ گورو جی مہاراج جنیو کے اصلی مطلب کو سمجھتے تھے۔ یگیوپویت یا جنیو کا دوسرا نام برہم سوتر ہے۔ برہم معنی وید یا سچے علم کے ہیں اس لیئے برہم سوتر کے معنی ہیں علم حقیقی کو ظاہر کرنے والا سوتر اسی لیئے سوامی دیانند جی مہاراج اور دوسرے آچاریوں نے اس کو ودیا کا نشان کہا اور مانا ہے۔ ودیا تین پرکار کی ہے:۔ کرم گیان اور اُپاسنا۔ جو انسان خواہشات نفسانی کو قابو کر کے علم حقیقی کو حاصل کرتا ہے۔ اس کو برہمچاری کہتے ہیں۔ اس لیئے کہا۔

"جت بن کا ہے جنیو" یا "جت گنڈھ ہیں ست وٹ"

گویا علم حقیقی۔ جت ست۔ دیا۔ سنتوکھ وغیرہ صفات کے بغیر لاحاصل ہے۔ جنم ساکھی اس بات کی شاہد ہے کہ باوجود مندرجہ بالا بانی آچارن کرنے کے گورو نانک صاحب جی نے جنیو دھارن کیا اور اس کے بعد جب وہ لالو ترکھان کے گھر گئے تو لالو نے گورو صاحب کے گلے میں جنیو دیکھا۔

گورو تیغ بہادر جی کے متعلق تو صاف درج ہے۔ کہ

تلک جنجو راکھا پربھو تا نکا ۔ کینو بڑو کلو ہیں ساکا

اور کون نہیں جانتا کہ گورو تیغ بہادر جی مہاراج نے اپنے پیارے پتر کلغی دھر اور پوتوں
تک کو جنئو اور گئو برہمن کی رکھشا کیلئے بلیدان کر دیا ۔ "سہج دھاری سکھ" نامی کتاب
کے مصنف بھائی پنجاب سنگھ نے لکھا ہے کہ "ہندو لوگ بڑے کرتگھن ہیں کہ
گورو صاحب کے اُپکاروں کو بھلا رہے ہیں" کتنا غلط الزام ہے ۔ آج جو لوگ
گورو بانی کے اُلٹ جا رہے ہیں وہ تو اپنے آپ کو گورو بانی کے ٹھیکہ دار مانتے
ہیں اور جو گورو صاحبان کے کارناموں کو شردھا کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور موجودہ
سکھ بھائیوں کے نفرت آمیز سلوک ۔ سر گمے ۔ نڑی مار ۔ سر گھسے وغیرہ
بیجا الفاظ کو برداشت کر کے بھی گورو بانی کا پاٹھ کرتے ہیں اُن کو کرتگھن
کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔

دراصل جنئو کے مطلب کو سمجھ کر دیا کے اس نشان کو دھارن کرنا صحیح ہے
ورنہ سوت کے دھاگے کے سوا کچھ بھی نہیں ۔ گورو صاحبان کے اس منشا
کو نہ سمجھ کر جن بھائیوں نے اس کا تیاگ کیا ہے ۔ کیا وہ
"باہر دھوتی تونبڑی اندر وس نکور ۔ سادھ بھلے اَن ناتیاں چور سو چور چور"
کی بانی کو دیکھ کر کہ "سادھ بھلے ان ناتیاں" یعنی نیک انسان اشنان
کے بغیر ہی اچھے ہیں ۔ اشنان کرنا ہی چھوڑ دیں گے

چاروں ورن

دنیا کے اندر انسان مختلف کام کرتے ہیں ۔ شری وید بھگوان نے اس کو چار
قسموں میں منقسم کر دیا ہے ۔ یعنی معلموں ، اپدیشکوں اور دماغی کام

کرنیوالوں کو برہمن - اپنی قوت بازو سے راج پربندھ کرنیوالوں کو کھشتری
صنعت وحرفت اور بیوپار کرنے والوں کو ویش - اور دوسروں کی نوکری کرنے
والوں کو شودر - ان میں کوئی بھی قابل نفرت نہیں کوئی اچھوت نہیں چنانچہ
گوردواک بھی ہے :- جوگ شبدنگ - گیان شبدنگ - وید شبدنگ برہمنا
کھشتری شبدنگ - شور شبدنگ - شودر شبدنگ پرا کرتا

مطلب :- یوگ کرنا - گیان وان ہونا اور وید پڑھنا برہمن کا کام ہے - بہادر ہونا
کھشتری کا اور سیوا کرنا شودر کا کام ہے اور برہمن کے متعلق فرمایا - کہ

چھوں ورناں کو دے اپدیش - نانک اس پنڈت کو سدا آدیس

مندرجہ بالا حوالوں سے ثابت ہے کہ جنم کی ذات پات کو نہ مان کر گورو
صاحبان ویدک ورن آشرم کو مانتے تھے - جو محض اعمال اور اوصاف
پر مبنی تھا - اسلئے ہمارے بھائیوں کو اس قدرتی تقسیم سے گھبرانیکی بجائے اس کو
اپنانا چاہیئے -

ہندی پریم

گورو صاحبان عموماً اور دسم گورو کلغی دھر جی خصوصاً ہندی کے پریمی تھے
کیونکہ یہ ہماری ماتری بھاشا اور دیش بھر کی ایک بھاشا ہونے کے لائق ہے
لیکن ہمارے کچھ بھائی پنجابی اور ٹھیٹھ پنجابی کو ہی دھارمک بھاشا مان کر غلط
راستہ پر جا رہے ہیں - جیسا کہ گیانی شیر سنگھ جی مہاراج نے بھی لکھا ہے کہ
(۱) دسم گورو کی بانی بولی کے لحاظ سے اس زمانہ کے ایک اونچے ہندی مہاکوی کی کویتا ہے
(۲) پنجاب کے لاکھوں آدمی گوروبانی کو پڑھتے ہیں - لیکن اکثر سوچ کر نہیں پڑھتے
جس کا نتیجہ یہ ہو گیا ہے کہ سری گورو گرنتھ صاحب جی کی پنجابی کا ہماری بولی
(موجودہ پنجابی) سے تعلق ٹوٹ گیا ہے -

ہے۔ ڈر لگتا ہے کہ کچھ دیر کے بعد گورو گرنتھ صاحب جی کی بولی ہم سے دور ہی نہ ہو جاوے۔ ناظرین! مانیہ سکھ لیڈر کے دل سے نکلے ہوئے الفاظ ملاحظہ کریں اور نتیجہ نکالیں کہ ہندی کو نہ اپنا کر پنجابی کے پیچھے لگے ہوئے لوگ کس طرح دھارمک گرنتھوں سے دور جا رہے ہیں۔ اگر آج سے ہی وہ سجن ہندی بھاشا کو ماتری بھاشا سمجھ کر ترقی دیں تو اُن کے لئے گورو بانی کے ارتھوں کو سمجھنا بہت ہی آسان ہو جائے۔

آخری نویدن

ہم نے گورو بانی کے حوالوں سے اس امر کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے کہ دسوں گورو صاحبان ویدک دھرم کے ماننے والے تھے۔ اُن کا مدعا کوئی تیسرا پنتھ جاری کرنے کا نہ تھا۔ چنانچہ ذکر آتا ہے کہ گورو رام داس جی مہاراج نے اکبر کی سبھا میں وید کے پوتر گایتری منتر کا اُچارن کیا تھا۔ گورو صاحبان نے گورو مریادہ کے نام سے کوئی مریادا نہیں چلائی۔ بلکہ ویدک ریتی سے ہی اپنے دواہ آدی سنسکار ہندو گھرانوں میں کئے۔ آشا ہے کہ حق کے متلاشی سجن دھڑا بندی کو چھوڑ کر ان کو غور سے پڑھیں گے۔ یہ چند سطور محض ایکتا اور اتفاق پیدا کرنے کیلئے لکھی ہیں۔ تاکہ غلط فہمی میں پڑ کر جو بھائی اپنے آپ کو الگ مانتے ہیں وہ ایک ہی بابا کے پوتے بن کر اور خیالات سے متفق ہو کر آپس میں ایک ہو جائیں۔ آشا ہے کہ جس بھاو کو لے کر ہم نے یہ کتاب لکھی ہے اُسی بھاو سے ناظرین اس کا مطالعہ کرینگے۔ اوم شم

گوربانی میں ویدک دھرم مہما

ارتھات

دسوں گورو صاحبان ویدک دھرمی تھے

مصنفہ

ستیارتھی

جس کو

"تاراچند آریہ اینڈ سنز مالکان بھارت پستکالیہ

سرگودھا نے

منوہر سٹیم پریس سرگودھا میں باہتمام لالہ منوہر لعل ودیا پرنٹر کے چھپوایا

مہاپرشوں کی زندگی کا مقصد

دنیا میں مہاپرشوں کی زندگی تعصب اور دھڑا بندی سے الگ ہوا کرتی ہے۔ وہ من وچن کرم سے کوئی کام پکشپات میں آکر نہیں کیا کرتے۔ بلکہ جس بات کو اُن کا آتما سچ مانتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ اس کا پرچار کرنا اور اس پر آچرن کرنا اُن کا مکھیہ اُدیش ہوتا ہے۔ اس نیک آستے کو لیکر مہری گورونانک دیو آدی دس گوروؤں نے اس دیش میں آکر کام کیا۔ اُن کا ارادہ کوئی نیا مذہب یا پنتھ چلانے کا نہ تھا۔ بلکہ وہ غلطی سے پھیلے ہوئے مت متانتروں کو ایک کرنا چاہتے تھے۔

اربوں برس تک اس دیش میں ایک ہی ویدک دھرم رہا۔ گورو صاحبان بھی اسی اٹل سچائی ارتھات ویدک دہرم کو واپس لانا چاہتے تھے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی بانی میں فرمایا۔

سچ پرانا نہ تھیئے

یعنی سچائی ہمیشہ ایک رس رہتی ہے۔ کسی زمانہ میں تبدیل نہیں ہوتی

گورو صاحبان عالمگیر سچائیوں کو ماننے والے اور ان کے پرچارک تھے ۔ اس لئے انہوں نے اپنے وقت میں ایک ؛ دمکار مہما ۔ ویدمہما ایک ایشور بھگتی ۔ ایک دھرم ۔ جیو رکھشا ۔ پرائی ناری سے پیار ۔ جھوٹ مت کا کھنڈن اور برہمچریہ وغیرہ اٹل سچائیوں کا تحریر تقریر اور عمل سے پرچار کیا ۔ اس کا دوسرا نام ویدک دھرم یا آریہ دھرم ہے ۔ لیکن بدقسمتی سے اب ایک ایسا ٹولہ وجود میں آ گیا ہے ۔ جو ظاہرا تو گورو صاحبان کے پیرو ہونیکا دعویدار ہے ۔ لیکن عملاً اُن کی پوتر بانی کے آشے سے بہت دور ہی نہیں بلکہ بعض باتوں میں بالکل خلاف ہو گیا ہے ۔ ہمارے اس دعویٰ کی تائید گورو گرنتھ صاحب کے پوتر واکیہ ہر وقت کرنے کو تیار ہیں ۔ جس سے انکار کرنا ان سجنوں کے لئے ناممکن ہے ۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ گورو نانک دیو سے لے کر گورو گوبند سنگھ جی مہاراج تک دسوں گورو صاحبان پکے ویدک دہرمی اور پراچین رشی منیوں کے نام لیوا تھے ۔ وہ ویدوں کی اٹل اور عالمگیر سچائیوں کے سچے بھگت تھے ۔ جو سجن ان کو ایسا مانتے ہیں وہی ان کے سچے سکھ ہیں ۔ اس پستک میں اپنی طرف سے زیادہ کچھ نہ لکھ کر گورو بانی سے ویدک سدھانتوں اور گورو صاحبان کے مدعا کو ہی ظاہر کیا جاویگا ۔ آشا ہے کہ سچائی پسند اصحاب عموماً اور سکھ سجن خصوصاً ان سطور کو بڑے غور اور صاف دلی سے پڑھیں گے تاکہ سنسار میں سچے دہرم کا پرچار ہو ۔ اور گورو صاحبان کا مدعا ۔ کہ

"دھرم ویدھر یا د جگ میں چلاؤں ۔ گئو گھات کا دوش جگ سے ہٹاؤں"

پورا ہو۔ اور سکھ صاحبان ان کا حکم مانتے ہوئے۔ کہ

"جو تم سنگھ ہمارے آرج[1]۔ دیو سیس دھرم کے کارج"

آنند اور یش کو حاصل کریں۔

اومکار مہما

"ایک اومکار ست گور پرساد" ۔ گورو صاحبان کا بڑا پیارا واکیہ تھا۔ وہ ہر تحریر اور تقریر کے شروع میں اس کا استعمال کرتے تھے۔ وہ پرماتما کے اوم نام کے شیدائی تھے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

سارنگ محلہ ۵

"اور سب بھولے بھرمت نہ جانیا

ایک سدھ اکشر جن کے من وسیا تن دیدے نت چھپا نیا"

مطلب :- اور سب غلطی پر ہیں۔ لاعلمی سے نہیں سمجھے۔ جن کے ہردے میں اوم اکشر سما گیا۔ اُنہوں نے وید کی اصلیت کو پا لیا۔

اہا! دراصل اوم ویدوں میں مکھیہ اکشر ہے۔ وہی امرت روپ ہے۔ اور گورو بانی میں بھی اس کا درجہ افضل ہے۔ گیانی شیر سنگھ جی نے نت نیم کا ٹیکا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اوم کا ارتھ گو بڑا وستار والا ہے۔ لیکن بانی میں اس کا ارتھ کیول اکال پرکھ ہے۔

---

[1] آرج معنی آریہ۔ سرشیٹھ

چنانچہ گورو بانی میں درج ہے کہ

پرنوو آدی ایک اومکار (بارہ ماہ ماجھ)

(ارتھ) آدی اومکار کا جاپ کرو۔

"اومکار شبدا دھرے ۔ اومکار گورمکھ ترے"

(ارتھ) اومکار پرماتما نے ویدوں کا پرکاش کیا۔ اس اومکار سے رشی منیوں نے موکش حاصل کیا۔

"اومکار اکھشر سنو وچار ۔ اومکار اکھشر تربھون سار"

(ارتھ) اومکار کو وچار سے سنو ۔ کیونکہ اومکار اکھشر تینوں لوکوں کا سار ہے ۔

سمجھو ! اومکار پرماتما کا ذاتی نام ہے اور باقی اننت نام پرماتما کے صفاتی ہیں ۔ اس لیئے سنسار میں پرماتما کے جتنے پرچلت نام ہیں سارے کے سارے ایک اومکار کی انترگت ہیں ۔

وید مہما

گورو صاحبان ویدوں کو ایشوری گیان مانتے تھے ۔ انہوں نے جب دیکھا کہ ویدوں کا آدر گھٹ رہا ہے ۔ لوگ ویدوں کے نام پر کئی اویدک باتوں کو ماننے لگے ہیں تو انہوں نے افسوس کیا اور کہا ۔

رام کلی کی وار سلوکاں نال محلہ ۳ ۔ شلوک پہلا

" شاستر وید نہ مانے کوئی ۔ آپو آپنی پوجا ہوئی "

(مطلب) لوگوں نے ویدوں اور شاستروں کو ماننا چھوڑ دیا - اور اپنی اپنی من گھڑت پوجا شروع کر دی ؎

افسوس تو یہ ہے کہ اس وقت گورو صاحبان کے کئی پیرو ویدآدی ست شاستروں کے وردودھی بن بیٹھے ہیں۔ اور یہ ثابت کرنے کی غلط کوشش کر رہے ہیں کہ گورو صاحبان ویدوں کو نہیں مانتے تھے کہیں تو وہ بانی کے ارتھوں میں الٹ پھیر کرتے ہیں۔ اور کسی جگہ وید نام گیان کا کہہ کر چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کے خلاف ہم اپنی طرف سے کوئی دلیل نہ دیتے ہوئے صرف گورو بانی کو پیش کرتے ہیں۔ جس سے ایک طالب حق کو یقین ہو جائیگا۔ کہ دراصل گورو صاحبان وید کی مہما گاتے اور عظمت درشاتے تھے -

(۱) ویدوں میں نام اوتم سوسنیں نہیں۔ بھرمیں جیوں بے تالیا
کہو نانک جن سچ تج کوڑ لگے۔ تن جنم جوئے ہاریا (رام کلی محلہ ۳)

(مطلب) ویدوں میں پرماتما کا اوتم نام ہے۔ اس کو نہ سن کر اس طرح بھٹک رہے ہو۔ جس طرح کوئی بے تال بھٹکتا ہے۔ اے نانک جنہوں نے سچ کو چھوڑا۔ جھوٹ میں راغب ہوئے۔ مانو انہوں نے منشیہ جنم کو جوئے میں ہار دیا ؎

(۲) دیوا بلے اندھیرا جائے۔ وید پاٹھ متّ پاپاں کھائے -
(راگ سوہی کی وار شلوکاں نال محلہ ۳)

(مطلب) چراغ کے روشن ہوتے ہی جس طرح اندھیرا بھاگتا ہے۔ ٹھیک

اسی طرح ویدوں کے پٹھن پاٹھن سے بُدھی کے پاپ ناش ہو جاتے ہیں

(۳) "اسنکھ گرنتھ مکھ وید پاٹھ" (جپ جی صاحب پوڑی ۱۷)

مطلب :- لاتعداد گرنتھوں سے ویدوں کا پاٹھ اعلیٰ اور افضل ہے۔

(۴) پاتالاں پاتال۔ لکھ آکاشاں آکاش۔

اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اک بات (جپ جی صاحب پوڑی ۲۲)

مطلب :- لاکھوں آکاش اور پاتال ڈھونڈ مارے۔ وید ہی ایک بات کہتے ہیں۔ گیانی شیر سنگھ جی نت نیم کے ٹیکا میں اس کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں :-

واہگورو دی رچنا وچ پاتالاں تو اگے پاتال سنے آکاشاں تو اگے آکاش لکھاں ہی ارتھات بے انت ہن۔ اس دے انت نوں ٹوں کے تھک گئے۔ وید بھی اکو ہی گل کہندے ہن"

(۵) اہرن مت۔ وید ہتھیار (جپ جی صاحب پوڑی ۳۶)

مطلب :- بُدھی بمثل اہرن کے ہے اور وید بمثل ہتھیار کے۔

ترجمہ گیانی شیر سنگھ جی :- متی دی اہرن ودیا دا ہتھوڑا

گیانی جی نے وید کا ارتھ یہاں "ودیا" کیا ہے۔

(۶) وید پُران جاس گُن گاوت تاکو نام ہے میں دھرے (گوڑی محلہ ۹)

مطلب :- وید ادر اتہاس کے گرنتھ جس پربھو کے گُن گان کرتے ہیں۔ اے انسان تو بھی ایسے پرماتما کا نام ہردے میں سمرن کر۔

(۷) چارے وید ہوئے سچیار۔ پڑھے گُنے تن چار وچار (آسا کی وار شلوک ۱۳ محلہ پہلا)

(مطلب) چاروں وید ہی سچے پرگٹ ہوئے ہیں۔ لہذا ان چاروں کو چار سے پڑھنا۔ اوران پرعمل کرنا واجب ہے۔ اب یہاں چارے وید ارتھات رگ، یجر، سام، اتھرو، کا صاف ذکر ہے۔ جس کا بدلنا کسی بھی گیانی سجن کے لئے ناممکن ہے۔

(۸) "گاون مدھ نوں پنڈت پڑھ رکھیشر۔ جگ جگ ویداں نالے"

(ترجمہ گیانی شیر سنگھ جی) پنڈت (ویداں دے گیانی) رشی = ویداں دے کرتا یا انہاں دیاں نویاں نویاں کھوجاں کرن والے بھی آپو اپنے یگ وچہ ویداں سمیت گا رہے ہن۔

یہاں گیانی جی نے پہلے تو رشی کو ویدوں کا کرتا لکھا۔ مگر ساتھ ہی لکھدیا "یا ان کی نئی نئی کھوج کرن والے" بے شک! رشی وید منتروں کے درشٹا یا ارتھوں کا وستار کرنے والے ہوئے ہیں۔ ویدوں کا کرتا تو کیول ایشور ہی ہے۔ جیسا کہ گورو بانی میں صاف لکھا ہے

"ایک اومکار وید نرمئے"

یعنی اس ایک پرماتما نے ویدوں کو رچا۔

(۹) "چچا چار وید جن ساجے۔ چارے کھانی چار یگاں"

(مطلب) پربھو جس نے چاروں ویدوں کو پرگٹ کیا۔ اور چار قسم کے جاندار اور چاروں یگوں ست یگ۔ تریتا۔ دواپر۔ کل یگ کو بنایا۔

(۱۰) "ہری سمرن کر بھگت پرگٹائے۔ ہری سمرن کر وید اپائے"

(مطلب) ایشور بھگتی سے ایشور بھگت پیدا ہوئے اور ایشور بھگتی سے ہی (چار رشیوں دوارا) ویدوں کا ظہور ہوا۔

(۱۱) گور مکھ نا رنگ گورمکھ ویدنگ ۔ گورمکھ رہیا سمائی
(ترجمہ گیانی شیر سنگھ جی) گورو دے مکھ دی بانی ناد اور گورو دے مکھ دی بانی وید ہے ۔ اور سب کچھ گورو دی بانی وچہ ہی سما رہیا ہے۔
ایتھے گورو تو بھاو واہگورو (پرماتما) ہے بانی تو اُس دا حکم ہے۔
ناظرین! دیکھئے ایک مانیہ سکھ لیڈر گیانی شیر سنگھ جی نے وید کو گورو کے مکھ کی بانی ارتھات ایشور کا حکم تسلیم کیا ہے۔
گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے جاپ صاحب میں فرمایا ہے ۔

(۱۲) پرم وید پُران جاکو نیت بھاکھت نت ۔
پرم کا مطلب ہے ۔ بڑا ۔ پردھان ۔ مکھیہ اور آد ۔ یہاں گورو جی نے وید کو مکھ ۔ آد یعنی آغاز سے بڑا اور پردھان تسلیم کیا ہے ۔ پھر اکال استت میں گورو گوبند سنگھ جی مہاراج لکھتے ہیں ۔

(۱۳) انکھید ابھید اچھید مکھ چار گا دت وید
(مطلب) اس پربھو کو جو انکھید یعنی دُکھ سے رہت ۔ ابھید یعنی ایک رس رہنے والا ۔ اور اچھید یعنی جس کے ٹکڑے نہ ہو سکیں ۔ پری پورن ہے ۔ چاروں وید جو مکھ یعنی افضل ہیں گاتے ہیں ۔

(۱۴) وسماد ناد وسماد وید (آسا دی وار)
(مطلب) اے پربھو ۔ تیرا ناد اور وید آشچریہ جنک ہے ۔

(۱۵) ہری آگیا ہوئے وید پاپ پُن وچار یا
برہما وشن مہیش ترگن دستار یا (مارو کی وار)
(مطلب) پربھو کی آگیا سے وید ہوئے ۔ جنہوں نے پُن اور پاپ کا وچار

کیا۔ برہما (پیدا کرنا) وشن (پرورش کرنا) مہیش (سنگھار کرنا) ان تین پرکار کے گنوں کا وستار کیا۔

(۱۵) وید پکاریں پن پاپ سُرگ نرک کا بیو
جو بیجے سو اُگوے۔ کھاندا جانے جیو (سارنگ کی وار

(مطلب) ویدوں میں پن اور پاپ کا جو سُرگ اور نرک کا بیج ہے۔ اچھی طرح کتھن ہے۔ جیسا کوئی بوتا ہے۔ ویسا ہی کھاتا ہے۔ یعنی ویدوں میں لکھے پن کے کام کر کے سُرگ کا بیج بوتا ہے۔ اور پاپ کرم کر کے نرک کو حاصل کرتا ہے۔

(۱۶) برہما وشن مہیش دیو اپایا۔ برہمے دتے وید پوجا لایا۔
(مطلب) پربھو نے برہما وشن مہیش آدی دیوتا اُتپن کیے۔ اور برہما کو چاروں ویدوں کا گیان دیا۔ اور اُس کو اپنی بھگتی میں لگایا۔

(۱۷) تم سب ہی تے رہت نرالم۔ جانت بھید وید اور عالم
(مطلب) اے پربھو آپ سب سے نیارے ہیں۔ اس بات کو وید اور ودوان لوگ جانتے ہیں۔

(۱۸) تا کا مورڑھ اُچارت بھیدا۔ جا کا بھید نہ پاوت ویدا
(مطلب) اس پربھو کا بھید یا انت مورکھ لوگ بتاتے ہیں۔ جس کا انت وید نہیں پاتے۔ کیونکہ وید بھگوان نے پربھو کو انت اور اتھاہ ورنن کیا ہے

(۱۹) وید ویاکھیان کہے اک کہے۔ اوہ بے انت انت کن لہے۔
(سوئیے دہین کی پرتی پال)

وید ویاکھیان کرتا ہے۔ کہ پربھو ایک ہے اور بے انت ہے اس کا انت کسی نے نہیں لیا۔

(۲) سمرتی پوران چتر وید ۔ کھٹ شاستر جا کو جپات
پترت پاون بھگت وچھل ۔ نانک ملے سنگ سات

سمرتی۔ انہاسک گرنتھ اور چار وید چھ شاستر جس پربھو کی بھگتی ورنن کرتے ہیں۔ وہ پربھو گرے ہوؤں کو اٹھانے والا بھگتوں پر کرپالو ہے۔ اس کی اپاسنا کرنے یوگیہ ہے۔

ناظرین۔ دل تو چاہتا ہے کہ ویدوں کی مہما کے سینکڑوں پرمان گورو بانی سے درج کر دئے جائیں لیکن زیادہ دستار کے ڈر سے تھوڑے ہی درج کئے ہیں۔ آپ ان کو غور سے وچاریں۔ ان کا مطلب بالکل صاف ہے۔ اس سے آپ کو صاف پتہ لگیگا۔ کہ گورو صاحبان ویدوں کو ایشوری گیان۔ گیان کا بھنڈار۔ پاپ اور پن کو بتلانے والے آدی سرشٹی میں پرگٹ ہوئے ہوئے اور سب سے افضل مانتے تھے۔ لیکن آجکل کے سکھ سجنوں نے "ہم ہندو نہیں" نامی پستک میں لکھدیا ہے۔ کہ

"اس میں شک نہیں کہ گورو نانک صاحب کے بزرگوں نے وید پڑھے۔ اور وید انوسار آچرن کیا۔ لیکن سکھوں کیلئے گورو گرنتھ صاحب دھرم پستک ہے۔ اور سکھ دھرم ہی مکتی داتا ہے۔ وید یا کوئی اور دھرم گرنتھ نہیں" یا گورو گرنتھ صاحب تو

بنا ہور کسے دھرم اُپتسک پرنسپچہ نہ رکھنا -" وغیرہ

اس وقت سکھ سجنوں کی طرف سے ویدوں کے خلاف گورو بانی کے جو پرمان دئے جاتے ہیں - اُن سے ویدوں کی بڑائی میں ذرا بھر فرق نہیں آتا - اُلٹا یہ سب کچھ اُن کے نہ سمجھنے کے باعث ہے - مثلاً

پنڈت میل نہ چکئی - جے وید پڑھے جُگ چار (سورٹھ محلہ ۳)

یا - وید کتیب سمرتی شاستر ان پڑھیاں مکت نہ ہوئی (سوہی محلہ ۵)

ان کا مطلب صاف ہے - کہ ویدوں کے صرف پڑھ لینے سے پاپ دور نہیں ہوسکتے نہ مکتی ہوتی ہے - خواہ چار یگوں تک کوئی پڑھتا رہے - گویا صرف ویدوں کے پڑھنے ہی سے جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے - کوئی بھی پاپوں سے مبرا نہیں ہوتا - ٹھیک اسی طرح ایک آدمی برسوں گورو بانی کا پاٹھ کرتا رہے لیکن اس پر عمل نہ کرے اور اُلٹا چلے تو اُس کو گورو بانی کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتی -

علاوہ ازیں جہاں جہاں گورو بانی میں یہ آیا ہے کہ وید پربھو کی اننت مہما یا شکتی کا تھاہ نہیں پا سکتے تو یہ بھی بالکل درست ہے - کیونکہ پرماتما کی مہما اپار، شکتی اننت - قدرت اتھاہ ہے - اس لئے وید یا کوئی پستک یا کوئی رشی منی یا گورو اور گوربانی اس کا نہ پار پا سکتے ہیں اور نہ تھاہ لے سکتے ہیں - مثلاً

جنہہ نیت نیت اُچرنت وید - جنہہ الکھ روپ کتھنت کتیب (اکال اُستت) (مطلب) جس پربھو کو وید بھگوان نیت اُچارن کرتا ہے - اور جس پربھو کو کتیبیں الکھ روپ کتھن کرتی ہیں -

نارو آدک وید بیاسک منی مہان انت
دھیائے دھیائے تھکے سبھے کرکوٹ کشٹ درنت (اکال اُستت)
کہاں رام کرشنا ۔کہاں چندر سُورنگ ۔ سبھے ہاتھ باندھے کھڑے کال جورنگ
(وچیتر ناٹک)

مہانہ جانے وید ۔ برہما نہ جانے بھید ۔ اوتار نہ جانے انت
پرمیشر پار برہم بے انت ۔ (رام کلی محلہ ۵)

برہمے وڈا کہائے انت نہ پایا ۔ نہ تس باپ نہ مائی ۔کِن تو جایا
نہ تس روپ نہ ریکھ ۔ ورن سبایا ۔ نہ تس بھکھ پیاس رجا دھایا

(خلاصہ مطلب) پربھو کے برابر سنسار میں کوئی وستو نہیں ۔ وید ۔ برہما ۔
آدی دیوتا ۔ رام کرشن آدمی اوتار اور بڑے بڑے گورو ۔سب ہی اُس
کے درکے سوامی ہیں ۔

ناظرین ! پربھو کی اس پرکار مہما ورنن کرنے سے ۔ ویدوں ۔ رشی
مُنیوں ۔ بزرگوں اور گوروؤں کا درجہ کم نہیں ہوتا ۔ بلکہ یہ تو ان کے افضل
اور سچا ہونے کا ثبوت ہے ۔

ہاں ! چونکہ گرنتھ صاحب میں بہت سارے بھگتوں کی بانی بھی درج
ہے ۔ اس لئے کہیں کہیں کبیر صاحب آدی بھگتوں نے وید کے خلاف
بھی لکھا ہے ۔ لیکن اس میں ان کا چنداں قصور نہیں ۔جنم سے شودر
ہونے کی وجہ سے اُس زمانہ کے برہمن ان کو ویدوں کے پڑھنے
اور سُننے کا ادھیکار نہ دیتے تھے ۔ اس لئے وہ نہ ویدوں کو دیکھ

سکے نہ پڑھ سکے ۔ پورانک بھائی ویدوں کو بہت ہی اُلٹے معنوں میں پبلک کے سامنے پیش کرتے تھے ۔ اس لئے کبیر آدی بھگتوں کو مجبوراً یہ رائے دینی پڑی کہ

ویدکتیب افترا بھائی ۔ من کا بھرم نہ جائی

دریں حالات ان لوگوں کا لکھا پرمان نہیں ہو سکتا ۔ اور چونکہ یہ بات گوروبانی کے بالکل خلاف ہے ۔ اس لئے بھی ماننے کے قابل نہیں اور ساتھ ہی کبیر صاحب نے ایک جگہ کہا ہے :

وید کتیب کہو مت جھوٹے ۔ جھوٹا جو نہ وچارے

جو سب میں ایک خدا کہت ہو تو کیوں مرغی مارے

(پربھاتی کبیرجی)

وید کی پستک کو جھوٹا مت کہو ۔ جھوٹا وہ ہے جو ان کو وچار کر پڑھتا نہیں ۔ اے انسانو! جب سب میں ایک خدا کہتے ہو تو مرغی وغیرہ بے کس و بے زبان جانوروں کو کیوں قتل کرتے ہو ۔

ایک ایشور پوجا

گورو صاحبان کا مکھیہ اُدیش دنیا میں ایک پرماتما کی بھگتی کا پرچار کرنا تھا ۔ وہ سنسار سے مردم پرستی ۔ مورتی پوجا ۔ پستک پرستی کو مٹانا چاہتے تھے ۔ وہ مختلف معبودوں کو چھوڑ کر دنیا میں ایکتا پیدا کرنا چاہتے تھے ۔ اُن کا فرمان تھا کہ ۔ ایک پتا ۔ ایکس کے ہم بالک

یعنی سنسار کا ایک پتا پرماتما اور ساری دُنیا اُس کی اولاد ہے۔ دنیا میں مت متانتروں کے جھگڑے محض ایک ایشور پوجا نہ ہونے کے کارن ہیں۔ چنانچہ گورو نانک دیوجی اپنی بانی کے شروع میں ہی لکھتے ہیں۔ کہ

ایک اومکار۔ ست نام کرتا پرکھ۔ نربھو۔ نرویر۔ اکال مورت اجونی سے بھنگ۔ گور پرساد۔"

(مطلب) پرماتما ایک ہے۔ جس کا سچ اور پوتر نام اومکار ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والا۔ سنسار کا پیدا کرنے والا۔ ڈر سے رہت۔ ویر ورودھ سے رہت۔ کال یا موت کے بندھن سے الگ۔ جنم میں نہ آنے والا اور گیان کا پرکاش کرنے والا ہے۔

گیانی شیر سنگھ جی اس شلوک کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ

"ایک اومکار توں لے کے گور پرساد تک سارا شلوک خالصہ دھرم دا مُکھ سدھانت ہے۔ اسوچ ست کرتار آدک وشیشنا وارا ایشور دا سروپ ستے اس دے گن کرم پوری طرح پرگٹ کر دتے ہن۔"

ناظرین! آپ آریہ سماج کا دوسرا اصول پڑھیں اور مندرجہ بالا شلوک کو سامنے رکھیں۔ بالکل یکساں مطلب ہے۔ سچ پوچھئے تو ان سدھانتوں کی دنیا کا کوئی بھی مذہب مخالفت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

گورو صاحبان کے وچن ہیں۔

ایک چھوڑ دوجے لگے۔ سا جیبھا جل جائے (وار گوجری محلہ ۲)

(مطلب) جو جیبھا ایک ایشور کو چھوڑ کر دوسرے کی بھگتی میں لگے۔ وہ جل جانے کی سزاوار ہے۔

خصم چھوڑ دوجے لگے ۔ ڈُبے سے ونجاریا (وار آسا)

(مطلب) اُس مالک حقیقی (پرماتما) کو چھوڑ کر جو دوسرے کسی کو مالک تصوّر کرتے ہیں ۔ وہ بھوساگر میں ڈُوبا کرتے ہیں ۔

ناظرین! کیتنے سچے پوتر اور ویدانکول شلوک ہیں ۔ مگر آجکل کے سکھ سجنوں کی من گھڑت کوتتا ملاحظہ فرمائیے ۔

ہُن سرن تیری بخش لے تُوں بوہڑ کلغی والیا
کر دے کُریتیاں دُور سب ہے باز چٹے والیا
اے واہگورو دا پنتھ پیارا تتی وا نہ لگے جی
بھُل دھرم ستا جھبدے اِہ خالصہ ہُن جگے جی
چھڈ دے پُوجا ہور دی تے صدق سکھی دھاریئے
ہے پتت پاون بھگت وچھل کلغی دھر گورو سارلے
بھر ڑ ا باہنہ بھوجل پار کرے آس اوٹ تو ہاریا
تدھ باجھ بیلی کوئی ناہیں ۔ ترٹھ شستر دھاریا
سب جگت ہیں سنگھ تیج پھیلے سنگھ سب سج جائیں جی
سب دوت دشمن دور ہوں ۔ گوبند ہری گن گائیں جی

پیارے بھائیو! کیا یہ مردم پرستی نہیں ۔ کیا یہ گوربانی کے سدھانت کے سراسر خلاف نہیں ۔ کیا ہم گورو بانی کو نظر انداز کر کے ایک ایشور پوجا کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو ۔ اس کو پتت پاون بھوجل پار کرنے والا اور مکتی داتا مان لیں ؟ کیا پرماتما ہمارا

سچا متر اور بیلی نہیں ؟ کیا وہ ہمیں بھوجل سے پار نہ کریگا ؟
گورو گوبند سنگھ جی مہاراج قابل عزت تھے ۔ ایشور بھگت تھے ۔ بہادر کشتری تھے ۔ ہمارے رہبر اور قوم کے رکھشک تھے ۔ لیکن ہم ان کی پوتر بانی کا انادر کر کے ان کو ایشور کا درجہ نہیں دے سکتے ۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم پرماتما اور گورو صاحبان ہر دو سے بے مکھ ہو جائیں گے اور پاپ کے بھاگی بنیں گے ۔ کیونکہ کلغی دھر جی مہاراج نے کہا ہے

جو ہم کو پرمیشور اُچریں ۔ سو نر نرک کنڈ میں پڑیں
موکو داس توں کا جانو ۔ یا بھید نہ رنچ پچھانو
میں ہوں پرم پرش کو داسا ۔ دیکھن آیو جگت تماشا

(مطلب) جو ہم کو پرمیشور کا درجہ دیں گے ۔ وہ نرک کنڈ میں پڑیں گے مجھے اس پربھو کا داس سمجھو ۔ اس بات میں ذرا بھی بھید یا شک نہ سمجھو میں، پرم پرش پرماتما کا داس ہوں ۔ اور اپنے کرموں دوارا اس جگت کا تماشہ دیکھنے آیا ہوں ۔

پھر قدیم غلطی

گورو شبد گورو گرنتھ صاحب میں جگہ بہ جگہ آیا ہے ۔ مگر وہاں عموماً گورو کا ارتھ پرماتما ہے ۔ لیکن سکھ بھائیوں نے اس لفظ کو دیہہ دھاری گورو (گورو نانک دیو آدی دس گوروؤں کے لئے استعمال کر لیا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم غلطی میں پڑ کر ان بھائیوں نے دیہہ دھاری

گورو کو پرماتما کا درجہ دیدیا ہے - حالانکہ گیانی شیر سنگھ جیسے سمجھدار آدمیوں نے تسلیم بھی کیا ہے - کہ

" گورومت وچ گورو بھی کیول روحانی اُستاد ہنے - سکھ گورو دی سِکھیا پا کے ارتھات واہگورو دے ملن دا رستہ سمجھ کے پھر اُس نوں ملن لئی سوتنتر ہے "

اب گورو بانی کے پرمان بھی دیکھئے -

(۱) گورمکھ نادو نگ گورمکھ ویدنگ - گورمکھ رہیا سمائی -
گورو ایشر گورو گورکھ برہما - گورو پاربتی مائی

یہاں گورو کا ارتھ گیانی شیر سنگھ جی نے پرماتما ہی کیا ہے - اور ایک اور جگہ لکھا ہے کہ -

" گورو نانک دیو جی کا سوائے پرماتما کے کوئی گورو نہ تھا "
جس سے صاف ثابت ہے کہ گورو نانک دیو کی اُچارن کی ہوئی بانی میں جہاں بھی گورو شبد آیا ہے - وہ صرف پرماتما کے ارتھوں میں ہی آیا ہے -

(۲) پون گورو پانی پتا ماتا دھرت مہت
پون (ہوا) دوارا واہگورو سب دا گورو ہے (ترجمہ گیانی شیر سنگھ جی)

(۳) گور پرساد پرم پد پایا سُکھے کا سٹ تریا
(مطلب) ایشور کی کرپا سے مکتی کے درجہ کو حاصل کیا -
دیہہ دھاری گورو صرف ودّیا گیان کا داتا ہے - مکتی داتا صرف ایشور ہی ہے -

۴) سب سمرتی مل سمرت کمائی ۔ سب قیمت مل قیمت پائی
گیانی دھیانی گورو گوردائی کہن نہ جائی تیری تل وڈیائی
(مطلب) چاروں وید گیانی دھیانی اور گورو جن نہ تیری (پربھو کی) قیمت ڈال سکتے ہیں۔ اور نہ ہی تل بھر بڑائی ہی کر سکتے ہیں ۔

(۵) آد انت اکو اوتارا ۔ سوئی گورو سمجھو ہمارا
(مطلب) وہی پرماتما جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا وہ ہی ہمارا سچا سکھشک یا گورو ہے ۔

(۶) نبونت نانک گور چرن لاگے ۔ واجے انہد تورے (راہ راس)
نانک جی عرض کرتے ہیں کہ پربھو کی شرن میں آنے پر اکھنڈ اور انحد باجے بجے ۔

(۷) گورو گور اکو ویس انیک ۔
گوروؤں کا بھی گورو پرماتما ایک ہے ۔ لیکن اس کی قدرتیں انیک ہیں

(۸) تن من دھن سب سونپ گورو کو ۔ حکم منیئے پائیے (آنند)
تن من دھن پربھو کے حوالے کر دو ۔ حکم ماننے سے ہی وہ حاصل ہوگا
اگر یہاں گورو شبد کے ارتھ دیہہ دھاری گورو میں لگائے جائیں تو یہ شلوک استریوں کے پاٹھ کے لائق نہیں رہ سکتا ۔ کیونکہ کوئی بھی پتی برتا استری سوائے پتی دیو کے کسی کو بھی اپنا تن ارپن نہیں کر سکتی

(۹) بانی تاں گاوُ گورو کیری ۔ بانیاں سر بانی (آنند)
(مطلب) پربھو کی بانی گاؤ ۔ جو تمام بانیوں سے افضل ہے

(۱) گورو پرسادی ہرمن وسیا ۔ پورب لکھیا پایا (آنند)
(ترجمہ گیانی شیر سنگھ جی) اکال پرکھ دا اہ مڈھ دا قانون یا لیکھ ہے کہ
انسان پورن آتم گیان اور پریم رس کو حاصل کرے ۔

پرمان تو اس کے متعلق سینکڑوں دئے جا سکتے ہیں ۔ مگر متلاشیان
حق اتنے سے ہی سمجھ جائیں گے کہ گورو لفظ کے درست معنی نہ سمجھنے
کے کارن ہی گورو بانی کے سدھانت کے خلاف ایک ایشور پوجا کی
جگہ ہمارے سکھ سجن بھی اسی قدیم غلطی میں پڑ کر کئی طرح کی پوجا
مان بیٹھے ہیں ۔ گورو نانک دیو جی نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے ۔
اکو صاحب اکو حاد ۔ ایک سیو ستہ دوجا ند

ایک دھرم

جس طرح دو اور دو چار ہر ملک میں اور ہر زمانہ میں درست
ہے ۔ اسی طرح دھرم بھی سارے سنسار کا سب جگہ اور ہر زمانہ میں
ایک ہی ہوا کرتا ہے ۔ گورو صاحبان کا منشا سنسار میں ایک
عالمگیر دھرم کا پرچار تھا ۔ وہ مذہبوں اور فرقوں کو ایک کرنا چاہتے
تھے ۔ جو لوگ آج بدقسمتی سے یہ مانتے ہیں کہ انہوں نے ایک تیسرا
پنتھ چلایا ۔ وہ گورو صاحبان کے سدھانتوں کا انادر کرتے اور
ان کی ہر دلعزیزی کو گھٹاتے ہیں ۔ کیونکہ وہ تو پرانی ماتا کو ایک
روپ سمجھتے تھے ۔ جیسا کہ "ایکے نین ایکے کان ایکے دیہہ ایکے بانی

خاک باد آتش اور آب کو رلاؤ ہے (اکال استت)

دسم گورو فرماتے ہیں کہ سب انسانوں کی ایک جیسی آنکھیں، کان جسم اور بانی ہے۔ مٹی، ہوا، آگ اور پانی سے بلا ہوا سب پرانیوں کا ایک جیسا شریر ہے۔

گورو نانک دیو جی فرماتے ہیں:-

اِکو فرقہ رب دا - تِس وِچ بہتے بند

مطلب) پرماتما نے ایک منش جاتی بنائی۔ لوگوں نے اس میں بہت بند لگا دیئے۔

آکھے نانک شاہ - سچ سنو امام - مذہب ملت قبول نہیں فرقے کیتے نہ کام - عمل اوتے نبھنی - درگاہ پئی قبول -

مطلب) پربھو کے دربار میں مذہب ملت اور پنتھ کا کوئی کام نہیں جیسے جس کے عمل ہوں گے۔ ویسا ہی اس نیائے کاری کی سچی عدالت میں قبول ہوگا۔

سادھو ایک پد دو باٹاں مارے - آد ایک انت ایک وچ مارگ بھاٹاں رے

مطلب) اے بھلے پرشو منزل مقصود ایک ہے۔ مگر راستے دو بن گئے ہیں۔ آغاز ایک انجام ایک۔ درمیان میں انسانوں کی غلطی سے راستے پھٹ گئے۔

دسم گورو فرماتے ہیں۔

بنگ کے بنگالی۔ فرنگ کے فرنگا والی - دلی کے دلوالی تیری آگیا میں چلت ہیں روہ کے رہیلے۔ ماگھ دیس کے مگھیلے۔ بیر بنگسی بندیلے۔ پاپ پنج کو ملت ہیں

گورکھا گن گاوے چین مچین کے سبس بتاوے بتتی دھیاوے۔ دکھ دیہہ کے دلت ہیں جن تجھے ہے دھیائیو۔ تن پورن پرتاپ پائیو۔ سُرودھن دھام بھل بھول سے بھلت ہیں

(مطلب) بنگال ہو یا فرنگی۔ دلی کا ہو یا روہیلا۔ تبتی یا گورکھا۔ چین کا ہو یا کسی بھی دیش کا۔ جس نے بھی پربھو کو دھیایا۔ اس نے پورن پرتاپ یعنی اعلیٰ رتبہ حاصل کیا۔

حاصل مطلب یہ کہ جس طرح پرماتما ایک ہے۔ اسی طرح دہرم بھی ایک ہے۔ کیونکہ سارے سنسار کا وہی ایک مالک اور راجہ ہے۔ وہ اعمال کو دیکھتا ہے۔ اس کے دربار تک پہونچنے کے لئے کسی خاص فرقے مذہب یا ملک سے تعلق رکھنا ضروری نہیں بلکہ نیک اعمال اور ایشور بھگتی کی ضرورت ہے۔ جو بھی جس ملک میں اور جس سوسائیٹی کے اندر رہتا ہوا اس کی بھگتی کریگا۔ وہی مکتی اور سورگ کے سُکھ کو حاصل کریگا۔

جہٹکا رکھشا

آجکل سکھ بھائیوں میں گوشت خوری کا رواج عام ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ یہ کوریتی سکھ عورتوں کے اندر بھی بڑھ رہی ہے۔ وواہ وغیرہ خوشی کے موقعوں پر کئی بے گناہ جانوروں کی جان پر آ بنتی ہے۔ وہ کُٹھہ یعنی مسلمانوں کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا تو نہیں کھاتے۔ لیکن ایک اوم کار ست نام کی پوڑھی پڑھ کر تلوار سے ایک دم قتل کیا ہوا جس کو وہ اپنے لفظوں میں جھٹکا کہتے ہیں کھا لیتے ہیں۔

ناظرین! کتنا انرتھ ہے۔ کہاں پہلی پوڑھی کا لونترارتھ اور کہاں یہ قصائی پن! ذرا گورو نانک دیوجی کے شبد ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) درد مند درویش۔ بے درد قصائی

(۲) حق پرایا نانکا اس سور اس گائے۔ گورو پیر حامی تاں بھرے جے مردار نہ کھائے۔

(۳) دسے عذاب غریب نوں۔ کھائے تناں واماں
مرغی مارے پیرجی۔ دغا کرے غریبی گھاس
ہور بچارے بہو جانوراں پاٹے پرندے لکھ
مارن پاٹے حیران ہو۔ سو ہے جلاداں بھکھ

(۴) جوروظلم حرام ہے۔ جو بسر غریباں ہوٹے
بے زباناں نوں مارکر۔ کھاوے مانس جو کوٹے

(۵) کارن سوادے نفس دے۔ جاناں ذبح کرائے۔
جہنوں کوئی مارسی۔ پھر اوبھی کوہسی آئے

(۶) گئو بھیلنے تے مرغیاں۔ جو ہوئے حیوان غریب
تہ پرچھری حرام ہے۔ کھاون تہناں پلیت

(۷) بے زبان پرچھری حرام۔ قیامت لیکھا رہیا امان
جیسا کرے تیسا ہی پادے۔ ہتھیں ہتھیں جھگڑے چکادے۔

ناظرین! جنم ساکھی بھائی بالا کے مندرجہ بالا شبد بالکل صاف ہیں۔ ان کے ارتھ یا تشریح کی کوئی ضرورت نہیں۔ ذرا کبیر صاحب کے شبد بھی ملاحظہ فرمائیے:۔

(۱) ان جھڑ رکا آن لسبھ کینا ۔ دیا دُو ہاں بھتیں بھاگی ۔ کہے کبیر سنو بھائی
سادھو ۔ آگ دُو ہاں گھر لاگی ۔
(۲) کبیر زوری کیئے ظلم ہے ۔ کہتا نام حلال ۔ دفتر لیکھا مانگئے
تب ہووے کون حلال ۔
(۳) کبیر جیاں جو ماریں زور کر ۔ کہتے ہیں حلال ۔ دفتر دے جب
کاڈھسی ۔ ہوگا کون حوال ۔
گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے فرمایا ہے کہ
ہاتھی کی پکار پل پاچھے ہی پہو بخت تا ہیں ۔ چینٹی کی چینگھاڑ پہلے ہی سنت ہے
مطلب) اس پربھو کے دربار میں غریب سے غریب اور چھوٹے سے چھوٹے
جانور کی آہ و پکار سب سے پہلے سُنی جاتی ہے ۔
کوڑ بولے مردار کھائے ۔ اورن کو سمجھاون جائے (ماجھ راگ کی وار)
دو دو سیر گوشت (مُردار) کھا کر جو اُلٹے گیانی دوسروں کو اپدیش دینے
کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ وہ گورو بانی کے ان شبدوں پر ذرا وچار کریں
"جے رت لگے کپڑے جامہ ہوئے پلیت ۔ جو رت پیویں مانسا ۔ تن کیوں نرمل چیت"
مطلب :- جس طرح کپڑے پر خون لگ جانے سے وہ ناپاک ہو جاتا
ہے ۔ اس طرح گوشت کھانے اور خون پینے سے انسانوں کا من
ناپاک ہو جاتا ہے ۔ اس لئے جو سکھ سجن گوشت خوری کر کے بھی
ایشور بھگتی کے دعویدار ہیں ۔ وہ سخت غلطی اور گمراہی کے گڑھے میں ہیں
جیو رکھشا کے حق میں اور گوشت خوری کے خلاف گورو بانی سے
سینکڑوں پرمان دئے جا سکتے ہیں ۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ اتنا ہوتے

ہوتے بھی سکھوں کے اندر کوئی ایسا اپدیشک نظر نہیں آتا۔ جو اس گناہ کبیرہ کے خلاف آواز بلند کرے۔

ذات پات

گورو صاحبان نے جب سبھے ذات پات کی تقسیم اور آپس ہیں ویرودھ اور اونچ نیچ کا سوال دیکھا۔ تو انہوں نے اس کے خلاف زبردست پرچار کیا لیکن زمانہ آیا جب خود سکھوں میں اس غلطی نے گھر کر لیا۔ مثلاً برہمن سکھ۔ جٹ سکھ۔ اروڑے سکھ۔ مذہبی سکھ وغیرہ الگ الگ ذاتیں بن گئیں۔ موجودہ سکھ سجنوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی: لیکن تعصب میں آکر ایک گڑھے سے نکلتے نکلتے دوسرے گڑھے میں خود ہی جا گرے سکھ اور پچ، سہج دھاری درمیانے۔ مونے نیچ اور اچھوت مثلاً

(۱) مونے کراہار نہیں کھانا (گورپرتاپ سوریہ)

(۲) رسویا سکھ رکھے (رہت نامہ بھائی چوپہ سنگھ)

(۳) مینے مسند۔ دھیرملی۔ رام رائی۔ نڑی مار۔ کڑی مار اور سر گما (مونہ یا جس نے بال کٹا رکھے ہوں) نال ورتن وہ ہار نہیں کرنا (امرت اپدیش) گویا مینے مسند۔ دھیرملئے۔ رام رائی۔ اور سر کے بال کٹانے والے وغیرہ وہاں نیچ اور کا فرقرار دئے گئے۔ پہلی ذاتیں بھی ان سے مٹ نہ سکیں۔ اور یہ لوگ ایک نئی ذات کا اضافہ ہو گئے۔ ذرا گورو بانی کے پرمان بھی ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) کبیر پرپیت ایک سو کیئے۔ انیہ دو بدھا جائے۔

بھاویں لمبے کیس رکھ - بھاویں گھر ڑ منائے

مطلب :- جب ایک پربھو کو معبود مان لیا - تو دل سے تعصب دُور ہو گیا دُوئی ہٹ گئی - دوسرے سے دُبھدا مٹ گئی - اب خواہ کوئی لمبے بال رکھے یا سر کو منڈوا ڈالے -

(۲) درگاہ ذات نہ جوئیے - اگے تبے نہ ہوئے - سچو سچ نیاؤں ہے کرتا کرے سو ہوئے - (جنم ساکھی)

(۳) روحاں ذات نہ پات ہے - ہندو مسلمان

(۴) جو کرن عبادت رب دی - پر درگاہ پوے قبول

اگے نام نہ ذات ہے - عملاں اوپر نبیڑ

عملاں باہجوں مومنو پوسن دوزخ جھیڑ

گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کا کتھن ہے -

(۱) مون بھجے نہیں - مان تجے نہیں - بھیکھ سجے نہیں منڈ منڈائے

کنٹھ نہ کنٹھی کٹھور دھرے نہیں سیس جٹاں کے جوٹ سہائے

سانچ کہوں سن لے چت دے من - دین دیال کی سام سدھائے

پریت کرے پربھو پاین ہے - کرپال نہ بھیجت لانڈ کٹائے

(وچتر ناٹک)

(۲) نہ جٹا منڈ دھارو - نہ مندر کا سوارو - جپو تاس نام نگ سے سر پر ہیں کامنگ

(۳) سوانگن میں پرمیشور ناہیں - کھوج پھرے سب ہی کو کاہیں

(۴) تیرتھ کوٹ کیئے اشنان دئیے بہو دان مہابرت دھارے

دیس پھریو کر بھیس تپو دھن - کیس دھرے نہ ملے ہری پیارے

(خلاصہ مطلب) کسی طرح کا پہراوہ بنالو۔ کوئی بھیکھ سجالو۔ بال رکھو۔ جٹا
بڑھاؤ۔ یا مُنڈ منڈالو۔ کوئی نام رکھ لو۔ یا کسی ذات پات کے دائرے
میں درج ہو جاؤ۔ سُنّت کرالو۔ یا کنٹھی پہن لو۔ پانچ ککّے رکھو۔ یا امرت
چھک لو۔ مکّے جاؤ یا کاشی۔ امرت سر کے درشن کرو یا پٹنے صاحب کے
سوانگوں میں پرمیشور نا ہیں۔ یعنی پرماتما ان سوانگوں کے اندر نہیں۔ جو
اس سے پریت کریگا وہی پالیگا۔ روح کی نہ ذات ہے۔ نہ رنگ
نہ وہ مسلمان ہے نہ عیسائی۔ نہ وہ ہندو ہے نہ سکھ۔ جس کے اعمال
نیک ہوں گے۔ اور جو اس پربھو کی عبادت کریں گے۔ وہی اس کی
درگاہ میں قبول ہوں گے۔

پیارے بھائیو! کتنا صاف اور غیر متعصبانہ اپدیش ہے۔

پاکھنڈ کھنڈن

گورو صاحبان نے جہاں کہیں بھی وید وِرُدھ سچے دھرم کے خلاف آچرن
دیکھا۔ وہیں اس کا کھنڈن کرنا اپنا کرتویہ سمجھا۔ اس زمانہ میں اگیانتا کا راج
تھا۔ لوگ سچائی اور ایشور کے سروپ کو بھول چکے تھے۔ کئی طرح کی پوجا
اور پاکھنڈ رائج تھے۔ اُن کی اصلاح کیلئے گورو صاحبان نے جگہ بہ جگہ
پوتر بانی کا اُچارن کیا۔ تاکہ پاکھنڈ اور کوریتی دُور ہو اور لوگ دھرم کے
اصلی سروپ کو سمجھ سکیں۔

گورو صاحبان نے جب دیکھا کہ لوگ چار دیواری کے گھرے ہوئے
ایک مکان کو ہی جس میں ایک اونچے آسن پر کوئی گرنتھ رکھا ہوا ہو

دھرم سال کے نام سے پکارتے ۔ اور اس کے آگے منھ ٹیکتے ہیں تو انہوں نے کہا :- سچی دھرتی ساجین ۔ سچی دھرم سال (سوہنی کی وار) اے انسان! پربھو نے اپنی قدرت سے جو دھرتی بنائی ہے ۔ یہی سچی دھرمسال ہے ۔ جہاں بیٹھ جاؤ ۔ پربھو بھگتی کرو ۔

رب نہ وچہ کتیب دے ۔ رہے علیحدہ جا ئے ۔

ایشور پستک کے اندر موجود نہیں وہ تو الگ ہستی سرو دیاپک اور ذرّے ذرّے میں موجود ہے ۔

اور جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ کئی طرح کے ظاہرا بھیکھ بنا کر اپنے آپ کو ایشور بھگت ظاہر کرتے ہیں ۔ کسی نے بھگوا پہن کر ۔ کسی نے بھسم رما کر ۔ کسی نے جٹا بڑھا کر ۔ کسی نے دستارہ سجا کر ۔ کسی نے مالا پہن کر ۔ کسی نے تسبیح پھیر کر غرضیکہ کوئی نہ کوئی بھیکھ بنا کر لوگوں کو ٹھگنے کا ڈھنگ نکال رکھا ہے ۔ تو فرمایا کہ :-

(۱) متھے ٹکا تیڑ دھوتی ککھائی ۔ ہتھ چھری جگت قصائی (آسا دی وار)
ماتھے پر ٹکا لگا رکھا ہے ۔ کمر میں پنڈتوں کی طرح دھوتی باندھ لی ہے ہاتھ میں دھوکے کی چھری لیے ہوئے جگت کے لیے قصائی ثابت ہو رہے ہیں ۔

(۲) بھیکھ دھاری تیرتھ بھو تھکے ۔ نہ اے من ماریا جائے (سورٹھ کی وار)
گیانی شیر سنگھ جی نے بھیکھ کا ارتھ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :" بھیکھ اس کو کہا جاتا ہے جو سنسار میں سے کچھ دھارمک آدمیوں کی علیحدہ جماعت بنا کر ان کا ایک علیحدہ نشان قائم کر لینا "

سو لفظ بھیکھ میں ہندو مسلمان - عیسائی اور سکھوں کے ہر قسم کے ظاہرا نشان آجاتے ہیں ۔ خواہ وہ ٹکا دھوتی ہو یا سنت - صلیب ہو - یا پانچ ککے ۔

(۳) اور سے کارن اپنے باہے بھیکھ کریں ۔ (رام کلی کی وار)
مطلب :- پیٹ کے لئے دنیا کئی طرح کے بھیکھ کرتی ہے ۔

(۴) شیخ صبوری باہرا - کیا حج کعبے جائے ۔
کبیر جا کا دل ثابت نہیں - تا کو کہاں خدائے (شلوک کبیر)
کسی قسم کی پوشاک پہن لو ۔ گوردواروں اور مندروں مسجدوں اور گرجوں میں ماتھے رگڑتے پھرو - حج اور تیرتھ کیلئے سفر کرو - جب تک من قابو میں نہیں اودھار ہونا مشکل ہے ۔

گورو صاحبان نے جب دیکھا کہ کوئی ایک فرقہ کسی شہر کے خاص مندر کو ہر مندر کے نام سے یاد کرتا ہے - یا کئی ایک مکانوں کا نام خدا کا گھر یا ہر مندر رکھا گیا ہے تو انہوں نے کہا ۔

باہر موُل نہ کھوجیے گھر ماہیں ودھاتا
من مکھ ہر مندر کی سار نہ جانئی تن جنم گنواتا

اے انسانو! پربھو تو سب جگہ موجود ہے ۔ غلطی سے اس کو باہر تلاش نہ کرو - من مکھو! اپنے ہردے کو ہی ہر مندر سمجھو - کیوں انمول جنم کو برباد کر رہے ہو ۔

اس پر گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے کیا ہی اچھا کہا ہے ۔

کہیو پربھو سو بھاکھ ہوں - کسو نہ کان راکھ ہوں . کسو نہ بھیکھ بھیج ہوں -
الیکھ بیج بیج ہوں ÷ پکھان پوج ہوں نہیں - نہ بھیکھ بھیج ہوں کہیں
اننت نام گائے ہوں - پرم پرکھ پائے ہوں ÷ جٹا نہ سیس دھار ہوں .
نہ مُدرکا سُدھار ہوں - نہ کان کاہو کی دھروں . کہیو پربھو سو میں کروں ÷
بھجوں سو ایک نامینگ - جو سرو کام ٹھا مینگ - نہ جاپ آن کا جپوں
نہ اور تھا پنا تھپوں ÷ بے انت نام دھیائے ہوں . پرم جوت پائے
ہوں - نہ دھیان آن کا دھروں - نہ نام اور اُچروں ÷

اہا! کتنی سچی اور گیان بھری باتیں ہیں - کاش آج لوگ ان پر دھیان دیتے . گورو جی کہتے ہیں :-

میں تو وہی کہونگا . جو مجھے انتر آتما میں براجمان پرماتما کا حکم ہے اس کے سوا میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا . میں پتھر پوجا کرنے والا نہیں نہ ہی میں بھیکھ دھاری ہوں . میں پربھو نام گانے والا ہوں . نہ سیس پر جٹا بڑھاؤں اور نہ مُدرکا پہنوں - میں ایک ایشور کو جو سب کے کام سنوارتا ہے اور بے انت ہے کی اُپاسنا کرنے والا ہوں - میں اس کے سوا کسی اور کا دھیان نہیں کرتا - اور نہ ہی کسی دوسرے کا نام اُچارن کرتا ہوں -

اگے جات روپ نہ جائے تیہا ہودسے . جیہے کرم کمائے (آسا محلہ ۳) ذات یا ظاہر انشانات کبھی سہائیک نہ ہوں گے - ایسا ہی پھل ملیگا - جیسے کرم ہوں گے -

اس لئے محض خیالات کے اختلاف کی وجہ سے سکھوں کا ہندوؤں کو۔ مسلمانوں کا عیسائیوں کو برا ماننا ایک دوسرے کیساتھ محض فرقے یا خاص نشانات کی وجہ سے نفرت کرنا اور کسی خاص پہراوے کو ہی دھرم کا نشان سمجھنا ہو رکھتا ہے۔

کبیر ملاں منارے کیا چڑھے۔ سائیں نہ بہرہ ہوئے
جا کارن تو بانگ دے۔ دل ہی بھیتر جوئے

اے کبیر منارے پر چڑھ کر جو تو بانگ دے رہا ہے۔ کیا پرماتما کانوں سے بہرہ ہے۔ ارے جس کیلئے تو آوازے کس رہا ہے اس کو دل میں ہی تلاش کر"۔

ذرا اونچی آواز سے لوگوں کو سنانے اور دکھانے کی خاطر پاٹھ کرنے والے بھائی غور فرما دیں۔

جبہہ پنتھ تیرا کوئی نہ سنجانو۔ ہری کا نام تہاں نال پچھانو
مذہبوں والے تیرے واقف ہوں یا نہ ہوں۔ اگر پرماتما کی بھگتی تیرے سنگ ہے تو تجھے کسی فرقے یا پنتھ کا آسرا لینے کی ضرورت نہیں۔

گیانی شیر سنگھ جی نے ننت نیم کے ٹیکا میں دو باتیں بہت اچھی لکھی ہیں :-

(۱) اکثر سکھ ایسے ملیں گے جو کہیں گے کہ میں فلاں بانی کا اِکادن پاٹھ روز کرتا ہوں۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ تو نے گورو بانی سے کیا سیکھا تاں اللہ اللہ تے خیر صلا سمجھو"۔

۲۔ زبان منتر وانگوں پڑھدی رہندی اے ۔ تے من ادھر ادھر دیاں کھیڈاں کھیڈدا رہندا ہے ۔

سب پرکار کے نشوں اور مانس کا کھنڈن

نانک آکھے رکن دین ۔ لکھیا وچہ کتاب ۔ درگاہ اندر مارین جو پیندے بھنگ شراب
چرس افیمی پوستی چلماں جھکن پیشاب
کھان معجوناں کتلیاں سیخیں لائے کباب

اگر حقہ پینا گناہ ہے تو شراب، بھنگ، افیم اس سے زیادہ ہے ۔ غرضیکہ کوئی بھی نشے والی چیز اور گوشت کھانے والے پرماتما کی درگاہ میں سزا کے مستحق ہیں ۔

سچے سادھوؤں اور برہمنوں کی پوجا کرو

گورو صاحبان نے جہاں پاکھنڈیوں اور بھیکھ دھاریوں کا کھنڈن کیا ہے ۔ وہاں سچے سادھوؤں اور برہمنوں کی پوجا پر بھی زور دیا ہے اور ساتھ ہی ان کے لکشن بھی ورنن کر دیئے ہیں ۔ تاکہ کپاتروں کی پوجا نہ ہو ۔ (۱) سو برہمن بھلا آکھئے ۔ جے بجھے برہم وچار

(۲) سو پڑھیا سو پنڈت بینا ۔ گورو شبد کرے وچار
اندر کھوجے تت لہے ۔ پاوے موکھ دوار (سورٹھ کی وار)

(۳) سو پنڈت جو من پربودھے ۔ رام نام آتم میں سودھے
وید پوران سمرتی بوجھے مول ۔ سو کھشم میں جانے استھول

چہوں ورناں کو دے اُپدیش ۔ نانک اس پنڈت کو سدا آدیس
(خلاصہ مطلب) وہی برہمن اُتم ہے ۔ جو وچار سے برہم (پرماتما)
کو تلاش کرے ۔ وہی عالم اور دانا پنڈت ہے ۔ جو ایشور بانی کا
وچار کرے ۔ اپنے اندر ہی ایشور کی تلاش کرے ۔ وہی مکتی کو
حاصل کرے گا ۔

جو من کو قابو میں رکھے ۔ آتما میں ایشور پریم پیدا کرے ۔ وید
اور شاستر کے مول پر بھو کو سمجھے ۔ سوکھشم پربھو میں استھول جگت
کو جانے ۔ برہمن کھشتری ویش اور شودر چاروں ورنوں کو دھرم
کا اپدیش دے ۔ وہی سچا برہمن اور پنڈت ہے اور ہمیشہ پوجا کے
یوگیہ ہے ۔
گورو گوبند سنگھ جی مہاراج فرماتے ہیں ۔
جوگی جٹا دھاری سنی ساچے برہمچاری ۔ دھیان کاج ۔ بھوک
پیاس میں دیہہ پہ جرت ہیں ۔ (اکال اُستت)
جو سچے یوگی تپسوی اور برہمچاری ہیں ۔ وہ ایشور بھگتی میں لین
ہونے کیلئے بھوک پیاس اور کشٹ شریر پر سہارا کرتے ہیں ۔

برہمچریہ مہما

(۱) مکھ سچا اندری سچی ۔ سپنے منی نہ جائے ۔
ایسی رہنی جو رہے تس کو کال نہ کھائے (جنم ساکھی)

رہو. اپنا من کر موجن آنا ۔ پاربرہم کو تن ہی پہچانا (گورو گوبند سنگھ جی
مطلب :۔ منہ سے سچ بولنا ۔ اندریوں کو جیتنا ۔ برہمچریہ کو دھارن
کرنا ۔ کہ خواب میں بھی کام نہ ستائے ۔ آیو کو بڑھاتا اور موت
سے بچاتا ہے ۔ جس نے اپنا من قابو کر لیا ۔ ایشور کو اسی نے
پہچان لیا ۔

راکھش کون اور دیوتا کون

سادھ کرم جو پرکھ کماویں ۔ نام دیوتا جگت کہاویں
کُکرت کرم جے جگ ماہیں کرہیں ۔ نام اُسر تہنکو جگ دھرہیں ۔

بھلے پرشوں کو جو دنیا میں نیک کام کرتے ہیں دیوتے ۔ اور جو
بدچلن ہیں اُن کو جگ میں راکھش کے نام سے پکارا جاتا ہے

دیکھئے ۔ درووند در تیرے نام رتے درویش بھیئے ۔
کھلڑی کھپری لکڑی چمڑی ۔ سکھا سوت دھوتی
کینی ۔ تو صاحب ہوں سانگی تیرا ۔ پرنوے نانک
جاتی کیسی ۔

دیوتا پرش جو ظاہر میں دکھئے دردمند ہیں ۔ تیرے دروازے پر
تیرے نام میں مست درویش ہوئے ہیں ۔ مرگ چرم ۔ کھپر
ڈنڈ ۔ چوٹی ۔ جنئو اور دہوتی پہن لی ہے ۔ اے پربھو! تو
مالک ہے اور میں تیرا سانگی ہوں ۔ نانک جی کہتے ہیں میں
تیرا ہی جاپ کرتا ہوں ۔ پھر ذات پات کیسی ۔

سچی سندھیا کرو

اہیا سندھیا پروان ہے . جت ہری پربھو میر اچت آوے
ہرسوں پریت اپجے . مایا موہ جلاوے
گور پرسادی ڈبدھا مرے . منوا ستھر سندھیا کرے وچار
نانک سندھیا کرے من مکھی . جیو نہ ٹکے . مر جمے ہوئے خوار

سندھیا وہی منظور ہے جس سے پرماتما چت آوے . پربھو سے
پریت پیدا ہو . موہ آدی وشیوں کو بھسم کرے . پربھو کی کرپا
سے ڈبدھا کا ناش ہو . من ستھر ہو جائے . ٹک جائے .
سندھیا کے ارتھوں کا وچار ہو . لیکن من مکھی لوگ سندھیا
کرتے ہیں . دل قائم نہیں . جیو ٹکتا نہیں . ایسے لوگ
جنم مرن کے چکر میں خوار ہوتے ہیں ۔

یہاں ہم گیانی شیر سنگھ جی کے الفاظ کو دوہرانا مناسب
سمجھتے ہیں ۔

(۱) اکثر سکھ ایسے ملیں گے جو کہیں گے کہ میں فلاں بانی کا
اکاون پاٹھ ہر روز کرتا ہوں . اگر اس سے پوچھا جائے کہ
تو نے گورو بانی میں سے کیا سیکھا تاں اللہ اللہ تے خیر صلا ہی سمجھو

(۲) زبان منتر وانگوں پڑھدی رہندی ہے . تے من ادھر
ادھر دیاں کھیڈاں کھیڈ دا رہندا ہے ۔

۱۴۔ روحانی کھوجی نوں من اکاگر کرن دی وادی ضرور پانی چاہی دی اے۔

۱۴۔ اِہ دھیان رکھو کہ بانی دا پاٹھ اُتنا ہی لابھ دائیک ثابت ہووےگا۔ کہ جیہڑا ہردہ جوڑ کے کیتا جاوے۔

آریہ بنو

جو تم سکھ ہمارے آرج ۔ ویدو سیس دہرم کے کارج

آج ہمارے سکھ بھائی آریہ نام سے گھبراتے ہیں۔ مگر کلغی دہر جی مہاراج بڑے فخر سے اپنے سکھوں کو آریہ نام سے یاد کرتے ہیں۔

جنیو یعنی یگیو پویت

کہا جاتا ہے کہ گورو صاحبان جنیو کے وروِدھی تھے اور کہ انہوں نے خود جنیو نہیں پہنا تھا۔ اور اس کے خلاف اُن کے کچھ شبد بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ مثلاً

دیا کپاہ۔ سنتوکھ سوت۔ جت گنڈھیں بست وٹ۔

اِہ جنیو جیو کا ہے۔ تاں پانڈے گھت۔

مطلب:۔ جس میں رحمدلی بمنزلہ کپاس اور سنتوکھ کا سوت ہو۔ برہمچریہ یا جت بمنزلہ گانٹھ اور سچائی کا وٹ دیا گیا ہو۔ اگر تیرے پاس

ایسا جنئو ہے ۔ تو اے برہمن ۔ اس کو میرے گلے میں ڈال دے یا
تپ بن پوجا ۔ ست بن سنجم ۔ جت بن کاہے جنجو
مطلب :۔ تپسیا کے بغیر بھگتی ۔ سچائی کے بغیر سنجم اور برہمچریہ کے بغیر
جنجو کس کام کا ۔

مندرجہ گوربانی کو غور سے دیکھئے ۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے
کہ گورو جی مہاراج جنئو کے اصلی مطلب کو سمجھتے تھے ۔ یگیوپویت یا
جنئو کا دوسرا نام برہم سوتر ہے ۔ برہم معنی وید یا سچے علم کے ہیں
اس لئے برہم سوتر کے معنی ہیں علم حقیقی کو ظاہر کرنے والا سوتر
اسی لئے سوامی دیانند جی مہاراج اور دوسرے آچاریوں نے اس
کو ودیا کا نشان کہا اور مانا ہے ۔ ودیا تین پرکار کی ہے :۔ کرم
گیان اور اپاسنا ۔ جو انسان خواہشات نفسانی کو قابو کر کے علم
حقیقی کو حاصل کرتا ہے ۔ اس کو برہمچاری کہتے ہیں ۔ اس لئے کہا ۔
"جت بن کاہے جنجو" یا "جت گڈھیں ست دٹ"
گویا علم حقیقی ۔ جت ست ۔ دیا ۔ سنتوکھ وغیرہ صفات کے بغیر لاحاصل
ہے ۔ جنم ساکھی اس بات کی شاہد ہے کہ باوجود مندرجہ بالا بانی
اُچارن کرنے کے گورو نانک صاحب جی نے جنئو دھارن کیا
اور اس کے بعد جب وہ لالو ترکھان کے گھر گئے تو لالو نے گورو صاحب
کے گلے میں جنئو دیکھا ۔
گورو تیغ بہادر جی کے متعلق تو صاف درج ہے ۔ کہ

تلک جنجو راکھا پربھو تانکا ۔ کینو بڑو کلو میں ساکا

اور کون نہیں جانتا کہ گورو تیغ بہادر جی مہاراج نے اپنے پیارے پُتر کلغی دھر اور پوتوں تک ۔ کو جنیئو اور گئو برہمن کی رکھشا کیلئے بلیدان کر دیا۔ "سہج دھاری سکھ" نامی کتاب کے مصنف بھائی پنجاب سنگھ نے لکھا ہے کہ " ہندو لوگ بڑے کرتگھن ہیں کہ گورو صاحب کے اُپکاروں کو بھلا رہے ہیں" کتنا غلط الزام ہے ۔ آج جو لوگ گورو بانی کے اُلٹ جا رہے ہیں وہ تو اپنے آپ کو گورو بانی کے ٹھیکہ دار مانتے ہیں اور جو گورو صاحبان کے کارناموں کو شردھا کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور موجودہ سکھ بھائیوں کے نفرت آمیز سلوک ۔ سر گُمے ۔ منڑی مار ۔ سر گھسے وغیرہ بیجا الفاظ کو برداشت کر کے بھی گورو بانی کا پاٹھ کرتے ہیں اُن کو کرتگھن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔

دراصل جنیئو کے مطلب کو سمجھ کر دیا کے اس نشان کو دھارن کرنا صحیح ہے ورنہ سوت کے دھاگے کے سوا کچھ بھی نہیں ۔ گورو صاحبان کے اس منشا کو نہ سمجھ کر جن بھائیوں نے اس کا تیاگ کیا ہے ۔ کیا وہ

'باہر دھوتی تو تبڑی اندر وس نکور ۔ سادھ بھلے اَن ناتیاں چور سو چور چور' کی بانی کو دیکھ کر کہ "سادھ بھلے ان ناتیاں" یعنی نیک انسان اشنان کے بغیر ہی اچھے ہیں ۔ اشنان کرنا ہی چھوڑ دیں گے

چاروں ورن

دنیا کے اندر انسان مختلف کام کرتے ہیں ۔ پربھو بھگوان نے اس کو چار قسموں میں منقسم کر دیا ہے ۔ یعنی معلموں ، اپدیشکوں اور دماغی کام

کرنیوالوں کو برہمن - اپنی قوت بازو سے راج پر بندھ کرنیوالوں کو کھشتری صنعت و حرفت اور بیوپار کرنے والوں کو ویش - اور دوسروں کی نوکری کرنے والوں کو شودر - ان میں کوئی بھی قابل نفرت نہیں کوئی اچھوت نہیں چنانچہ گورو واک بھی ہے :-

جوگ شبدنگ - گیان شبدنگ - وید شبدنگ برہمنا
کھشتری شبدنگ - سور شبدنگ - شودر شبدنگ پراکرتا

مطلب :- یوگ کرنا - گیان وان ہونا اور وید پڑھنا برہمن کا کام ہے - بہادر ہونا کھشتری کا اور سیوا کرنا شودر کا کام ہے اور برہمن کے متعلق فرمایا - کہ

چہوں ورناں کو دے اپدیش - نانک اس پنڈت کو سدا آدیس

مندرجہ بالا حوالوں سے ثابت ہے کہ جنم کی ذات پات کو نہ مان کر گورو صاحبان ویدک ورن آشرم کو مانتے تھے - جو محض اعمال اور اوصاف پر مبنی تھا - اسلئے ہمارے بھائیوں کو اس قدرتی تقسیم سے گھبرانیکی بجائے اس کو اپنانا چاہیئے -

ہندی پریم

گورو صاحبان عموماً اور دسم گورو کلغی دھر جی خصوصاً ہندی کے پریمی تھے کیونکہ یہ ہماری ماتری بھاشا اور دیش بھر کی ایک بھاشا ہونیکے لائق ہے لیکن ہمارے کچھ بھائی پنجابی اور ٹھیٹھ پنجابی کو ہی دھارمک بھاشا مان کر غلط راستہ پر جا رہے ہیں - جیسا کہ گیانی شیر سنگھ جی مہاراج نے بھی لکھا ہے کہ

(۱) دسم گورو کی بانی بولی کے لحاظ سے اس زمانہ کے ایک اونچے ہندی مہاکوی کی کوتا ہے

(۲) پنجاب کے لاکھوں آدمی گورو بانی کو پڑھتے ہیں - لیکن اکثر سوچ کر نہیں پڑھتے جس کا نتیجہ یہ ہو گیا ہے کہ سری گورو گرنتھ صاحب جی کی پنجابی کا ہماری بولی (موجودہ پنجابی) سے تعلق ٹوٹ گیا ہے -

ہیں۔ ڈر لگتا ہے کہ کچھ دیر کے بعد گورو گرنتھ صاحب جی کی بولی ہم سے دور ہی نہ ہو جاوے۔ ناظرین! مانیہ سکھ لیڈر کے دل سے نکلے ہوئے الفاظ ملاحظہ کریں اور نتیجہ نکالیں کہ ہندی کو نہ اپنا کر پنجابی کے پیچھے لگے ہوئے لوگ کس طرح دھارمک گرنتھوں سے دور جا رہے ہیں۔ اگر آج سے ہی وہ سجن ہندی بھاشا کو ماتری بھاشا سمجھ کر ترقی دیں تو اُن کے لئے گورو بانی کے ارتھوں کو سمجھنا بہت ہی آسان ہو جائے۔

آخری نویدن

ہم نے گورو بانی کے حوالوں سے اس امر کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے کہ دسوں گورو صاحبان ویدک دھرم کے ماننے والے تھے۔ اُن کا مدعا کوئی تیسرا پنتھ جاری کرنے کا نہ تھا۔ چنانچہ ذکر آتا ہے کہ گورو رام داس جی مہاراج نے اکبری سبھا میں وید کے پوتر گایتری منتر کا اُچارن کیا تھا۔ گورو صاحبان نے گورو مریادہ کے نام سے کوئی مریادا نہیں چلائی۔ بلکہ ویدک ریتی سے ہی اپنے دواہ آدی سنسکار ہندو گھرانوں میں کئے۔ آشا ہے کہ حق کے متلاشی سجن دھڑابندی کو چھوڑ کر ان کو غور سے پڑھیں گے۔ یہ چند سطور محض ایکتا اور اتفاق پیدا کرنے کیلئے لکھی ہیں۔ تاکہ غلط فہمی میں پڑ کر جو بھائی اپنے آپ کو الگ مانتے ہیں وہ ایک ہی بابا کے پوتے بن کر اور خیالات سے متفق ہو کر آپس میں ایک ہو جائیں۔ آشا ہے کہ جس بھاو کو لے کر ہم نے یہ کتاب لکھی ہے اُسی بھاو سے ناظرین اس کا مطالعہ کرینگے۔ اوم شم

اوم

اسمِ پاک ذاتِ باری کلمۂ توحید ہست

شرکتِ نام محمدؐ منزلش اکردپست

باوا نانک صاحب اور دینِ اسلام

مصنفہ

لکھشمن آریوپدیشک

ایڈیٹر سدھرم پرچارک و آریہ مسافر دہلی

آریہ ساہتیہ پستکالیہ دہلی کیلئے

سٹار پریس دہلی میں لکھشمن پرنٹر نے چھپایا

کلیاتِ آریہ مسافر اردو

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی مرحوم آریہ مسافر کی جملہ ۳۳ تصانیف کا مجموعہ حال ہی میں دوسری بار چھپا ہے۔ پنڈت لیکھرام جی کی مذہبی تحقیقات کا کام متلاشیان حق کے لیے ایک غیر معمولی معاون اور رہنما ہے۔ وید اسلام۔ عیسائی مذہب پورانک مت سب کے متعلق مستند حوالہ جات۔ دلائل اور تواریخی ثبوتوں سے بھرے ہوئے بیانات ایسی عجیب قابلیت کے ساتھ اس اعلیٰ پایہ کی تصانیف جناب پنڈت جی صاحب لکھ سکے ہیں۔

قاتل کے خنجر سے زخمی پڑے ہوئے۔ آنتیں تھامے اور آخری سانس لیتے ہوئے آپ نے آریہ سماج کو جو وصیت کی وہ یہ تھی۔

آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو

اور کلیات آریہ مسافر ظاہر کرتی ہے کہ یہ وہ وصیت ہے جس پر خود زندگی بھر عامل رہے۔ ان کی جملہ تصانیف ایک سے ایک بڑھ کر مفید ہیں اور آریہ سماج کیا بلکہ تمام مذاہب کے لوگوں کے پاس اس سے اعلیٰ درجہ کی تصنیف کوئی مشکل سے ہی پائی جائیگی۔ آج کل کاغذ لکھائی چھپائی وغیرہ کے متعلق اخراجات بہت بڑھ رہے ہیں اور خاص حالات کے سبب زیادہ تعداد اس کی چھپوائی ہی نہیں جا سکی۔ تو بھی قیمت فقط چار روپیہ سنہری جلد ۵ روپیہ۔ زیادہ خریداری پر کمیشن بھی دی جاتی ہے۔

کلیات آریہ مسافر ہندی۔ زیر طبع ہے مکمل کتاب ستیارتھ پرکاش ہندی کے سائز قریباً دو ہزار صفحوں پر چھپیگی تین جلدیں ہونگی جلد اول پانچ روپیہ (صہ) جلد دوم دو روپیہ (عا) جلد سوم تین روپیہ مکمل کی قیمت نو روپیہ پیشگی قیمت بھیجنے والوں سے ساڑھے [illegible] ہر جلد کا لیا جاوے گا [illegible] المشتہر آریہ [illegible] قاضی دہلی

باوا نانک صاحب ہرگز مسلمان نہ تھے

ثبوت (۱) باوا نانک صاحب نے خود جب موقع ہوا فرمایا ہم مسلمان نہیں۔ پیروں کے سامنے مکہ میں انھوں نے کہا ہم کسی مسلمان خاندان سے نہیں۔ ہمارا اسلام سے تعلق نہیں۔

ثبوت (۲) مکہ میں آپ نے جو یہ شبد بولا وہ عام طور پر مشہور ہے۔

ہندو کہاں تے ہار یاں مسلمان میں نا نہو۔ پنج تت کا پتلا نانک میرا نان

یہاں صاف اقبال ہے کہ میں ہندو ہوں ساتھ ہی یہ کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔

ثبوت (۳) صرف وہ خود اپنے آپ کو ہندو کہتے تھے بلکہ مسلمان بھی ان کو ہندو سمجھتے تھے۔ اسلامی اور سکھ لٹریچر دونوں اس کے گواہ ہیں چنانچہ جنم ساکھی صفحہ ۱۵ پر قاضی رکن الدین کے الفاظ اس کے شاہد ہیں سے

سن ہو نانک ہندو آکھے رکن دین   آیا محمد مصطفیٰ ثابت کرن یقین

ثبوت (۴)۔ باوا نانک صاحب کے والد بزرگوار کالو رام جی ہندو آپ کا خاندان ہندو تھا۔

ثبوت (۵) آپ کی اولاد ہندو رہی۔

ثبوت (۶) آپ کی سسرال ہندو تھے اور آپ کا وواہ ویدک ریت سے ہوا تھا۔

ثبوت (۷) آپ کے پُتر باوا سری چند و لکھمی چند جی کا پنتھ اب تک ہندو کہلاتا ہے جیسے اداسی۔

ثبوت (۸) شریر تیاگنے سے پہلے آپ نے اپنا چیلا گورو انگد جی کو بنایا

جو ہندو تھے۔

ثبوت (۹) آپ کی تعلیم تمام تر ہندوؤں کے اصلی ویدک دھرم کو پھیلانے والی تھی۔ چنانچہ آپ نے جو کچھ واک گرنتھ صاحب میں لکھا اس کا پہلا لفظ ہے ایک اونکار کیا کوئی مسلمان اس لفظ کو اپنا کلمہ بنا سکتا ہے۔

ثبوت (۱۰) ایک اونکار کیا۔ باقی کا سارا شبد اور قریباً تمام گرنتھ صاحب ویدک اصطلاحات اور ویدک وچاروں سے بھرا پڑا ہے۔ سنسکرت کے الفاظ آسان ہندی بھاشا میں مستعمل ہیں۔ پربھو۔ گورو۔ جیو۔ مکتی۔ نام سمرن۔ آواگون۔ جنم مرن۔ سادھ سنت۔ رکھشیر۔ اکال پورکھ۔ ستیہ نام۔ کرتا پورکھ۔ نربھو نربیر۔ اجونی جپ جی۔ سکھ منی وغیرہ وغیرہ۔ تمام الفاظ اصطلاحات و سدھانت ویدک دھرمیوں کے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ مکہ میں جانے اور مسلمانوں میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے پر آپ کو ایک دو اسلامی اصطلاحات کو کام میں لاکر ویدک سدھانت سمجھانے کی ضرورت پڑی۔ لیکن اس سے ان کا اسلام سے تعلق سدھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ صدہا مسلمان مورخ و مصنف ہندوؤں کے الفاظ و اصطلاحات کو اور صدہا ہندو و آریہ لوگ مسلمانوں و عیسائیوں کے محاورات و عقائد کو لیکر اپنے خیالات کو ایک دوسرے میں پھیلا رہے ہیں:

ثبوت (۱۱) نہ صرف گرنتھ صاحب کی تحریر کا عام رجحان با واصاحب کو ہندو یا ویدک دھرمی سدھ کرتا ہے بلکہ علانیہ طور پر ویدک دھرم پر آپ کا سچا وشواس ہونے کے ثبوت ہزارہا گرنتھ صاحب اور سکھ لٹریچر میں موجود ہیں۔ وید کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

ہانکھہ گرنتھ نکھہ وید پاٹھ:

ب شمار سے باہر تعداد کے گرنتھوں میں مقدم وید کا پاٹھ ہے۔ تو
قرآن وغیرہ کا درجہ الہام کس طرح قائم رہا۔

ایک اونکار وید نرمے۔
یہاں وید کا پرکاش کرنے والا ایشور کو کہا ہے نہ کہ قرآن کا نرماتا
دیپک بلے اندھیرا جائے وید پاٹھہ مت پاپان کھائے۔
جیسے چراغ سے اندھیرا دور ہوتا ہے ویسے ہی بد عیبوں پر سے جہالت
دگناہ کا پردہ وید پاٹھہ سے دور ہوتا ہے۔
چاچار وید جہ ساجے چارے کہاتی چار جگان
پرماتما کی تعریف کیا ہے یہ کہ اس نے چار وید پیدا کئے چار پیدائش کی کانیں
اور چار یگ بنائے ہے

وید وں میں نام اتم سو سنے ناہیں پھرہیں جیون بیتالیا
کہو نانک جن سچ تجیو کورہ لاگیو تن جنم جوئے ہار ریا

یعنی ایشور کا اتم نام ویدوں میں ہے اس سچ کو چھوڑ کر جھوٹے متوں
میں لگا جنم کو جوئے میں ہارتا ہے ہ

چارے وید برہمے کو دیے پڑھ پڑھ کرو چار
تان کا حکم نہ بوجھیے بڑا نرک سرگ اوتار

یعنی وید کو پڑھو وچارو۔ اس کا حکم نہ بوجھنا گویا نرک سرگ یعنی دکھہ
سکھہ میں جنما فرماہے۔

شاست وید سمرتی سر تیرا۔ سرشٹی چرن سمانی دونیا تیرا پیرا در دیدیر اسر ہے
یعنی اتھر وید کے باہر جو کوئی کرم کرتا ہے اُسپر گویا شیطان کا غضب ہی
اتھر وید بیھنگ۔ سکل پاپ نٹھنگ۔
(اتھر وید کے پڑھنے سے سب پاپ دور ہوتے ہیں)
کیا کوئی مسلمان وید کے متعلق یہ رائے رکھہ سکتا ہے۔

ثبوت (۱۱۱) باوا نانک صاحب آواگون اور اس سے چھٹنے کا اپائے
ان شبدوں پر عموماً وچار کرتے ہیں:

گورمکھ دھرتی سلپچ ساجی   تس ماہی اوپت کھپت سباجی

یعنی سچے پرماتما نے جگت کو رچا ہے اس میں پیدائش اور موت کا
کھیل جاری ہے۔

قدرت بندے رب دے حکمی آوے جاسے
برگ جویں نباتات دے ترٹ ترٹ پھیر جماسے

یعنی ایشور آگیا کے مطابق جگت میں آنا جانا ہوتا ہے جیسے درخت کے
پتے ٹوٹ ٹوٹ کر پھر پیدا ہوتے ہیں۔

کرمی آوے کپڑا ندری موکھ دوار

عملوں سے قالب ملتا ہے اور ایشور کے کرپا کرنے سے مکتی۔

لکھ چوراسی جیب ٹرے پھرے خوشی رضا سے
یعنی ایشور اچھیا کے مطابق لکھ چوراسی قالبوں میں گھومتا پھرتا ہے۔

مرمر جمت کیتے برہما بشن مہا دیو۔
یعنی کئی برہما بشن مہا دیو مر مر کر پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

نام بنا سب پھیک پھیکا ہے جنم مرن پھر آوے گو
دا ایشور کی بھگتی کے بغیر سب کچھ پھیکا ہے۔ اس سے جیو بار بار جنم مرن
میں آوے گا۔

اوہ جنم نہ مرین نہ آویں جاہیں   نانک گورمکھ من سمجھاہیں
یعنی ایشور کے گیانی جنم مرن و آواگون سے چھوٹ جاتے ہیں

لکھ چوراسی اِی سرجی آپ الدہ وغیرہ وغیرہ
مرمر جمن منافقاں کفر جنہاں ندی جیت   جوں جوں جون بھگوائین مرمر جمت نت
پاپی لوگ مر مر کر پیدا ہوتے ہیں قالب بہ قالب پھرتے اور ہمیشہ مرتے رہتے ہیں

کیا کوئی مسلمان تناسخ پر ایسا زبردست اعتقاد رکھ سکتا ہے۔
ثبوت (۱۳) وید و تناسخ وغیرہ پر اعتقاد کیا جیسا آریوں یا ہندوؤں کی طرح جو نندلعل ویدک دھرمی ہیں۔ آپ کا کھان پان آچار بیوہار رہا۔
فقیر آپ نے دھارن کیا اور آپ کے خاندان میں کیا۔ آپ سے پہلے کیا آپ کے ہوتے ہوئے اور کیا بعد میں سب سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے
ثبوت (۱۴) نہ صرف وید اور ویدک سدھانتوں پر آپ کا اعتقاد تھا اسلام اور اسلامی عقائد کے آپ سخت خلاف تھے چنانچہ قرآن کے متعلق آپ فرماتے ہیں ؎

وید اتھرون الٹ کر رکھیو نام فرقان

یعنی جیسا آغا خانی و اسماعیلی لوگ اتھرو وید کی تعلیم پھیلانے کے دعویدار ہو کر اسلامی تعلیم ہندوؤں میں گھسیڑتے اور عوام کو یہ باور کرانے کا موقعہ دیتے رہے کہ قرآن ہی اتھرو وید کو الٹ پلٹ کر دیا گیا ہے وہی باواجی کا خیال تھا۔ وہ قرآن کو معجزہ الہام نہ مانتے تھے بلکہ اتھرو وید کو الٹایا ہوا اور اس کا نام ایک طرح کا دھوکا دینے کو فرقان رکھا ہوا مانتے تھے کیا کوئی مسلمان قرآن کے متعلق یہ اعتقاد رکھتا ہے
ثبوت (۱۵) کل پردان کتیب قرآن پوتھی پنڈت سے پران باواصاحب افسوس کرتے ہیں کہ کل یگ کا دور دورہ ہے قرآن کی کتاب آگئی ہے اور پنڈت اور پران پستک تہ پڑے ہوئے ہیں کیا کوئی مسلمان اس طرح قرآن کی اشاعت پر دکھ محسوس کر سکتا ہے۔
بعض مسلمان چالاکی سے کہتے ہیں کہ باوا صاحب کا بیان یہ مطلب ہے کہ اس کل یگ کے لیے قرآن کو ماننے کا حکم باواجی دیتے ہیں لیکن آپ کہتے ہیں ؎

قدم بیا جد ترک وا کلجگ ورتیا لوے جنم ساکھی،

یعنی کلجگ پاگناہ پاپ کا زمانہ اسلام کے ہندوستان میں آنے سے پھیلا پس اسلام کی اشاعت پر افسوس کے بغیر کوئی مطلب نہیں نکل سکتا۔

ثبوت (۱۶) جہاں قرآن کے خلاف آپ کی رائے ہے وہاں حضرت محمد صاحب بانی اسلام کے متعلق جو آپ کی رائے ہے وہ بھی صدہا حوالہ جات سے ظاہر ہو سکتی ہے۔

باوا نانک صاحب جنم ساکھی صفحہ ۲۰۲ پر فرماتے ہیں۔

محمد نام مہادیو کا پرسن بھے ناؤں ہندو تام منسوخ کر ہوئے مسلمان

دعوے رکھ خدائیاں گئوان ذبح کرلے کہتے برہمن بھرشٹ سب وتیس ہانگ اللے

یہاں بتایا ہے کہ محمد نام مہادیو کا رکھا ہے۔ محمد نے خدائی کا دعوے کیا گئوان ذبح کرائیں برہمن بھرشٹ کیے وغیرہ۔ کیا کوئی مسلمان محمد صاحب کے متعلق یہ عقیدہ رکھ سکتا ہے ہرگز نہیں۔

ثبوت نمبر ۱۷ محمد صاحب نے خدائی کا دعوے کیا یہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں جنم ساکھی صفحہ ۴۰ پر ہے۔

پاک رہیو ہو کلمہ یکس دا محمد نال ملائے

ہو یا معشوق خدائے دا ہو یا تل الائے

یعنی محمد صاحب نے ایک خدا کا پاک کلمہ تو پڑھا مگر محمد کا نام ساتھ ملا کر وہ خدا کا معشوق اور خدا کے برابر بن بیٹھا اس خودی اور شرک کا گورو جی نے بیسیوں مقامات پر محمد صاحب پر الزام لگایا ہے بہت اس شرک پرستی میں مبتلا دین اسلام سے ان کا کیا تعلق

ثبوت (۱۸) مذکورہ بالا شبد کے بعد آپ پھر کہتے ہیں۔

اللہ بے نون ہے بے چگون کہا ہے

اللہ عاشق بیچ دا ہو معشوق نہ بھائے

رہندا بے پرواہ ہے اکو کرتا کوے

یہاں بھی بتایا ہے کہ اللہ شخصیتوں کو پیار نہیں کرتا نہ اس کا اور کوئی معشوق ہے سوائے سچائی کے۔ قاضی رکن دین جو محمد صاحب اور خدا کے تعلقات بتاتا ہے سیاہیں اس کی تردید کرتے ہوئے آپ یہ فرما رہے ہیں اور واضح کرتے ہیں کہ وہ خود ہی ایک کرتا و کرم پھل داتا ہے اسے کسی اور کی پرواہ نہیں۔ گویا یہاں رسالت و شفاعت کی پوری تردید ہے۔ تب وہ مسلمان کیسے۔

ثبوت (۱۹) اس کے آگے آپ فرماتے ہیں۔

اک دھاڑے چاندیاں شبے معراج ماہیں
من وچہ خودی وچاری اس تے اُتل کوماہیں

یہاں بھی خودی کا الزام لگایا ہے اور معراج کے بیان کو لیکر جتایا ہے کہ پرماتما کے دربار میں لاکھوں محمد مصطفےٰ ایں کچھ انت پارا وار نیں رام ڈھول بے شمار بنا کر آپ فانی انسانوں کی پوجا کے خلاف جذبہ پیدا کرتے ہیں اور ایشور کو ہی بے انت جتاتے ہوئے مردم پرستی سے بچنے کی ہدایت دی ہے آپ فرماتے ہیں۔

کیسے کیسے طبق وچہ کئی اسنا بھہ اوتار
کئی محمد مصطفےٰ انچھ انت نہ پارا وار

ان لفظوں سے آپ کا مطلب صاف ہے کہ محمد صاحب (جسے مسلمان مانتے ہیں) کی حقیقت ہی کیا ہے

ثبوت (۲۰) اسی بحث میں آپ فرماتے ہیں۔

صاحب کے نہ دیکھیا سب قدرت لٹا سے
قدرت انت نہ پاوتی پھر پھر دیکھے کھائے

کیتے لکھہ پیغمبراں مر پھر ہوئے خاک   خاک تے پھر ابج ہی کئی اسکھان لاکھہ

جت درکھو محمدراں لکھہ برہمے بشن مہیش وغیرہ ۔

یہاں بتایاہے کہ محمد صاحب نے خدا کا دیدار نہیں پایا ۔ اس مالک کو کسی نے نہیں دیکھا اس کی قدرت میں ہی سب لپٹ رہی ہیں اس کا انت ملتا نہیں اور بار بار جنمتے مرتے دھکے کھاتے ہیں ۔ دیکھو کہا پیغمبر مرکے خاک ہوتے ۔ پھر خاک سے لاتعداد لاکھوں ہی کیڑے مکوڑے وغیرہ پیدا ہوتے ہیں پھر تماگے دوار پر لاکھوں محمد برہما وغیرہ ہیں ۔ اور کسی خاص شخصیت کی بڑائی نہیں کیا گیا ۔ کیا محمد کی شخصیت پر انحصار رکھنے والے اسلام سے ان خیالات والے نانک صاحب کا کوئی تعلق ہو سکتا ہے ہرگز نہیں ۔

ثبوت (۲۱) اس بحث کے اخیر میں بادا صاحب فرماتے ہیں ۔

سوا لکھہ پیغمبر آئی دنیا ماتھ ۔ آپو اپنی فوتی سبھے چلائے راہ

سبھے لے گئے ایک ہی دوجا ناہیں کوئے ۔ دوجا آپ جناوندے گئے سبھے ہو سنے

یعنی سوا لاکھ پیغمبر دنیا میں آئے اپنی اپنی باری انھوں نے سب مذہب چلائے مگر یہاں کیا اور وہاں کیا ایک ہی خدا ہے دوسرا نہیں ہاں یہ پیغمبر اپنے آپ کو دوسرا جتاتے ہوئے سب دنیا سے کوچ کر گئے ۔

یہاں بھی انسانی مذاہب کے بانیوں اور محمد صاحب کو خودی اور شرک کا ملزم گردانا گیا ہے ۔ تب محمدی مذہب سے باوا جی کا تعلق جتانے والے کی عقل کو کیا کہیں ۔

ثبوت ۲۲ ۔ قاضی رکن الدین کہتا ہے کہ قیامت کے دن محمد پر ایمان نہ لانے والوں کی بُری حالت ہوگی ۔ وہ پل صراط سے پار نہ جا سکیں گے پیٹیں گے اور بلبلائیں گے محمد صاحب ان کی شفاعت نہ کریں گے وغیرہ گورو نانک جی جواب دیتے ہیں ۔

کئی محمد مصطفےٰ کھڑے لنگھاون پور

گو ناگونی انتی کئی سبھ کئی کوڑ

پچھن تھاں جگا ئیتے جتھاں گئے بہت عندا   کہی مہانے مصطفےٰ اسک ہی نہ دی جواب
نیکی بدی وچار ہے ملک الموت حضور   کر ٹلے آتا کے رسالت جل بل ہو دن ہور

یہاں محمد صاحب کی شفاعت کے خیال کی تردید کرکے نیکی بدی یا عملوں کی جزا سزا کے اصول کو مقدم کیا گیا ہے۔

ثبوت ۲۳ - باواجی فرماتے ہیں۔

کلمہ نے کلمہ آکھ کے دوجی دروغ ملائی   آگے محمد مصطفےٰ اسکے نہ تھاں چھڑائے

یعنی منہ سے اسلامی کلمہ کہکر شرک روپی جھوٹھ کو ملاتے ہیں پر آخر کو محمد صاحب انہیں چھڑا نہیں سکتا گویا اسلامی کلمہ شرک ہے اور شفاعت کی بات محض گپ ہے۔ ایسا اعتقاد باوا نانک کا ہوتے ہوئے انہیں مسلمان سمجھنے والے شیخ چلی صاحب جبر المالکرین نہیں تو کم سے کم غضب کے ماکر ضرور ہیں۔

ثبوت (۲۴) باوا صاحب بڑے جوش اور زور سے مسلمانوں کو سمجھاتے ہیں   کہ محمد صاحب کا آسرا محض فضول ہے اور اس کے لئے وہ چیلنج دیتے ہیں کہ بلاؤ تو محمد صاحب کو دیکھیں وہ کیسے دکھ سے چھڑا سکتا ہے آپ فرماتے ہیں گناہگاروں کی کیا حالت ہوتی ہے۔

ادہی پھر مٹا کو نال ملائیں جس ہو گیا   چن چن کڈھن بھٹیاں کہنڈی بلے کھرائے
ویلنے ویل ولائے پھر سون پیراں کہائے   کتش کیت کنایئے تندو کیچ کڈھائے
پھر اگنی کھنب چڑھائے منگلی دبائے   کترن قینچی لیٹے ہولی جوڑ ہوائی
پھرن منی عسلے پرتس میل کیا نی   ہوئے پرآنا سیئے اس پل بکائی
کرن مثال شاہجی آتش نال جلائے   جل بل ہو دن خاکری پیتے تم لگے

قاضی نے کہا تھا کہ محمد صاحب پر ایمان نہ لانے والے جلتے اور بلبلاتے ہیں لیکن گورو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ محمد صاحب پر بھروسہ کسی کام کا نہیں بد عمل لوگ ہٹی سے بلیں گے اور کپاس ہو کر جنمیں گے   چن چن کر بھٹیاں نکالی جائیں گی لکڑی اس کی جلیگی۔ کپاس کو بیلنے میں بیلیں گے پھر وہ پڑی جائیگی

کاتی جائے گی۔ اُسکی تار تار کھینچی جائے گی۔ آگ پر کپڑا کھنب چڑھا یا جلے گا۔ نمکلی سے کوٹا جائے گا۔ قینچی سے کتر کتر کیے گا۔ سوئی چھبو چھبو کر سیا جائے گا۔ پھر اس کی قبا بنا لی جائے گی۔ پُرانا ہونے پر پھینکا جائیگا۔ گوڈر بنے گا۔ مشعلی اُسے مشعل میں جلا ہیں گے۔ جل کر وہ راکھ ہو نگے اور تیں گے اور بلبلا ہیں گے۔

گویا گورو صاحب اُنے قاضی رکن الدین کی بابت مسلمانوں پر ڈال دی کہ محمد صاحب پر ایمان نہ لانے والوں کی یہ حالت ہو گی۔ بلکہ ان کی جو بد عملی ہوتے ہوئے زمین میں دفنائے جائیں گے۔ خواہ محمد پر ایمان رکھتے ہوں وہ بہ دُرگتی بیان کرکے زور سے للکارتے ہیں کہ

سدو محمد مصطفےٰ لئے کیا چھڑائی۔

یعنی بلاؤ تو محمد مصطفےٰ کو وہ چھڑا تو لیوے اس کپاس کو اس طرح کی تکلیفوں سے۔

اسی طرح اگلے شبدوں میں آپ فرماتے ہیں کہ بنولے کو پیڑ کر تیل نکالتے ہیں کپاس کی بتی کو چراغ میں رکھتے ہیں۔ تینوں یعنی چراغ بتی اور تیل ایک ہی مٹی سے ہیں۔ تینوں جلتے ہیں۔ کوئی آن کر اُس کو اس مصیبت سے چھڑا نہیں سکتا۔ آگے لکھا ہے اسی قالب سے نکل کر تل کے قالب میں جنم ہوتا ہے وہاں تیلی گھانی میں پیڑتا اور رونا ہے تیل جو نکلتا ہے وہ چراغ میں جلتا اور مٹی ہوتا ہے۔ یہ کہکر آپ پھر فرماتے ہیں

سدو محمد مصطفےٰ استے سناؤ روے

یعنی بلاؤ نواب محمد مصطفےٰ کو اور سناؤ اُسے رو کر دیکھیں وہ کیسے آتا اور کیا بناتا ہے۔

اس کے آگے پھر فرماتے ہیں۔

تل دی جونوں کڈھ لیا پیڑ جمیا ہوئے۔ ٹوٹے ہمن پیڑا اے بلبندا بہت عذاب

اکھہ جوین رس گڈ چھے پوے کڑاہے ماہیں دی دے تاؤ پکایے سکر کھنڈ کرای
وغیرہ۔

یعنی تل کے قالب سے پہر کپاد کے قالب میں آنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کو پیڑا گیا اور اسے بہت عذاب ملا اور رس نکالکر کڑاہ میں ڈالا گیا اور اُسے تاؤ دے دے کر پکایا گیا۔ وغیرہ وغیرہ کے بعد آپ پہر کہتے ہیں کہ

سدو محمد مصطفےٰ استے سنا و دے

یعنی بلاؤ محمد مصطفےٰ کو اور اُسے رو کر سناؤ۔

اس تمام بیان میں جہاں تناسخ کا اقبال ہے حتیٰ کہ تل اکھہ وکپاس وغیرہ میں بھی تناسخ کا عمل مانا جا رہا ہے وہاں مسلمانوں کو بڑے زور سے اپدیش دیا گیا ہے کہ چہوڑ دو محمد مصطفےٰ کا سہارا وہ تمہیں کسی تکلیف سے بچا نہیں سکتے اسی طرح آنحضرت کی بے بسی بیکسی اور بے وفائی وغیرہ کا نقش کرنیوالے باوا نانک صاحب کو محمد صاحب کا معتقد بتانا کہاں تک صحیح ہے ناظرین سمجھہ لیں

ثبوت (۲۵) باوا نانک صاحب مذہب کو نہیں دہرم کے پھیلانے کے حق میں تہے مذاہب کو وہ ٹھگی کی دوکان سمجھتے تہے اس لئے مذہب اسلام کے وہ کسی صورت میں پیرو نہیں مانے جا سکتے۔

آپ کے یہ شبد کیسے وزن دار ہیں۔

جتنی دسن اہتی ایہ سب دنیا دی ٹھگ سلا لونی جیٹھے سچے مارگ لگ
آکھے نانک پیرسن آود سچے راہ آخر ملی کوئی نہیں باجہوں پاک خدائے

اس کا مطلب یہ ہے کہ سچے دہرم کے راستے میں کیسی ہی تکلیف میں گذر کرنی پڑے کر لو۔ مگر کسی انسانی مذہب یا جہوٹے دہرم کے پیرو نہ بنو۔ کیونکہ یہ سب امتیں دنیا کے ٹھگ ہیں آخر کو سوائے پاک خدا کے کوئی ساتھی نہیں ہوتا۔

نانک کہتا ہے - اے پیر سن اور سیدھے راستہ پر آ یعنی اسلام کو چھوڑ دے تب اسلام کے برگزیدہ لوگوں اور پیروں تک کو اسلام سے ہٹا لے گورو نانک کو مسلمان بتانے والے جہاں تک نہیں مانتے تو اور کیا کرتے ہیں

ثبوت ۲۶ - یہی نہیں - گورو جی آگے اور بھی بڑھیا بات فرماتے ہیں ؎

صدق گھڑی خیر توشہ خرچ لے ٹھگ — تمہیں کا فرمان آ یا تیرا کیتا چلیا ساتھ
پیر پیغمبر اولیے سب ہوتے ہیں پردیس — او وہ در کی خبر نہ جانتے عقل کے فراموش

یہاں ہدایت دی ہے کہ آخر کے وقت تمہارے عمل ساتھ جائیں گے - صدق کی گٹھڑی میں خیر کا توشہ باندھو اور خیر کی صفت والے ہاتھ سے اسے پکڑ لو - اور یاد رکھو کہ پیر پیغمبر اولیا سب اس وقت بیگانے اور بیکس ہوتے ہیں وہ خود عقل کے فراموش اس در کی خبر نہیں جانتے

کیا تعجب کی بات نہیں کہ پیغمبر کو جو عقل کا فراموش ملتے خدا کے علم سے ابھی بے بہرہ بلے - ایسے کوئی پیغمبر کا پیرو یا پیغمبر کا معتقد مانتے

ثبوت (۲۷) قاضی رکن دین وغیرہ سے جو مباحثے گورو جی کے ہوئے ان میں بھی رسالت محمدؐ کی پر زور تردید کی گئی ہے -

قاضی رکن دین کہتا ہے ؎

سن ہو نانک صدو آکھے رکن دین
آیا محمد مصطفےٰ ثابت کرن یقین

اس کا جواب گورو نانک جی یہ دیتے ہیں -

آکھے نانک رکن دین سچا سنو جواب
کئی محمد مصطفےٰ ہوئے وچہ عذاب

قاضی رکن دین کہتا ہے۔ ثابت کیتو سو دین انوں پڑھ کر کلمہ پاک
گوربہ نانک جی ثابت کافر ثابت نہ چھٹیے وچ آتش جلن نپاک
گورو نانک جی ثابت دین نہ کر سکیا مر ہو گئے خاک

محمد صاحب کے متعلق قاضی دعوے کرتا ہے مگر گورو جی کہتے ہیں۔
اسے ایک کیا کہی محمد مصطفےٰ خود تو آپ سے مر چکے۔ تمہارا کیا بنا ئے
گا۔ دھرم ان سے ثابت نہوا خود مر کر خاک ہو گئے۔
آگے پھر گورو جی کہتے ہیں۔

خودی نکھر کر موے ثابت بھیا نہ دین

یعنی دھرم کی گتی انہیں معلوم نہیں ہوئی۔ خودی اور اہنکار کرتے
مر گئے پھر کہا ہے۔

لکھیا دھر درگاہ دے اکس باجھ نہ کوے
کیتی لکھ محمدیں ڈھوی لین نہ ہوئی

یعنی نشچت بات ہے کہ ایک خدا کے بغیر کوئی نہیں۔ کئی لاکھوں محمد ہوئے
جنہیں پناہ نہیں ملی کیا محمد صاحب کے خلاف اس زور سے پرچار
کرنے والے باوا نانک جی کو کوئی عقل سلیم رکھتا ہوا آدمی خواب میں
بھی مسلمان سمجھ سکتا ہے۔

ثبوت نمبر ۳۸۔ قاضی ثبوت کے ساتھ جو مباحثہ ہوا اسمیں بھی
یہی بھاو ہیں۔

جیون جی کہتے ہیں۔ حمد ثنائی رب نوں دوجے نبی رسول

گورو نانک جی کہتے ہیں ؎

حمد ثنائی رب نوں واحد لا شریک
اوتار ان پیغمبران اک سکیا نہ کر تحقیق

یعنی محض ایک خدا ہی قابل تعریف ہے جس کا کوئی شریک نہیں

اوتار پیغمبر ایسے کوئی تحقیق نہیں کر سکا۔
پھر جیون جی کہتے ہیں ؎

لکھیا دھر درگاہ دیئی اکیے پاک الائے
اوپر کلمہ نبی دا پڑھیا ہوی پاک اوداہ

گورو جی جواب دیتے ہیں ؎

لکھیا دھر درگاہ دے اکو پاک خدائے
دویم ہوا نہ ہوئیگا جو ہویا ہتیا فنائے

یعنی جو نبی کا کلمہ ساتھ کہتے ہو وہ کوئی کلمہ میں شامل نہیں ہو سکتا اس کے ساتھ کلمہ میں شامل ہونے والا دوسرا نہوا نہ ہوگا اگر کوئی ہوا تو فنا ہو گیا۔
پھر جیون کہتا ہے ؎

تب قاضی ہوسی آپے ب مفتی نبی رسول
پچھسی کھول کتاب نوں نیک بد اس ب مول

گورو جی فرماتے ہیں ؎

مفتی کوئی نہ بدا جو کھڑے پاس کتاب
یار نہ کوئی بدا جو کرے سوال جواب
واحدہ لاشریک ہو قاضی مفتی آپ
آپے کھول کتاب نوں آپے کرے حساب

ان شبدوں سے ثابت ہوتا ہے کہ باوا جی ان تمام باتوں کو جھوٹا اور بناوٹی مانتے ہیں جو محمد صاحب کو خدا سے ملنے۔ انہیں الہام ہونے۔ شفاعت کرنے یا خدا کا خاص یار ہونے وغیرہ کے متعلق کہی جاتی ہیں۔
مسلمانوں کو بھرم جال اور دھوکا میں پھنسا ہوا باوا نانک جی مانتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو محمدی اسلام کی

کپڑے سے نکالیں نہ یہ کہ خود مسلمان ہوں ؛

ثبوت ۲۹ پیر رکن دین سے ایک اور مباحثہ جنم ساکھی میں درج ہے اس میں پیر کہتا ہے ؎

اول نام خدائے وا دویم نبی رسول
نانک کلمہ یاد کر درگاہ پویں قبول

گورو جی جواب دیتے ہیں ؎

اول نام خدائے وا کیتے نبی رسول
دکتل نیت روہس کر درگاہ پویں قبول

یعنی محمد کا کلمہ تمہیں مقبل درگاہ الٰہی نہیں بنا سکتا۔ ہاں نیت کو صاف کرنے سے درگاہ میں قبول ہو سکتے ہو جیسا تم کہتے ہو۔

اور یہی بیسیوں مقامات پر آپ نے محمد صاحب کی رسالت اور ان پر ایمان لانے کی تردید کی ہے جیسے جنم ساکھی صفحہ ۱۴۸

کلمہ اکو رب ہو رہیا دوجا نہ کوئے
مفتی کہی محمدی چلے بہے دئے

پھر فرماتے ہیں

دوجا آکھن شک ہے نہ کوئی ہوا ہوئے

پھر فرماتے ہیں۔

نہیں محمد مصطفےٰ نہیں کوئی اوتار
نہیں پیر پیغمبر اولیے نہیں غوث قطب سالار
جیو ندیاں سب وسنی مہیاں وسے نہ کوئی
نانک بازی کوڑی آخر کور ہی ہوئی

یہاں مردم پرستی کی تردید کر کے معتقدان دین محمدی کو بالخصوص جتایا گیا ہے کہ مرنے پر کوئی آپ کو نظر ہی نہ آئے گا جن کی شفاعت کریگا

بھروسہ کر رہے ہو یہ جھوٹ کی بازی آخر جھوٹ ثابت ہوگی۔
اسلام کے بانی مبانی اور اسکے بنیادی اصولوں کے متعلق انکی نہایت سخت مخالفانہ رائے رکھنے والے گورو نانک جی کو مسلمان کہنے والے لوگوں کے کذب و بطلان کے جو ثبوت ان حوالہ جات سے ملتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔
ثبوت (۲۰) گورونانک صاحب جنم ساکھی میں فرماتے ہیں

آکھہ نانک شاہ سچ ہو چار امام
مکہ ہے مہادیو کا برہمن سن سلطان
اکھا برہمن جدو چوں ہو کر مسلمان

گورو صاحب کا دعوےٰ ہے کہ مکہ مسلمانوں کا پہلے ہی نہیں اصل میں مہادیو کا ہے اور برہمن یہاں کے سلطان تھے۔ برہمن کل میں سے ہی مسلمان ہو کر محمد صاحب جنمے گویا ویدک دھرمیوں کی ہی جگہ پر مسلمانوں کا ناجائز قبضہ ہوا اور محمد صاحب کو بھی آریوں کی اولاد بابا صاحب مانتے ہیں چہ جائکہ بابا صاحب خود مسلمان ہوں
ثبوت (۲۱) گورونانک جی کی دیہہ جلائی گئی۔ صفحہ ۶۳ پر لکھا ہے۔ شری چند کو دیہہ دکھلائی۔ مرت کریا سب ہی کروائی۔

ہمنائے مل کہے شری گورو انگد نال
بدھ سنان کرائیو سندر دیہہ کرپال
شری گرو دیہہ داہ تب کینو ۔ ۵ تھان شری گورو نندن کینو
شری چند اشنان تب ہی کینا ۔ شری گورو انگد سا تھہ پرہینا

کیا اگر گورو صاحب مسلمان ہوتے تو وہ یہ وصیت نہ کرجاتے کہ ہمارا سنسکار اسلامی طور پر ہو یعنی ہمیں دفنایا جائے۔
ثبوت (۲۲) بابا جی نے بارہا جنم ساکھی میں دفنانیکا کھنڈن کیا

ہے۔ چنانچہ ثبوت نمبر ۲۴ میں کئی حوالہ جات دیئے ہیں جن میں باوا صاحب نے
مسلمان کی مٹی سے کمہار۔ تل کماد وغیرہ کی جون میں ظاہر ہونے اور طرح طرح
کے عذاب پانے کا ذکر کیا اور اخیر میں کہا ہے کہ بلاؤ محمد مصطفےٰ کو اور شناؤ اُسے
رد کر۔ دیکھیں وہ کیسے چھڑا سکتا ہے۔ ان میں واضح طور پر دفنانے کے طریق کی
تکذیب کی ہے۔

ثبوت نمبر ۲۳ مٹی مسلمان دی پیڑے پئی کمہار :: گھڑ بھانڈے اِٹاں کیاں جلدی کرے پکار
جل جل روئے بپڑی جھڑ جھڑ پیئں انگار :: جن کرتے کارن کیا سو جانے کرتار
اس میں بھی دفنانے کی صاف تردید ہے۔

ثبوت نمبر ۲۴ باوا جی جنم ساکھی صفحہ ۱۵۴ پر فرماتے ہیں۔
پہلاں آتش سیوں جلے پھر تہاں جلائے کون :: خاک سمانی خاک دن پون سمانی پون
یعنی جو پہلے خود آگ میں جلے اُن کو پھر کون جلا دے۔ مراد آپ کی ہندو سے ہے کہ
مسلمان کی مٹی قبر میں پڑی سڑ سڑ کر خمیر ہوتی اور کیڑے وغیرہ بنتی یا کماد کپاس وغیرہ
کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور بار بار جلانے کی تکلیف اٹھاتی ہے۔ مگر ہندو پہلے
ہی جلایا گیا۔ اسے پھر جلنا نہیں۔ چنانچہ آپ کے شبد ہیں۔
مرے دچارا ہندڑ دچ اگنی دین جلائے :: جل بل ہو گئی بھسم جی بوناں کہر سے اٹھائے
اس کے بعد صاف کہا ہے کہ
پڑھ کے دیکھو قرآن وچ کستوں وڈی سزائے :: سوئی کافر دوزخی جو بہتا کہہ ندا آئے
یعنی کافر دوزخی ہندو نہیں بلکہ وہ جو بہتا تا دکھاتا ہے۔ جنم ساکھی کے اسی صفحہ پر یہ
الفاظ واقعی قابل غور ہیں۔
مرمر خاک و سنگ ملن پھر گندے ہوندے خمیر :: دہرتی دے وچ پیڑن ہو ول بہت نہیر
اک دو روح لاکھ ہوئے پھر ہر کیڑے رہیا :: مرمر خاک و سنگ ملن کر کر رنگ کرویا
بھانڈے اٹاں بہت دے ملن بنجادیں سال :: جل بل کردے ہائے ہائے کوئی نہ پچھے حال
یار محمد جی چھڑے فاتحہ دین دعا سے :: جلدے وچ پنجا دیاں کوئی نہ کڈھے آئے

دنیا دیاں وڈیائیاں رہیاں دنیا ماہیں :: یہ یہ یار محمدی ترتر لیکھے لکھائے
جیوندیاں بہشت بھیجن تیج پھر مویاں لینے سار :: جلدے وچ پنجادیاں جل بل ہوئے انگار
بھانڈے اماں پکایندے کڈھے پھیر کلال :: گونا گونی بھانڈے پکن کلے سال وغیرہ
اس مضمون میں آواگون کی تصدیق کے علاوہ آپنے دفنانے کی جو تردید کی ہے اس
کے ہوتے ہوئے آپکا دین اسلام سے پریم ہونا صریحاً ناممکن سا ہے۔
جنم ساکھی صفحہ ۲۱۲ پر ویدک ریتی کے داہ سنسکار اور اسلامی طریق دفن کا واضح طور
سے مقابلہ کرکے جلانے کو ترجیح دی ہے اور گرنتھ صاحب میں کبیر وغیرہ کے بچن بھی
اسی کی تائید کرتے ہیں جیسا کہ یہ حوالہ ہے۔
ہاڈ جلیں جیوں لاکڑی کیس جلیں جیوں گھاس :: ایہ تن جلتا دیکھ کے بھئے کبیر اداس
ثبوت نمبر ۳۵ جہاں دفنانے کے گورو جی خلاف ہیں وہاں مسلمانوں کی
گوشتخوری کے بھی وہ کٹر مخالف ہیں۔ چنانچہ وہ گرنتھ صاحب میں افسوس سے یہ شبد
لکھتے ہیں۔

ابھکھیہ بھکھیہ بھکھیہ تج چھوڈنیہ اندھ گرو جن کیرا

یعنی ناقابل خوردنی یا ممنوع چیز جیسے گوشت وغیرہ کو کھاتے حرام کی کمائی کماتے۔
اور جو قابل خوردنی اور حلال چیزیں یا کمائیاں ہیں۔ ان کو چھوڑ رہے ہیں۔ اس طرح
کیا استری کیا پُرش سب پاپ کر رہے ہیں۔ کیا اصولاً سا ترک بھوجن کی ہدایت دینے
والے باوا نانک جی کو مسلمان بنانے والے کے کاذب ہونے میں کچھ شک ہے۔
ثبوت نمبر ۳۶ ابھیا کھاکا کیٹھا بکرا کھانا :: جو نکے ادپر کنیسے نہ جانا

دیکھے جولکا کڈھی کار :: اور ان نیٹھے کوڑار
مت بھٹے ڈیہت بھٹے :: ایہ ان اساڈا بھٹے
تن بھٹے بھیڑ کریں :: من چھوٹے چکی بھریں

اس میں گورو نانک صاحب ہندو گوشتخوروں پر بھی مخول اڑاتے ہیں کہ ابھکھشیہ
یعنی ناقابل خوردنی مردہ بکرے کو یا کیٹھے کو کھاتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ چونکے پر کوئی

نہ جائے۔ مبادا ہمارا ان ناپاک ہوجاوے۔ وغیرہ
یہ مضحکہ اڑا کر آپ من میں جھوٹھ اور باہر سے چلی ہوئی صفائیاں کرنے پر تعجب
کرتے ہیں اور انت میں سمجھاتے ہیں۔

کہو نانک سچ دھیایئے :: سچ ہووے تاں سچ پائیے

یعنی سچ کو ہی دھیانا چاہئے۔ پر سچ حاصل تبھی ہوتا ہے کہ پاکیزگی رکھی جاوے یعنی
ساتوکس ہو جن ہو تامسی نہ ہو۔
اب ناظرین فیصلہ کریں کہ مسلمان جو گوشتخوری کو مذہبی عقیدہ میں داخل کر رہے
ہیں۔ ان کی گنتی کہاں۔ جب ہندوؤں کو یہ لتاڑ رہے جو اہنسا کو پرم دہرم کہتے ہیں
ثبوت نمبر ۳۷ نہ صرف ہندو چوکے کے لحاظ سے اس کا کھنڈن کیا بلکہ دوسری
طرف مسلمانی نماز کے لحاظ سے بھی گوشتخوری کی تردید کی ہے۔
گرنتھ صاحب صفحہ ۴۷۲ پر آپ لکھتے ہیں۔

ماس کھا کے کرین نواج

یعنی افسوس گوشت کھانے والے نماز پڑھتے ہیں۔ پھر تمام گوشتخوروں کو لتاڑ دیتا کر آپ
فرماتے ہیں کہ جھوٹھ ہی جھوٹھ جہان میں پھیل رہا ہے اور شرم دہرم کا ڈیرا دور ہے۔ جب
گوشتخوری اور دہرم کا ڈیرا اکٹھا ہی نہیں ہو سکتا تو دہرم کے یکشپاتی باوا صاحب کا اسلام
کے نزدیک ہونا کیسے ممکن ہے۔
ثبوت نمبر ۳۸ باوا صاحب فرماتے ہیں۔

نانک نام خدا ئے دا اول اچھے مکھ لیہ (ما جھ بارہ ماہ)

گویا پشو مارنے کے برے کام کے موقعہ پر خدا کا نام لینا بھی باوا صاحب کو منظور نہیں ہے کہ
آپ ہندو مسلمان دونوں کو ہدایت دیتے ہیں۔

دکھ نہ دیہی کسے جیو تپ سول گھر جا دو (گوری دار)

ثبوت نمبر ۳۹ جہاں بابا نانک صاحب ہندوؤں کے یگیوپویت کی کپاس کو دیا ئے
تعبیر کرتے ہیں دیا کپاہ سنتوکھ سوت وغیرہ) ور سنتوش کو سوت بتاتے ہیں۔ وہاں

سلمانوں کو بھی پھر سیت صدق مصلے کی ہدایت دیتے ہیں۔ پس دیا اور مہر کو ہی اصلی دھرم سمجھنے والا شخص کس طرح گوشتخور مسلمان ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرنتھ صاحب کی اور بانیوں میں بھی مانس کی مخالفت ہے۔

(۱) اُدم کریں پشو پکھیاں دِسے ناہیں کال دیا بچیں پادشاہی)

اسنوں جیوانوں اور پرندوں کو مارتے ہیں۔ انہیں موت یاد نہیں۔

(۲) جے رت لگے کپڑے جامہ ہوئے پلیت ؛ جو رت پیویں مانسا تن کیوں نرمل چیت

(۳) ایکادسی اک روے لیادے ؛ ممتا موہ چکاوے

(۴) اُن جھٹکا اُن بسمل کینا دیا دوہاں تے بھاگی

کہت کبیر سنو بھائی سادھو آگ دوہاں گھر لاگی

(۵) دسے عذاب غریبنں کہائے نناندا ماس ؛ مرغی مارے پیر جی دعا کرے گر پی آت

ھور جا رے ہو جانوراں پائی جریند لکھ ؛ مارن بائی حرام سوئی سو باہ جلاندا بھکھ

جبراں مارنہ سکئی ڈھیلا شیر پلنگ ؛ تھیے حرام سو ظالماں جو رن اگوں ٹھگ

ڈلوڈھیاں کوئی نہ مارئی کرن جو اگوں زور ؛ جو غریب نا نڈے تہاں لندے نیڈ ادھور

لکھیا چار کتاب وچ سب پرزور حرام ؛ سوئی کلے پاک جو منتے رب کلام

گورو جی گوشتخوروں خاص کر مسلمانوں کو آڑے ہاتھوں لیتے ہیں کہ بے زبان جانوروں کو عذاب دے کر ان کا مانس کھاتے ہو۔ پیر جی مرغی مارنا وغیرہ دعا کرتے ہیں ایسا ہی لاکھوں پشو پکھشیوں پر جو ظلم ہوتا ہے اُس کا خاکہ کھینچکر آپ طعنہ دیتے ہیں کہ شیر چیتا بھیڑیا وغیرہ جو زبردست ہیں اُن پر کوئی حملہ نہیں کرتا اور عاجز جانوروں کی کہال اُدھیڑتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ چاروں کتابوں میں ظلم کرنا حرام ہے اس حکم الہی کو جو مانتے ہیں وہی پوتر ہو سکتے ہیں۔

الفاظ کو دیکھنے والے کے سینے کے اندر کوئی گھس سکے تو اُسے یہ یقین ہونا لازمی بات ہے کہ بے زبان جانوروں کے جانی دشمن دین اسلام سے انہیں سخت ترین نفرت تھی۔

اسی طرح گرنتھ صاحب میں گورو نانک جی اور اُن کے علاوہ اور بادشاہ

و بھگتوں کے اقوال گوشتخوری کی تردید میں صدہا مقامات پر ملتے ہیں۔ ہندو لوگ ویدک دھرمی ہوتے ہوئے اور اہنسا کو پرم دھرم مانتے ہوئے بھی گئی گوشت کھاتے ہیں۔ ایسے ہی مسلمان کئی مذہب اسلام میں ہوتے ہوئے بھی گوشت چھوڑ سکتے ہیں۔ اس لئے موجودہ لوگوں کے عمل پر اصول نہیں بنایا جا سکتا۔ دیکھنا مذہب کی تعلیم کو چاہئے اور اس لحاظ سے سکھ لٹریچر میں اس کی تردید ہی تردید ہے۔

(۱) جیو بدھ ہو سو دھرم کر تہا ہیو۔ ادھرم کہو کت بھائی
آپس کو منی در کر بھاپیو کا کو کہو قصائی (مارو کبیر)

(۲) کبیر جیو جو ماریں جور کر کہتے ہیں جو حلال
دفتر دئی جب کاڈھ ہے ہوئیگا کون حوال (ملار کبیر)

(۳) جیو سب ماہیں ایک خدا کہیت ہو تئو کیوں مرغی مارے (پربھاتی کبیر شبد۴)

(۴) کبیر جوری کیئے سلمی ہے کرنا ناؤ حلال
دفتری لیکھا مانگئی تب ہوئیگو کون حال شلوک ۱۸۷

(۵) کبیر کھوب کھانا کھچڑی جامیں امرت ہون
ہیرا موتی کارنے گلا کٹاوے کون شلوک ۱۸۸

(۶) کبیر جور کیا سو ظلم ہے لیئی جواب خدا لے
دفتر لیکھا نیکسے مار موتے موہنہ کھائیے شلوک ۲۰۰

(۷) اسی طرح وار ۲۵ - پوڑی ۱۷ اور وار ۳۷ پوڑی ۲۱ میں ذبح ہوتی ہوئی بکری کے زبان حال سے اپدیش دینے کا ذکر ہے کہ فلاں فلاں چیز کھانے سے میرا یہ حال ہوا تم جو میرا گوشت کھاتے ہو نہ جانے کیسے کیسے عذاب میں مبتلا ہو گے۔

اس قسم کے سارے حوالہ جات ظاہر کرتے ہیں کہ بابا نانک جی کیا کبیر بھگت تک کی بانی میں گوشتخوری کی تردید ہے ایسی حالت میں کسی بھی سکھ گورو یا خالصہ بھائی کی نظر میں ظلم اور خونخواری کی تعلیم دینے اور بے زبان جانوروں پر شرع کے حکم سے چھری چلانیوالا دین اسلام

ہرگز ہرگز بچ نہیں سکتا۔

ثبوت نمبر ۴۰ مسلمان گائے کی قربانی کو جائز مانتے ہیں اور گائے کشی کے خبط یا ضد سے اپنے ہمسایوں یا ہندوؤں کے تعلقات وغیرہ کو بھی قربان کر دیتے ہیں۔ لیکن سکھ مت اپنے بانی کی ہدایت کے مطابق گئو کی رکھشا کرتا ہے اور اس کاریہ میں ہر طرح کی قربانی سکھوں نے کی ہے۔ گورو صاحب نے کہیں کسی حالت میں قربانی گاؤ یا گاؤ کشی کو جائز نہیں بتایا۔ تب ان کا اسلام سے کیا تعلق۔

ثبوت نمبر ۴۱ نہ صرف قربانی گاؤ کے حق میں رائے نہیں دی بلکہ گاؤ کشی کو گناہ بتایا ہے۔ قاضی رکن دین پوچھتا ہے کہ آپ گئو یا سور کے متعلق جو ہندو مسلمانوں میں اختلاف ہے کیا رائے رکھتے ہیں باواجی فرماتے ہیں۔

نانک آکھے رکن دین لکھیا وچہ کتاب — گئو سوروں ماریاں لگن بہت عذاب

گویا بالکل آریہ سماج کی پوزیشن ہے کہ کیا گائے اور کیا سور دونوں کو ہی مارنے سے گناہ ہوتا ہے۔ کیا مسلمان گئو کے مارنے کو گناہ عظیم ماننے کو تیار ہیں اگر نہیں تو باوا نانک صاحب کی ان کو دور سے ہی سلام ہے۔

ثبوت نمبر ۴۲ باواجی اس سے بڑھ کر گئو کے متعلق فرماتے ہیں۔

گئو چودھواں رتن ہے کام دھین تہ نام — پوجن سب اوتار تینہ کر کے مات سمان
شیر جنا ندا پیوے تن ماریاں بہت گناہ — نانک آکھے رکن دین ہو بھکیاں ہووے پناہ

کھشیر ساگر کو متھن کرنے سے جو چودہ رتن نکلے یا یوں کہو کہ تمام اشیائے عالم میں جو سب سے اعلیٰ ۱۴ اشیاء ہیں۔ ان میں ایک رتن گائے ہے۔ سب خدا پرست لوگ اُسے ماتا کی طرح پوجتے ہیں۔ کیونکہ جن کا دودھ پیا جائے ان کو مارنے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ اے رکن دین نانک کی بات سنو۔ گائے بہت بھوکھوں کو پناہ دیتی ہے۔ ایسے سچے گورکھشک و پوجک گو بھگت باوا نانک صاحب کو مسلمان بتانا ان کی ایک طرح سے ہتک عزت کرنا ہے۔

ثبوت نمبر ۴۳ سکھ ...

آئی تب اوہنوں نے کہا۔ "دسم روپ پا ہو کے بہت دشٹاں نوں دمن کراں گے۔ سنتے
تیری رکھشا کراں گے چنتا نہ کر۔ ادھیائے صفحہ ۱۶-۴-۳۵ گور بلاس۔ گورو گوبند سنگھ
جی کا کام برہمن اور گئو کی رکھشا کے متعلق اور نیز ان کا تعلق دین اسلام سے سب کو
اچھی طرح معلوم ہے اور اس کہانی کے مطابق باوا نانک صاحب نے ہی وہ روپ دھارن
کیا تب باوا نانک صاحب سے جو مسلمانی منسوب ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہی ہے۔

ثبوت نمبر ۴۴ گورو نانک صاحب کے دسم روپ کی پرارتھنا ہے۔

یہی دیو آگیا تُرکن گہی کھپاؤں۔ گئو گھات کا دوش جگت سے مٹاؤں۔ چھپکا چھند ۵
گویا گئو کشی کی خرابی کو دور کرنے کے لیے مسلمانوں کا ناش کرنا ہی ان کا مقصد زندگی تھا
بھنگ پربات چھند میں ہے۔

یہی آس پورن کرو تم ہماری مٹے کشٹ گئوون چھٹے دوش بھاری - ۸
آپ فرماتے ہیں ہم اور کچھ نہیں چاہتے یہی پرارتھنا سویکار کرو کہ گئووں کا کشٹ دور ہو
تاکہ ہماری پاپ چھوٹے۔ پھر چھکا چھند میں آپ فرماتے ہیں۔

یہی بنتی خاص ہماری سنیئے اسُر مار کر رچھ گئو گہن کرئیے
یہاں مسلمانوں کو اسُر یا راکھشش کہا گیا ہے۔

سرب لوہ گرنتھ ادھیائے ۵ صفحہ ۹۶ کبیر ہے۔

سُر چھیت مہین سنت ہت ہری لیت اوتار جگت لسی ہری
یعنی گائے کی حفاظت اور نیکوں کے بھلے کیلئے آپ نے جگت میں جنم لیا۔

گور بلاس ادھیائے ۲ صفحہ ۱۶ میں نارد جی کا قول ہے۔

گو دج کی رکھیا منت: ہر ہیں مانکھ دیہہ ہری گوبند گورو نام ہوئی سو تم جو ان کیہہ
یہاں بھی گئو اور دوج کی رکھشا کے لئے ہی آپ کے جنم کا ہونا بتایا گیا ہے۔
اس قسم کے تمام حوالہ جات سے واضح ہوتا ہے کہ آریوں اور ہندوؤں کی طرح ہی ان کا
اعتقاد گورکھشا اور گئو پوجا کا ہے اور عملی پہلو سے آپ میں موجودہ آریوں یا ہندوؤں
سے گورکھشا کی خواہش اور جذبہ اور بھی زبردست تھا۔ تب کہاں اسلام اور کہاں باوا

نانک یا اور کوئی سکھ گورو۔

ثبوت نمبر ۵ مسلمان مانتے ہیں کہ ابتدا میں حضرت آدم ہوئے۔ لیکن باوا جی برہما بشن مہیش کو آدم کہتے ہیں۔ جیسے آریہ لوگ مانتے ہیں کہ آدم لفظ آد میں پیدا ہونے والوں کے لئے تھا۔ وہی آدم ہو گیا یعنی د کے نیچے زیر کی جگہ اس پر زبر کا رواج ہو گیا اسی طرح باوا صاحب بھی ہندوؤں کے پہلے دیوتاؤں کو آدم کہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں

اول آدم مہیش ہوئے دوجا برہما ہوئے تیجا آدم مہادیو محمد کہے سب کوئے۔

یعنی پہلے آدم مہیش برہما ہوئے اور تیسرے مہادیو۔ یہی وہ لفظ ہے جو بگڑ کر محمد کے نام سے سب لوگوں سے بولا جاتا ہے پھر کہا ہے۔

چوتھا آدم کشیپ رکھ جن ساجی بہت صفات کشیپوں اپجے آدمی کان حیوانی نباتات

گویا باوا صاحب خود تو کیا مسلمان ہوتے مسلمانوں کے مانے ہوئے ایک آدم کی جگہ ہندوؤں کے انیک مہا پرشوں کو آدم کا نام دیتے ہوئے انہیں ویدک دھرمیوں کی اولاد ثابت کرتے ہیں۔

ثبوت نمبر ۶ گورو جی جنم ساکھی میں فرماتے ہیں۔

کرے قرآن پرکار ہو خاطر جمع نہ ہوئی جو راہ شیطانی گم بھئے پوچھیا جان نہ کوئی

یعنی قرآن کئی طرح سے اطمینان کراتا ہے پر خاطر جمع اس سے ہوتی نہیں۔ وجہ کیا جو شیطان کے راستے میں گم ہیں ان میں سے کوئی اصلی راز نہ یا خدا تک پہونچا نہیں ایسی حالت میں اس کے وشواس دلانے سے بن ہی کیا سکتا ہے۔ باوا نانک صاحب تو رہیں یہ صریح تکذیب لیکن یہ حضرت جی ان سے اسلامی تائید۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔

ثبوت نمبر ۷ باوا نانک صاحب نے جہاں تہاں مسلمانی فقیروں پیروں مولویوں سے مباحثے کئے یہ ثبوت ان کے مخالف اسلام ہونے کا بڑا زبردست ہے۔ مسلمانی علماء ان کے سامنے اپنی توحید کو ہرگز ہرگز سچی ثابت نہیں کر سکے اسلئے باوا جی کے عقاید کا سکہ ان کے دلوں پر بیٹھتا گیا اور وہ ان کو نذرانے پیش کرتے رہے۔ اگر باوا صاحب کا اعتقاد

اسلام پر ہوتا تو وہ بھی کہیں تو کسی اسلامی مسجد یا مکہ یا پیر فقیر کے آگے کچھ بھینٹا رکھتے
جولہ صاحب جو مسلمانوں نے ان کی خدمت میں بڑی شردھا سے پیش کیا وہ ان کی
تفضیلت کی گواہی دے رہا ہے لیکن مسلمان آج تک کوئی نشان پیش نہیں کر سکے۔
جس سے باوا صاحب کا سیدھے یا ٹیڑھے طور پر بھی اسلام سے پیار ثابت ہو۔

ثبوت نمبر ۸۔ باوا صاحب کو کہا جاتا ہے کہ گاؤ نہیں یہ تو حرام ہے۔ مگر باوا صاحب
پریم سے شبد گاتے ہیں اور روکنے والوں کو کھری سناتے ہیں کہ اس وقت تم منع کرنے والے
کہاں گئے تھے۔ جب محمد صاحب عائشہ کو کندھے پر بٹھا کر مغلوں کا گانا سنانے لے گئے
تھے۔ یہ گانا تو روح افزا ہے ہم کیوں چھوڑیں۔
مسلمان گانے کو حرام بتاتے ہیں مگر باوا نانک صاحب اسے حلال اور حق کی ایکا گرتا کا
ذریعہ بتاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حضرت صاحب پر بھی ایسے الفاظ میں چوٹ کرتے ہیں۔
کیا دین اسلام کا معتقد ہونے کی صورت میں باوا صاحب۔ کبھی ایسی جرأت کر سکتے تھے؟
ہرگز نہیں۔

ثبوت نمبر ۹۔ جنم ساکھی صفحہ ۱۷۸ پر باوا صاحب فرماتے ہیں۔
ہندوؤں کو یہاں پرش رامچندر جی نے توست نام کہہ کر پتھر سمندر پر تیرا دئے مگر تمہارے
کلمے نے تو انہیں ڈبا دیا۔ گویا اسلامی کلمہ دھرم سے پتت کرنے والا ہے کیا باوا صاحب
مسلمان ہوتے تو کلمہ کی یہ مذمت کرتے؟ ہرگز نہیں۔

ثبوت نمبر ۱۰۔ باوا صاحب خود تو قرآن و محمد صاحب پر ایمان کیا لاتے
وہ تو ان جاہل اور لا انسانوں کو مسلمان مانتے ہی نہیں۔ رسول اور کلمہ و قرآن پر
ایمان لانے والا ان کے نزدیک مسلمان نہیں۔ بلکہ سچائی پر قائم ہونے والے کو وہ مسلمان کہتے
ہیں گویا ان کی اصطلاح میں مسلمان درحقیقت اس معنی میں لیا جانا چاہئے جس میں لفظ
آریہ لیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں۔

مسلمان کہاون مشکل جاں ہوئے تاں مسلمان کہاوے ۔ اول اول دین کر مٹھا مسکل ماناں مال نہاوے
ہوئے مسلم دین مہانے مرن جیون کا بھرم چکاوے ۔ رب کی رضا نے منے سر اوپر کرتا منے آپ گواوے

تو نانک سرب جیاں میں رت ہو سے تاں مسلمان کہاوے (آ دیگر نتھ صفحہ ۱۳۲۳ دا ۱۴۸)

یعنی مسلمان ہونا بڑا مشکل ہے محمد صاحب پر ایمان لے آنا یا قرآن کو الہام ماننا یا شرک والا کلمہ اسلامی پڑھنا یا قیامت و فرشتوں پر ایمان لانا یا حج و کعبہ وغیرہ کوئی بھی مسلمان بننے کے لئے ضروری نہیں۔ بلکہ دہرما تماؤں کے لکھشن ہوں دہرم سے گا رہا پریم ہو خودی دور کیجاوے۔ آواگون سے چھوٹنے کے لئے دہرم میں درڑھتا ہو۔ ایشور کی اچھیا پر قانع ہو اپنے ادپر کرم پھل دینے والے بھگوان کو مانے۔ اپنا آپ گوا دیوے۔ اپنی لنڈکا۔ بھاڑے سے بلا غرض دہرم کا پالن کرے۔ تمام پانی اتر پر دیا رکھے۔ تب مسلمان کہلانا ٹھیک ہے اس ایک ہی شبد میں باوا صاحب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ پہلے دہرم سے بے مکھہ ہو سکنے۔ خودی سے مغلوب محمد صاحب پر ایمان لانے والے۔ تناسخ کو نہ ماننے والے دنیاوی تعلقات میں پھنسے ہوئے خالص ایک ایشور کے ست نام روپی کلمہ پر ایمان نہ لانیوالے۔ حور و غلمان کی خواہشوں میں مست ہونے اور گائے کو نیز بکری کو دو دیگر چرند پرند کو مار کر کھانے والے لوگ ہرگز ہرگز مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ سچے آریہ یا خالصہ والے صفات ہوں تب ہی مسلمان کا لفظ موزوں ہو سکتا ہے پس باوا صاحب کے فتوے کے مطابق موجودہ تمام اسلامی دنیا مسلمان نہیں تب ان مسلمانوں سے اُن کا اپنا میل کب ان کو گوارا ہو سکتا ہے۔

ثبوت نمبر ۱۵ ماجھ کی وار ۷ میں باوا صاحب فرماتے ہیں۔

مہر مسیت صدق مصلےٰ حق حلال قرآن — شرم سنت سیل روزہ ہوئے مسلمان

کرنی کعبہ سچ پیر۔ کلمہ کرم نماز — تسبیح سا تِس بھاوسی نانک رکھے لاج

یہاں باوا جی مسیت مصلےٰ قرآن سنت روزہ کعبہ حج پیر کلمہ نماز تسبیح سب کا ہی صفایا کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں مسجد ہے کیا مہر۔ مصلےٰ کیا ہے۔ صدق۔ قرآن کیا ہے حق حلال سنت کیا ہے شرم۔ روزہ کیا ہے سیل حج و کعبہ کیا ہے کرنی کلمہ کیا ہے۔ گورو نماز کیا ہے کرم اور تسبیح کیا ہے سچا سو بھاؤ۔ گویا مسلمانی خاص صفات و عادات کے سدھار سے ہے۔ قرآن اور کلمہ وغیرہ سے نہیں ہماری رائے میں گورو صاحب کو مسلمان بتانیوالوں کو کامیابی ہو سکتی ہے تو اس صورت میں کہ موجودہ اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹا کر دیدیں کہ دہرم

ہاتھا پنا کر دیں۔ اسوقت بیشک وہ باوا صاحب کے پسندیدہ مسلمان ہوں گے۔ اور انکا
کہنا بھی سچ ہو جائیگا کہ باوا صاحب مسلمان ہیں۔

ثبوت نمبر ۵۲ حق پرایا نانکا اس سور اس گائے
گور پیر حامان تاں بھرے جاں مردار نہ کھائے
گلیں بہشت نہ جائیے چھٹیے سچ کمائیے ؛ مارن پائے حرام میں کوئی حلال نہ جائے
نانک گلی کوڑیں کوڑو پلے پائے

اس میں اسلام کا اور بھی کھنڈن کیا ہے۔ یعنی پرایا حق سب کے لئے حرام ہے۔ مسلمان سور کو
اور ہندو گائے کو حرام کہتے ہیں مگر در حقیقت سب کا زندگی کا حق ہے کسی اور کی زندگی کو
دور کرنا سب کیلئے سور اور گائے کی مانند ہے۔ مسلمان یا ہندو ہونے سے پیر یا گورو تعریف
نہیں ہو سکتا بلکہ مردار نہ کھانے سے ہی گورو پیر حاماں بھر سکتا ہے اس پہلے حصے میں تمام
طرح کی گوشتخوری کی تردید ہے اور اسکے حصے میں بتایا ہے کہ ایسی باتیں کہ محمد صاحب پر ایمان
لاؤ بہشت میں جاؤ گے وغیرہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ان باتوں سے بہشت نہیں ملتا۔ بلکہ
سچ کمانے سے چھٹکارا ہوتا ہے یعنی نجات ملتی ہے۔ یہاں اسلامی بہشت کی تردید ہے اور
دکھ سے چھوٹنے روپ مکتی کی تائید ہے وغیرہ وغیرہ تمام باتیں اسلام کے خلاف کہہ کر آپ
فرماتے ہیں جھوٹی باتوں سے جھوٹوں کے پلے جھوٹھ ہی پڑے گا۔ پس دین اسلام معہ اپنے
عقاید بہشت وغیرہ کے باوا جی کے نزدیک جھوٹھ ہے۔

ثبوت نمبر ۵۳ گرنتھ صاحب صفحہ ۴۸۴ پر لکھا گیا ہے۔ محلہ ۵۔ گوڑی کی وار
جنہاں ساس گراس نہ وسیرے ہر ناماں من منت ؛ دھن سے سوئی نانکا پورن سوئی سنت
ہٹے پہر بھوندا پھرے کہاوان سنڈرے سول ؛ دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوے رسول
لسے سر ہیوے پرا نیو جس نے نام چلے ؛ اتھے رہیو سہیلیا اگے ناں چلے
ہر بندہ ہست سچ دھرم کا گٹ اتم را ہیے ؛ نانک پکڑے چرن ہر تس درگاہ ملے
اس میں اعلیٰ یا نجات کی مرتبہ جا والے انسانوں کا لکھشن یہ بتایا ہے کہ سوا میں موت سا
ہیں جیسے اشور کی یاد رہے شہی پورا سنت ہے۔ ورنہ ہر وقت دکھ ہی دکھ ہے دوزخ یاد کھ

میں پڑنا اسی لئے ہوتا ہے کہ من میں اُس سچے رسول یعنی بھگوان کی یاد نہیں رہتی۔ اسلئے اے پرانیو اسی کی تعریف کرو جس کی بھگتی سے یہاں بھی سچا ساتھی ملے اور آگے بھی ساتھ چلے۔ سچ میں ہی رہو۔ دھرم کا نہ ہلنے والا تھم گاڑو۔ اس طرح جو ایشور کی جیون سترن میں آتا ہے وہی اُس کی درگاہ میں پہونچتا ہے۔ یہاں باوا صاحب کا مطلب صاف ہے کہ دین اسلام یا محمد صاحب یا ان کا کلمہ ساتھ نہیں جاتا پس یہ سہارے سب فضول ہیں ایسی حالت میں وہ خود دین اسلام کا سہارا کیوں لینے لگے۔

ثبوت نمبر ۵۴ مسلمان پانچ نمازوں کو مانتے ہیں مگر باوا جی نے کہیں نہیں کہا کہ پانچ وقت نماز پڑھو بلکہ وہ تو نماز ہی اور فرماتے ہیں۔

پنج نمازاں وقت پنج پنجاں پنجے نام ∴ پہلا سچ حلال دوئے تیجا خیر خدائے
چوتھی نیت راس کر من پنجویں صفت ثنائے ∴ کرنی کلمہ آکھ کے تاں مسلمان سدائے
نانک جیتے کوڑیار کوڑے کوڑی پائے

ظاہر ہے کہ باوا صاحب مسلمانی عصر ظہر وغیرہ نمازوں کو نہیں مانتے بلکہ سچ۔ حلال۔ خیر۔ نیت کی صفائی۔ ایشور کی تعریف کو نماز کا نام دیتے ہیں اور نیک عمل کو کلمہ فرماتے ہیں۔ محمد صاحب کے نام والا تحریک ہر اکلمہ یا پانچ وقت اوٹھک بیٹھک کرنے والی نماز کو ہرگز ہرگز وہ نہیں مانتے تھے تب وہ مسلمان کیسے؟

ثبوت نمبر ۵۵ جنم ساکھی کے صفحہ ۱۷۹ پر آپ برہمچریہ کی تعریف کرتے ہیں اور سچے دھرماتماؤں کی خاص نشانی بکھ کرتے ہیں۔

نکھہ سو جا اندری جتی سُلینے منی نہ جائے ∴ ایسی رہتی جو رہے تس کو کال نہ کھائے
جو مکھہ سے آکھے سو تھیوسے ہو کسیف زبان ∴ پہلے رکھیا ایہ گن چیلا سکل جہان

باوا صاحب فرماتے ہیں کہ زبان سے سچ بولے۔ اندریوں پر قابو رکھے۔ برہمچاری ہے خواب میں ویریہ نہ جائے ایسا پرہیزگار کال کا شکار نہیں ہوتا جو منہ سے کہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ بانی کی سدھی اُسے حاصل ہوتی ہے پہلے یہ صفت حاصل کرے تب سارا جہان چیلا ہے یہ سچے برہمچاریوں اور سنیاسیوں کے لکھشن محمد صاحب میں نہیں پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ

انھوں نے کتنی ہی بیویوں اور لونڈیوں سے صحبت کی۔ دنیا دی دشے بھوگ ہیں لگے ہے۔ ایسی صورت میں محمد صاحب کے اسلام پر باوا صاحب کا ایمان کیسا۔

ثبوت نمبر ۵۵ مسلمان سنت کو مانتے ہیں مگر باوا صاحب فرماتے ہیں۔

کسے کٹایا ۔ ۔ ۔ کو کسے کٹایا کان ⁝ ثابت صورت رب دی بھنّے بے ایمان

اس میں عضو تناسل کو کٹانے سے یا ختنہ کے متعلق باوا صاحب زوردار لفظوں میں فرماتے ہیں کہ قدرتی طور پر جو صورت ثابت یعنی پوری ہے اُسے بے ایمان توڑتے ہیں۔ باوا صاحب تو ختنہ کی رسم سے مسلمانوں کو آڑے ہاتھوں لیتے اور سخت لفظوں میں کوستے ہیں۔ اس حالت میں انہیں مسلمان بتانے والے خود غلط یا دھوکھے دینے والے کیوں ہیں۔

ثبوت نمبر ۵۶ بابا جی مکے گئے تو کعبے کی طرف پاؤں کرکے لیٹ گئے مسلمان علماء ناراض ہوئے۔ انھوں نے ان کو ٹانگوں سے گھسیٹ کر پھینکنا چاہا مگر کہتے ہیں کہ کعبہ جدھر ان کا پیر ہوتا ادھر ہی گھوم جاتا تھا۔ گو اغلب گمان ہوتا ہے کہ باوا جی نے انہیں اپدیش دیا ہوگا کہ تم جدھر نظر کرو۔ ادھر ہی خدا ہے۔ جدھر کو پاؤں کرو ادھر ہی سچا کعبہ ہے۔ تاہم سکھوں کے مروجہ کتھا کے مطابق ہی باوا صاحب کا کعبے پر ایمان نہ ہونا صاف ثابت ہوتا ہے۔ یہاں عار بھلی پوڑی ۳۲ کے الفاظ قابل غور ہیں۔

جاں بابا جستا رات نوں دل محراب پیر پسیاری ⁝ جیون باری لت دی کیہڑا استا کفر کفاری
نساں دل خدا ایہہ ہے کیوں ملا کدھر ستا ہو بجگار ہی ⁝ ٹنگوں پکڑ گھسیٹیا پھر یا مکہ کلا دکھاری
ہو سنے حیران کریں جہاری

کیا بابا صاحب کا وطن سے دور ایک غیر ملک میں جاکر کعبے جیسے مقام میں بھی اسلامی توہمات کا شکار ہونے سے بچنا اور بے خوفی سے قاضیوں کا مقابلہ کرنا اور اپنے اعتقاد کے مطابق کعبہ کی عزت نہ کرنا ان کی دلیری اور دین اسلام سے ان کے دلی نفرت کے جذبے کا ثبوت نہیں۔

ثبوت نمبر ۵۸ تاریخ گورو خالصہ مصنفہ بھائی گیان سنگھ کے صفحہ ۲۶۳ کے حوالے سے ایک مسلمان دعوےٰ کرتا ہے کہ بابا صاحب مسلمان تھے۔ کیونکہ اُن کا مکان جدے میں

مائی حا کی قبر سے مشرق کی طرف دریا کے کنارے بنا ہے۔ لیکن ایسا مکان ہونا اسلام
سے تعلق کا ثبوت کسی طرح نہیں دے سکتا یہ تو باوا جی کی اسلام پر فتح کا نشان ہو
سکتا ہے۔ اس پر لطف یہ کہ اس مکان کا نام ہے

"نانک ہندو یا ولی ہند کا دایره"

گویا یہ خاص زبردست ثبوت اتبک موجود ہے کہ وہ ہندو تھے مسلمان نہ تھے۔ اور ساتھ
ہی یہ کہ ہند کے ولی نے عرب کے ولی کے خاص ملک میں جاکر مذہبی فتح حاصل کی۔

ثبوت نمبر ۵۹ باوا جی جنم ساکھی صفحہ ۱۴۵ پر فرماتے ہیں

روح کرن بد فعل سب رکھ پناہ رسول ÷ لگی من سزائے جب گئے سو سبھے بھول

یعنی رسول کی پناہ کے سبب روح بہت بدکاریاں کرتے ہیں پر جب سزا ملنے لگتی ہے
سب رسول وغیرہ اسے بھول جاتے ہیں گویا محمد کی شفاعت کی امید گناہ کی ترقی کا موجب
ہے اور یہ اعتقاد سراسر غلط ہے۔ کیا اسلامی بودے قلعے دھڑم دھڑم کر کے باوا جی کے
گولوں سے گر رہے ہیں یا باوا جی خود اسلامی قلعے میں پناہ گزیں ہو رہے ہیں یہ ناظرین خود
فیصلہ کر لیں۔

ثبوت نمبر ۶۰ جنم ساکھی صفحہ ۱۰۹ پر باوا صاحب فرماتے ہیں۔

سچی سنت رب دی موئے لے آیا نال ÷ جو رکھے موئے امانتی سو خاصہ بندا بہال
پھر گیا درگاہ وچہ اگے رکھ نشان ÷ درگاہ ڈھوئی نہ لہن جو رانده شیطان

باوا جی اسلامی سنت کی تردید کرتے اور کہتے ہیں کہ سچی سنت ہو سکتی ہے یا قدرتی
نشانی تو وہ بال ہے جو انسان ساتھ لاتا ہے۔ یہاں اسلامی سنت کا نشان لیکر درگاہ
میں جانے والوں کو پناہ نہ ملنے کا بیان کیا ہے اور انہیں رانده شیطان کہا ہے۔ ان
الفاظ کے ہوتے ہوئے کس کا دماغ پھرا ہے کہ ان کا تعلق اسلام سے سمجھے۔

ثبوت نمبر ۶۱ سری راگ محلہ اپیں کہا ہے

خصم کی ندر دلیں پسندی جنہیں اک کر دھیایا
تنہے کو رکھے تیج کر ساتھی ناؤں شیطان ہت کٹ جائی

یعنی خدا کے مقبول وہ ہیں۔ جنہوں نے اس ایک کو ہی دھیایا۔ مگر تم نے کہیں ۳۰ روزے اور کہیں پنج نمازوں کا سہارا لیا اور نام یہ رکھا کہ اس سے شیطانی مت کٹ جاتی ہے یہاں اسلامی روزوں اور نمازوں کے سہارے کا بطلان بتایا گیا ہے۔ گویا ہر عقیدہ اسلام کی تردید ہے۔

ثبوت نمبر ۶۲ باوا صاحب فرماتے ہیں۔

نانک آکھے رکن دین سچے سنو جواب صاحب دا فرمایا لکھیا درج کتاب
دُنیا دوزخ جو سڑن سو کیونکر کلمے پاک مکروہ تریہے روجڑے پنج نماز طلاق

یہاں بھی کلمے کی تردید کی ہے کہ دُنیا کے دوزخ یا وشئے بھوگ میں جو جل رہے ہیں اُن کو کلمہ کس طرح پاک کرسکتا ہے ایسے تمہارے تیس روزے بھی مکروہ ہیں اور تمہاری پانچوں نمازوں کو ہماری طرف سے طلاق سمجھو۔ ایسے صریح اور پُرزور کھنڈن کے ہوتے ہوئے باوا صاحب کو مسلمان کہنے کی کون حماقت کرسکتا ہے۔

ثبوت نمبر ۶۳ دین اسلام کی تعلیم کے متعلق باواجی کا بنیادی طور پر ہی اختلاف ہے باواجی نے ہر جگہ ”ایک اونکار“ کو کلمہ بتایا ہے ایک ایشور کے نام کے کلمے کے بغیر کسی کلمے کی اونہوں نے کہیں اجازت نہیں دی نہ جواز بتایا ہے ہاں تردید ہر جگہ کی ہے۔ جیسے

(۱) ایکو سمرو نانکا جل تھل رہیا سمائے :: دوجا کاہے سمریئے جنمے تے مرجائے

یعنی ایشور کے نام کے ساتھ محمد صاحب کے نام کا سمرن کرنا غلط ہے جو پیدا ہوئے اور مرے۔

(۲) پاک پڑھیو سو کلمہ کس دا محمد نال ملائے :: ہویا معشوق خدائے دا اہو یا تک الائے۔
اللہ عاشق سچ دا ہو معشوق نہ ہوئے :: رہندا بے پرواہ ہے اکو کرتا سوئے

یعنی محمد صاحب نے ایک ایشور کا تو کلمہ تو پڑھا مگر محمد و الا حصہ ساتھ ملا کر خدا کا معشوق اور اللہ کے برابر بن بیٹھا حالانکہ اللہ محض سچائی کا عاشق ہے اور کوئی انسان اس کا معشوق نہیں وہ بے نیاز بے محتاج اور بے پرواہ فاعل واحد ہے۔

(۳) کلمہ اک یاد کر اور نہ جا کہو بات :: نفس ہوائی رکن دین تس سے ہوئے مات

یعنی اور باتیں چھوڑ کر ایک اونکار کا جاپ کلمہ یاد کرو۔

(۴) کلمہ اک پکار یا دوئی ور دوزخ ملایئے ۔

یعنی دوسرا اپنا نام ملایا جو جھوٹھی و ناقابل تسلیم بات ہے ۔

(۵) کلمہ اک خدائے ہے قدرت کئی رسول ۔

ایسے حوالہ جات بیسیوں موجود ہیں جن سے باوا جی اسلامی کلمے کو شرک بھرا بتاتے اور اس کی تکذیب کرتے ہیں ایسی صورت میں وہ مسلمان کیسے ۔

ثبوت نمبر ۶۴ سری راگ محلہ ا میں ایک شبد حسب ذیل ہے ۔

عمل کر دھرتی بیج سبدو کر سچ کی آب نت دیہ پانی

ہوئے کرسان ایمان جمائے لئے بہشت دوزک موڑے ایو جانی

یعنی عمل زمین ہے ۔ شبد یا ایشور کا نام یا وید بانی بیج ہے ۔ سچائی پانی ہے ۔ روزیہ پانی دے خود کسان بن اور ایمان پیدا کرائے مورکھ بہشت دوزخ یہی جان ۔ یہاں اسلامی بہشت دوزخ کی صاف تردید ہے ۔ باوا جی نہ حور و غلمان والے بہشت کو مانتے ہیں نہ ہمیشہ جلانے والے دوزخ کو بلکہ اسی کرم بھومی کو وہ بہشت اور دوزخ کہتے ہیں ۔

ثبوت نمبر ۶۵ پنج وقت نماز گزارن پڑھیہ کتیب قرآنا

نانک آکھے گور سد یہی رہیو پینا کھانا

یہاں اسلامی نماز اور قرآن خوانی کی بے وقعتی بتائی ہے کہ جب قبر بلائے گی تب توشہ ساتھ نہ ہوگا ۔ گویا نماز اور قرآن خوانی آخرت کا توشہ نہیں ہے ۔

ثبوت نمبر ۶۶ باوا صاحب فرماتے ہیں ۔

تاں گرں ملا تاں توں قاضی جانیہ نام خدائی

یعنی خدا کا گیان ہونے سے ہی ہم کسی کو ملا یا قاضی مانتے ہیں ۔ گویا جس نے رسول کا کلمہ پڑھ لیا تو اسے ملا قاضی آپ نہیں مانتے ۔

ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ

سو ئی کاجی جن آپ تجیا اک نام کیا آدھارو

یعنی قاضی وہی ہے جس نے اپنا آپ گنوا کر ایشور کے نام کا ہی آسرا پکڑا ۔

ایسا ہی آپ فرماتے ہیں۔ "جمع کرنا مری پنج نماز گذار"
یعنی پانچوں نمازوں کی جگہ ایشور کے گیان یا نام سمرن کی پونجی بناؤ۔
گویا باواجی سوائے اپنے بھگتی یا گیان کے اصول کے کسی عقیدہ اسلام میں صداقت و حقانیت نہیں جانتے۔ نہ نماز نہ روزہ۔ نہ قرآن۔ نہ قاضی نہ ملا نہ اور کچھ۔

ثبوت نمبر ۶۶ جنم ساکھی صفحہ ۲۰۲ پر دین اسلام کی اتپتی لکھا ہے۔ اس کے فروع کا حصہ حسب ذیل ہے۔

آکھے نانک شاہ سچ سُن ہو چار امام ❖ مکہ ہے مہادیو کا برہمن سن سلطان
اُپجیا برہمن جدوچوں ہو کر مسلمان ❖ وید اتھروں اُلٹ کر رکھیو سو نام فرقان
باقی رہے دیو کی ملی اس سبھ سنسار ❖ چاروں باب کتیب دے تہوں چار راہ
محمد ناؤں مہادیو کا پھیر سن سبھے نادل ❖ ہندو نام منسوخ کر ہوئے مسلمان
دعوے رکھ خدائیاں گئوواں ذبح کرائے ❖ کیتے برہمن بھرشٹ سب یقین بانگ لائے
کلمہ اک خدائے کہ محمد رسول سنائو
پھیری اس حکم جہان وچہ سب ہوئے سلمان ❖ جنہاں حکم نہ منیاں جے آہے بلیا دان
جو رہے دکھ عذاب نال شو ملے بیغمبر جان ❖ دے کر ہدیہ دین دا آپ سیتی لئے ملائے

اس میں پہلے تو مکہ کو مہادیو کا استھان اور برہمنوں کو سلطان بتایا۔ پھر محمد صاحب کے مسلمان ہو کر برہمن کل سے پیدا ہونے اتھروں وید کو الٹ کر فرقان نام رکھنے کا بیان ہے۔ بعد میں سنسار کے اپکار کے لئے چاروں وید ملنے اور ایک گیان کی پستک کے چار بھاگ ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا ودہان ہے۔ پھر بتایا ہے کہ محمد نام مہادیو کا اپکار ہے اور ہندو نام کو منسوخ کر مسلمان ہوئے۔ محمد نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ گئوواں ذبح کرائیں۔ برہمنوں کو بھرشٹ کیا اور جہان میں حکم پھیرا کہ سب مسلمان ہوویں۔ ایک خدا کے کلمہ کی آڑ میں محمد کا نام سنایا۔ جو دولتمند یا صاحب حیثیت تھے۔ اونھوں نے حکم نہیں مانا۔ گو جو بھوکھے مرتے تھے وہ پیغمبر سے آملے وغیرہ۔ یہاں الزامات کے علاوہ یہ بتایا ہے کہ نہ دین اسلام میں صداقت ہے نہ سچائی کی طاقت سے دین اسلام پھیلا۔ بلکہ اصل دھرم کو بگاڑ کر غلطیاں پھیلائی گئیں اور غریب

لوگوں کی مفلسی سے فائدہ اٹھایا گیا - اگر بابا نانک صاحب مسلمان ہوتے یا اسلام ان کی نظر
میں کچھ وقعت رکھتا ہوتا تو کیا یہ نقص اور الزام وہ اسلام اور اس کے بانی پر عاید کرتے -

ثبوت نمبر ۱۲ پھر لکھا ہے -

ملیاں توہاں نیچ جات اتم ملی نہ کوٹ ؞ کچھ نواتے زور کر شاہ مرداں کھڑگ دھاے
یہاں پر اسلام کی اشاعت کا حال بتایا ہے کہ نیچ جاتیوں کے لوگ سے بھی کوئی اعلےٰ
خاندان یا قوم اسلام میں شامل نہ ہوتی - اس کے علاوہ کیونکر تلوار کے زور سے اسلام
پھیلایا گیا ہے - بابا صاحب اسلام کو ظلم اور جبر وغیرہ سے پھیلا ہوا ثابت کر رہے ہیں
اسلام سے انھیں ہر طرح نفرت ہے نہ کہ الفت

ثبوت نمبر ۱۳ پھر لکھا ہے -

تاں بھی بیٹھ نہ سکیا سی ہندو ہندوستان ؞ جے حکم ہوئے خدا پیدا کتیاں زور حرام
پھیر بابا معین دین سید شاہ مدار ؞ شاہ خراساں دے ہوئے جہل تناں دیدار
ہاہ ہرا پیں تن کر کہاں چلے ملتان ؞ دسے دعویدار ہو لگے ہی ہندوستان
اسی صحابہ پیغمبری آئے نال امام ؞ اسی ماریا ہندو کوہ وچ شاہ ماریا ہندوستان
شاہ علی وڈے امام سی اوڈنی سر ن ؞ وارا کڈھ نہ سکیں رہیا آہیت ندان
جانی ہیر منے باون ہوتاں سنت ہو ہٹ آئے ؞ جا دھوے تے زیر ہیں جاون اگے جائی
شاہ مرداں آیا زور کر سندھ گیا نہ پار ؞ لکھہ گیا طلاق نوں اندر بیت وار
تب ہار گئے ہند بھیس کو چلے موم دین ار ؞ آئے ہندوستان وچ تب لاگے کرن وچار
ان شبدوں میں ایک طرح ہندوؤں کی بہادری اور مسلمانوں کے اشاعت اسلام کے لئے
بار بار چڑھائی کر ہندوستان کو پھر بھی جیت نہ سکنے وغیرہ کا بیان کیا ہے اور آخر یہ بتایا ہے
کہ ہندوؤں کو دھوکے سے مسلمان کیا گیا یعنی سب طرح سے مجبور ہو کر موم دین نے ہندو
بھیس دھارن کیا - اور ہندوستان میں آکر ہندوؤں کو پھانسنے کے متعلق) وچار کرنے لگے
ہم چاہتے ہیں کہ ہندو مسلمان سکھہ کیا تمام پبلک ان حوالجات کو پڑھے اور ان پر غور کرکے
بتائے کہ بابا نانک صاحب کے خیالات اسلام اور اشاعت اسلام کے متعلق کیا ہیں اور کیا

بادا صاحب مسلمان تھے یا اسلام کو ہمارے لیئے موجب ذلت سمجھتے اور اس کی بیخکنی کے خواہاں تھے۔

ثبوت نمبر ۶۹ پھر لکھا ہے۔

اک دھیا اجمیر وچ اک ہیا مکن پور جائے ÷ کر کے ناٹک چیٹک ہندو لئے ملائے
ہے ہندوستان وچہ فقر الله دے ہوئے ÷ زوری ہندو نہ جیتیا کر زوراں رہے کھوئے
اسگے جوئی ایہے بال وسدا سی انبیر ÷ ناٹک چیٹک کر مون دی کیتا جوگی زیر
ناٹک چیٹک کر مون دین بیٹھا پیر کہائے ÷ راجا پرجا ہندوا سبھے نوں یاں آئے

ان شبدوں میں اسلام کی اشاعت کا ذریعہ دغا و فریب ثابت کیا ہے کہ ایک تو اجمیر میں جارہا اور ایک مکن پور میں ہندوستان میں اللہ کے فقیر کا سوانگ بنا کر رہے طاقت سے ہند نہ جیتیا گیا۔ زور لگا لگا کر تھک گئے ہندوؤں نے دھرم نہیں چھوڑا سا ج پال اجمیر میں بستا تھا۔ دھو کا فریب اور ٹھگ بازی سے مون دین نے اسے زیر کیا۔ آڈمبر اور ڈھونگ رچکر مون دین پیر بن بیٹھا یس پھر کیا تھا ہندکا راجا پرجا سب آکر جھک گئے۔ گویا ہندوؤں میں جو سادھوؤں اور سنتوں پر شردھا ہے اس کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اور بھیس بدل کر شکار کیا گیا جیسا راون نے سادھو کا بھیس بدلکر سیتا کو ہرا۔ ویسے ہی مون دین وغیرہ نے سادھو کے بھیس میں یہاں کے لوگوں کو دھرم سے تپت کیا۔

ناظرین! کوئی ہے جو اسلام کا یہ زور دار کھنڈن اور ایسا شرمناک اتہاس مسلمانوں کو سنا کر اُن سے سوال کرے کہ وہ اُس شخص کو کیا کہیں گے جو اس تاریک تاریخ اسلام کے لکھنے والے کو مسلمان بتاوے۔

ثبوت نمبر پھر لکھا ہے۔

ہندوؤں ہویا نہ ترک کوئی اپنوں لئے ایمان ÷ عمل ہندوآں داہٹ گیا واہ گئے مسلمان
لکھا دھ ہندو بھی رلا ئیکے لے آون اپنے راہ ÷ ایتھے رعیت ہوئے کے من اندر دغا کمائے
دھرم ترکاں دا آ جدوں پیا ہندوستان ÷ ہندو مگھٹن وٹوں دن دوھن مسلمان
اک وجوئی ترک سب ہوئے اکٹھے جائی ÷ ہندو بھٹے آپ وچ دکھو دکھ رہائی

ان شبدوں میں اسلام کے غیر صادق ہونے کا قطعی فیصلہ دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کی سب کوشش بے سود گئی کسی ہندو نے دھرم کو نہ چھوڑا نہ ترک ہوا۔ پر ہاں جب ہندوؤں کا عہد جاتا رہا تب حکومت کی طاقت سے مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی۔ کسی نہ کسی ہندو کو طریقے سے قابو کر لیتے رہے۔ ظاہر رعیت ہو کے رہے پر من میں دغا کماتے رہے۔ ترکوں کا جب قدم ہندوستان میں آیا۔ دن بدن ہندو گھٹتے اور مسلمان بڑھتے گئے۔ مسلمانوں نے تو ایک جان ہو کر ایکا کر لیا مگر ہندو آپس میں پھوٹ کر جدا جدا رہے۔ گویا بابا صاحب مانتے ہیں کہ ہندوؤں کی مفلسی۔ تلوار جبر۔ دغا فریب سے اسلام پھیلا اور ساتھ ہی راج کی طاقت اور ہندوؤں کی پھوٹ کے سبب غرضیکہ صداقت دیکھ کر کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ ایسے مذہب سے باواجی کا میل کیسا۔

ثبوت نمبر ۱ پھر لکھا ہے۔

گورکھ دتا مدارنوں کر کے ہو کرامات :: داڑھی مچھ منائیکے ہنیاں نہ سادات
درشن الکھ اس جگری کھٹ درشن ملیا آئے :: ترکی دعوے چھڈ کے بیٹھا بھوتنہ آئے

اگے ہندو دھرم سی ترک نہ دسے کوئی :: ہیر پیا جب ترک دا کلجگ دُنیا ہوئی

یہاں بھی ڈنکا لگانے۔ چھ شاستروں کو آگے رکھنے۔ ظاہر طور پر ترکی دعوے چھوڑنے۔ جب رہانے وغیرہ دکھوں سے اشاعت اسلام کرنے کا الزام لگایا ہے اور نہایت درد ناک الفاظ میں گورو جی اپنے دل کا دکھ ظاہر کرتے ہیں کہ پہلے ہندو دھرم تھا ترکوں کا نام و نشان تک نہ تھا مگر ہائے جب ترکوں کا یہاں قدم پڑا تب کل جگ درت گیا۔ یعنی دھرم کے خلاف سب عمل جاری ہو گئے۔ ایسے خیال رکھنے والے بابا نانک کو خواب میں بھی اسلام کا پیرو یکار نہیں کیا جا سکتا۔

ثبوت نمبر ۲ پھر لکھا ہے۔

راج ترک دا آئیا اٹھ گیا ہندو راج :: سب منی تاریخ ترک کی ہندو ہوئے محتاج
ہندو ہوئے سنن سب جب آئے مسلمان :: ہوئے پھر بادشاہ لگ آگے رکھ نشان
تنا جیسا منتر بیاں کر کے بہت عروج :: اگے رکھ قرآن نوں کرن مقاماں کوک

ویہڑے دیوی دیوتے دِتے سب گرائے ٭ اپنا عمل چلایا گوری پیر سمائے

یہاں بھی ترک راج آنے ہندو راج جانے ہندوؤں کے محتاج ہونے مغرب سے مشرق کے ہار دینے قرآن آگے رکھ کر بانگیں ملنے دیوی دیوتے گرائے جانے پر افسوس کے جذبات ظاہر کر کے باواجی کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے ان کی جگہ اپنا عمل چلایا اور مقبرے بنائے جن میں پیر دفنائے۔ گویا ہندوؤں کو تو برباد کیا پر آپ تو کوئی اچھا اصول نہ پھیلایا۔ بلکہ قبر پرستی اور مردہ پرستی چلائی یہ الزام گرو صاحب نے یہاں اسلام پر لگایا ہے۔

ثبوت نمبر ۲ پھر لکھا ہے۔

گنگ بنارس ہندواں مکہ مدینہ مسلمان ٭ راہ جیتاں دوئی جگت وچ بجن وچ شیطان

یہاں بھی باواجی فرماتے ہیں کہ جیسے ہندوؤں نے گنگ بنارس بنائے ویسے مسلمانوں نے مکے مدینے کو مانا یہ دونوں مذہب جگت میں رائج ہیں پر شیطان دونوں کے اندر ناچ رہے ہیں۔ جائے غور ہے کہ باوا صاحب بت پرستی۔ قبر پرستی۔ تیرتھ پرستی وغیرہ کے کٹر مخالف ہیں۔ ہندوؤں کے گنگ بنارس کی نہان اڑانے اور ایشور کو بھلانے پر وہ ناراض ہیں۔ تب اسلام کب انہیں منظور ہو سکتا ہے جو ویسے ہی حج وغیرہ کے مرض میں مبتلا ہے اور جس میں بقول باوا صاحب شیطان ناچ رہا ہے۔

ثبوت نمبر ۳ پھر لکھا ہے۔

دہواں وہار ہو کر لاین وڈے رور ٭ صاحب نے ورنہ بھاوئی جے چاہے بھیجے ہور
بیٹھا تخت پیغمبری شیر علی سردار ٭ بھائی کہیے رسول دا ساتھ جوائی یار
علی کیتا سفر جد ان رہے حسن حسین ٭ دعوے کر کے تخت دا لگے یزیدی لین
حسن حسین مار کے یزید ہویا بادشاہ ٭ یزدا ہویا وزیر پاس جو خاصہ یار کہاے
سیار اکیتا خروج پھر مار یا یزیدی آئے وغیرہ

یہاں حضرت علی حسن حسین۔ یزید۔ وغیرہ کے باہمی جنگ و جدل کا مختصر تاریخی ذکر کیا ہے اس غرض سے کہ مسلمانوں نے بہت اندھیر مچایا۔ زور ظلم کرنے لگے۔ مگر خدا کو ظلم نہیں بھاتا۔ وہ جب چاہے اور کو بھیج دیتا ہے یہی وجہ اسلام کے کمزور ہونے اور نہ ہی

فرقہ بندی و پھوٹ کی ہوئی - گویا اسلام پر اندھیر گردی اور ظلم کا صریح الزام لگایا ہے -
ایسے اسلام سے خود انہیں کیا مطلب -

ثبوت نمبر ۵ کر پھر لکھا ہے -

تب کو دو یدہ ہوئیاں اُمتیں دوئے یدھر چلے رلہ :: اک سُنی اک رافزی فرقے دوئی بدراہ
یعنی پھوٹ کے نتیجے میں شیعہ اور سنی دو فرقے ہو گئے - مگر گورو صاحب دونوں میں
سے کسی کو راستی پر نہیں بتاتے بلکہ کہتے ہیں دو راہ چلے پر دونوں ہی بدراہ - یعنی کھوٹے
بادا صاحب کو مسلمان بتانے والے آنکھیں کھول کر اس سرٹیفکٹ کو پڑھیں -

ثبوت نمبر ۶ کر پھر لکھا ہے -

ہوئیاں دوئے بدھا متی حیلتی یزیدی دوجے :: ہو دن لگا جھگڑا تب مذہب ہیا کھلوئے
مسلماناں آپ وچ ہو دن لاگی مار :: رہی موقوف محمدی کون لئے پھر سار
بھیجے خدائے جہان وچ اک جپاؤن نام
تب ہندو مسلمان دوئے کیتے رب منسوخ :: لے فرمان خدائیدا نانک کیا خروج
یعنی محمدی مذہب باہمی پھوٹ سے کمزور ہو گیا - اس وقت خدا نے ایک نام جپانے کے
لئے نانک کو بھیجا ہندو مسلمان دونوں منسوخ ہوئے - ان لفظوں میں ہندوؤں کے
دہرم سے گمراہ ہونے کے ساتھ مسلمانی کو بھی منسوخ قرار دیا ہے - جب بادا نانک جی کا
وچن ہے کہ اسلام منسوخ ہو گیا تو پھر وہ خود مسلمان کیسے ہو سکتے تھے -

ثبوت نمبر ۷ جنم ساکھی صفحہ ۷ پر امام کریم الدین کا سوال ہے کہ ہندو مسلمان میں
سچا کون ہے - گورو جی جواب دیتے ہیں -

نانک کہے کریم دین اک صاحب دو حد :: ہندو مسلمان دوئے ایہ فرقے تو رد
یہ بعینہ آریہ سماج کی پوزیشن ہے ہندو اگرچہ ویدک دہرمی ہیں مگر ان میں دہرم کے
ورودھ باتیں رائج ہونے سے وہ بھی قابل تسلیم نہیں - لہذا بادا صاحب ہندو مسلمان
دونوں کو چھوڑ کر دہرم پر چلنے کی تاکید کرتے ہیں - جیسا کہ اگلے شبد میں کہا ہے -
دائم سچ سلامتی جسو ھ نہ رہسی مول :: جو کرن عبادت ربدی ھیر درگاہ پئیں قبول

یعنی ہمیشہ سچ ہی سلامت رہتا ہے جھوٹھ ہرگز نہ رہے گا۔ باوا صاحب ہندو مذہب کو بھی آغاز عالم سے انجام تک قائم رہنے والے سچے دہرم سے ہٹا ہوا مانتے اور اُس کے قایل نہیں تو مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں جسے ہر جگہ وہ رد کر رہے ہیں۔

ثبوت نمبر ۷۸ سید امام الدین کہتا ہے۔

وچ زمانے آخری خاتم نبی رسول ॰ پچھلے سب منسوخ ہیں تہاں نہ منوں مول

یعنی آخری زمانہ میں حضرت محمد صاحب خاتم النبیین ہوئے پچھلے تمام منسوخ ہیں۔ ان کو ہرگز نہ مانو۔ گورو جی جواب دیتے ہیں۔

سُن سید کریم دین آکھے نانک شاہ ॰ وچ کتاباں لکھیا آہا آپ الاہ

وچ زمانے آخری خاتم دوئی رسول ॰ اک نانک اک مصطفےٰ ضامن دوہیں سول

رہسی ختم جہان اوچ نانک شاہ فقیر ॰ ہندو مسلمان دوئے دوہاں کے پیر

دوویں فرقے پھیرسی ہندو مسلمان ॰ آسن تیجا راہ وچ دوویں فانی جان

یعنی آخری زمانے میں دو رسول ہوں گے۔ ایک نانک اور ایک محمد۔ یہ بالکل کچی ضامن نہیں۔ ہاں اخیر میں نانک ہوگا۔ جو ہندو مسلمان دونوں کا پیر ہوگا۔ دونوں فرقے چونکہ فانی ہیں تیسرے راہ پر جو غیر فانی ہی آئیں گے۔

ان الفاظ میں بھی غیر فانی سچے دہرم کو موجودہ ہندو مسلمان مذاہب سے جدا بتایا ہے۔ یہ اسلام ان کے نزدیک فانی اور عارضی ہے۔ اور گورو اسلام سے لوگوں کو ہٹانے والے ہیں نہ کہ اسے ماننے والے۔

ثبوت نمبر ۷۹ صفحہ ۱۷۲ جنم ساکھی پر لکھا ہے۔

حاجی قاضی ہار کر نیو کرن سلام ॰ کچھ نہ چلے گورڑوا اوپر سچ کلام

حجت کھجت شرع دی آئے نہ سکے ٹیر ॰ تبنیں فرقے دنی دے نانک کیتے زیر

سب مذہب منسوخ کر سچا عمل چلائے ॰ ستیہ نام کرتا روا چھوں کھوٹی عمل بکائے

یعنی سچائی کے آگے جھوٹھ (دین اسلام) ہار گیا۔ حاجی قاضی جھک جھک کر سلام کرنے لگے سچی بات پر جھوٹھ کی نہ چلی مسلمان جو شرع شرع پکارتے ہیں اس کی حجت کھجت

کی پیش نہ گئی - مذہب منسوخ ہوئے سچا دہرم جاری ہوا - ایشور کے سچے نام کا چاروں طرف ڈنکا بجا - اسلام کو نیچا دکھانے والا اور ستیہ دہرم کا ڈنکا بجانے والا نانک مسلمان کہا جاوے - افسوس!

ثبوت نمبر ۸۰ جنم ساکھی صفحہ ۱۳۸ پر ملاجیون سے مباحثہ تحریر ہے اس میں قیامت کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں -

ہوسی قیامت وقنی پرانت نہ اوڑک ناہیں :: تد قاضی مفتی کوئی ہنیں کافی آپ خدا ہوسے

باوا صاحب ایک دن قیامت کا نہیں مانتے - بلکہ قیامت کو ویدک دہرمیوں کے کال (پرلے) کی طرح ایسے زمانے کا سمجھتے ہیں جب کائنات ہنیں نہ مسلمانوں کی طرح جبرئیل وغیرہ فرشتوں یا محمد صاحب کی شفاعت پر اعتقاد رکھتے ہیں - اس مضمون میں آپ فرماتے ہیں نہ

اللہ کا یار نہ منشی نہ نائب :: وہ خود ہی بلا احتیاج غیرے اپنی کامل ذات سے سب کا انصاف کرتا ہے -

اس طرح جملہ عقائد اسلام کی تردید ہی تردید باوا صاحب کرتے ہیں - اسلام کی تائید کہیں بھی نہیں لیا

ثبوت نمبر ۸۱ مذکورہ مباحثے میں باوا جی ہندو اور مسلمان دونوں کے بندھن کا ذکر کرتے ہیں - یگیوپویت ہندوؤں کا اور سنت مسلمانوں کی - لیکن یگیوپویت کو پھر بھی مسلمانوں کے بندھن سے عمدہ درجہ دیتے ہیں ہندو خود عقیدہ رکھتے ہیں کہ یگیوپویت کی نشانی تین آشرموں کے لئے ہے سنیاس میں اسے ترک کیا جاتا ہے اور سنیاسی لوگ ابھیاس کرتا ہوا ایشور کو پراپت ہوتا اور جنم مرن سے چھوٹ جاتا ہے - مگر اسلامی سنت کا بندھن ہنیں چھوٹ سکتا - ساتھ ہی اسلام میں سنیاس کا آشرم ہی نہیں اور سنت جو ہو چکی وہ مٹ نہیں سکتی - اسلئے مسلمان بندھن میں ہی مرتے ہیں وہ جنم مرن میں پڑیں گے اور دکھ پاویں گے آپ کے الفاظ یہ ہیں -

کرمی بدھے جے مرتھ مر پھیر پھیر آوے جائے :: کھلے بندھن جے مرن پھر جنم مرنا ہے

اس میں بھی صاف طور پر ویدک اصول کی تائید اور اسلامی سنت کی تکذیب ہے - باوا جی کے اس وچن کے مطابق تو مسلمان کی نجات کا ہونا ہی ناممکن ہے - تب وہ اسلام میں خود

کیوں جانے لگے۔

ثبوت نمبر ۸۲ اسی مضمون میں آپ فرماتے ہیں۔

ہندو بدھا سوت سوں تن کو چھیدن آسان ؛ ترکل منگل شرع دا چھٹے نہ مسلمان
سندھن چنگا سوت دا تیٹے پائیے ہاسو ؛ جے بندھن ٹے ترک دا تاں کافر سوئیے نکوڑ
سنت ہندو ترک دی کھنے سیینے دوئے ؛ سنت باجھوں جیو نا ہندو ترک نہ کوئے
کل جگ وچ منسوخ ہیں ہندو مسلمان ؛ تیجا دین چلایا مشکل تھیا آسان

یہاں ہندو اور مسلمان دونوں کو اپنی ہی خاص سنت کے بندھن میں بندھا ہوا بتایا ہے۔ سنت سے کوئی خالی نہیں پر ہندو کا یگیوپویت اتنا بندھن نہیں جتنا شرع کا ترکل منگل ہے تب بھی گورو جی ہندو مسلمان دونوں کو منسوخ فرماتے ہیں اور تیسرا دین یعنی سچا دہرم جاری کر کے مشکل آسان ہونے کی خوشخبری سناتے ہیں۔ پس جب مسلمانی دین وہ منسوخ فرماتے ہیں تو خود مسلمان کیسے ہوئے۔

ثبوت نمبر ۸۳ پھر بادا جی فرماتے ہیں۔

صاحب ہکو اک دوئی ہندو مسلمان ؛ دعوے اتے لڑ مرے رہیا خدائے امان
نانک دعوے چھڈ یا جگ وچ ورتے جیر ؛ نہ کا ہو سے دوستی نہ کا ہو سے بیر

یہاں ایک سچے دہرم کی مہمان اور بھی زور سے بیان کی گئی ہے یعنی خدا کا ایک ہی راستہ یا دہرم ہے ہندو مسلمان کے دو راستے شرک ہیں اپنے اپنے طور پر دونوں لڑ مرے۔ صرف خدا ہی امان رہا۔ نانک کی نہ کسی سے دوستی ہے نہ دشمنی پکھشپات چھوڑ دیا دنیا کا بھلا ہو۔ یہ وہ پوزیشن ہے جو سوامی دیانند جی کی ہے کہ مذاہب کو چھوڑ ایک سچے دہرم کا پرچار اور تمام جہان کا کلیان ہو۔ تب طرفداری اور تعصب کا مذہب اسلام ان کا پیلا کیسے ہو سکتا ہے۔

ثبوت نمبر ۸۴ جنم ساکھی صفحہ ۳۴۱ پر آپ فرماتے ہیں۔

کیتیں ہی اسنکھہ جگ وچ بھول لین سکھائے ؛ بیتے اسنکھاں چوکڑی پھر سین دہرتی پائے
لکھہ چوراسی جون دچہ بھنبھڑ ہو سے کھائے ؛ جون گنوو دی بھوگ کے پھر آدم دیہی پائے

یہاں آواگون کے ثبوت میں بیان ہے اور خاص کر پہلے شبد میں مکتی سے پنر آورتی کا۔
بے شمار۔ چوکڑی بیتنے پر پھر دنیا میں آنا ہوگا۔ کیا کوئی مسلمان یہ پوزیشن لے سکتا ہے۔
ہرگز نہیں! ایک آریہ کی ہی یہ پوزیشن ہے۔

ثبوت نمبر ۸۵ باوا نانک جی اسی صفحہ پر پاپیوں کے متعلق ویاکھیا کرتے ہیں۔
پاپی سو پرکار کے اُتم مدھم جان ∴ ہتیا تھٹ پرکار ہے من میں لئو پہچان
گئو برہمن مار سے گوتر ہتیا کرائے ∴ رن ہتیا کینا ہتیا وشواس گھاتا دکھائے
آگے یہاں ایک دوسرے سے بڑھکر ہتیا کا پاپ مقابلہ کرکے دکھایا ہے پر ہمارا مطلب محض
یہ ہے کہ چھ پرکار کی ہتیا میں گئو برہمن وغیرہ کی ہتیا پہلے بیان ہوئی ہے۔ مسلمان جو
گئو سے خاص عداوت رکھتے ہیں۔ کیا ان کے ساتھی ہو کر گورو جی اپنے قول کے مطابق
خود اور مریدوں میں داخل ہو سکتے ہیں۔

ثبوت نمبر ۸۶ قاضی رکن دین وغیرہ گورو جی کو کہتے ہیں کہ چار یاروں کو گورو جی جواب
دیتے ہیں۔
من اللہ دے قول نوں من کتیاں چار ∴ اربعہ عناصر من توں جو چار اللہ دے یار۔
یعنی چار کتابیں اللہ کا قول ہیں ان کو مانو۔ اللہ کے چار یار اربعہ عناصر ہیں۔ اور نہیں
مسلمانوں کا چار یار ماننا یہاں بھی گورو جی کے اعتقاد کے خلاف ہے۔

ثبوت نمبر ۸۷ پنج تن پاک کو مسلمان مانتے ہیں۔ مگر باوا صاحب فرماتے ہیں۔
چاروں یار خدا دے، اربعہ عناصر بھال ∴ بادی۔ آبی آتشی خاک نمانی نال
پنجواں روح ملائیکے ہوئے پنج تن پاک
اربعہ عناصر اور روح کے میل سے پنج تن پاک مانا ہے۔ مسلمانوں کے پنج تن پاک
کو نہیں۔

ثبوت نمبر ۸۸ مسلمان شیطان کو اپنا دشمن مانتے ہیں۔ مگر باوا جی شیطان برے
عملوں اور برے آدمیوں کو مانتے ہیں۔
"بن عبادت بندگی ہور عمل شیطان"

یعنی ایشور بھگتی یا ایشور آگیا کے بغیر اور کام شیطان ہیں۔ آپ پھر فرماتے ہیں:۔

ایتھے دے ہے اوتھے لے ہے ہور گلاں شیطان

حک نیچے سے لئے جو کھٹے سو کھائی :: عملی آپو اپنی پیکھے ملے سزائین

یعنی فعلوں کی سزا جزاء کے مسلک کے بغیر اور سب باتیں شیطان یا ادہرم کی ہیں۔

ثبوت نمبر ۸۹ جنم ساکھی صفحہ ۲۱۹ سے جو مضمون ہندو مسلمانوں کے باہمی اختلافات کے بے بنیاد ہونے کا چل رہا ہے اس سلسلے میں نمبر ۲۹ پر باوا نانک جی کا جواب حسب ذیل ہے۔

آکہے نانک شاہ سچ سن بہاؤالدین پیر :: راہ خدائی سخت ہے کرنا بہو تطہیر والوں نکی کھنڈوں تکھی دھار :: ان کو نوں باریک ہے کیونکر جاپیے پار

ایہ من ہاتھی ہوئے رہیا خودی تکبر نال :: کیونکر چلیے پیر جی اونٹ بھرے سنگ نال تنبو دسرا ایچے لشکر لہ ھنزار :: جو تکیہ کیتا ای رب دا تاں ساتھی سب وسار

کر اللہ دی بندگی ایکا ایکی ہوئے :: پاس نہ رکھیے دوسرا بن مرشد ناہیں کوئے

ان شبدوں میں آریہ وِدوانوں کی طرح بتایا کہ خدا کا راہ یعنی دہرم بہت مشکل ہے تب چاہتا ہے۔ بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے وغیرہ۔ بعد میں دنیاوی جاہ و حشمت وغیرہ کے بوجھ سے اس باریک راستے سے گذرنا مشکل بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ مادی اشیاء کو ساتھی بنانا چھوڑ دو۔ اور ایک جیت یا ایکا گرہ ہو کر ایشور کی بھگتی کرو۔ اسلامی عبادت نماز میں اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے اور جماعت کے ساتھ مل کر پڑھی جاتی یا الگ پڑھی جاوے تو اس میں بولنا ہوتا ہے ساتھ ہی بانگ وغیرہ کا طریق ہے یہ سب ایکانت سیون یا ایکاگرچت کے خلاف ہیں۔ لہذا باوا نانک صاحب کے نزدیک اسلام کبھی پسندیدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ان کے مانے ہوئے سچے طریق عبادت کے خلاف پرچار کرتا ہے۔

ثبوت نمبر ۹۰ جنم ساکھی صفحہ ۱۷ پر امام کریم الدین کو باوا نانک صاحب فرماتے ہیں۔

نانک آکھے راہ ہیچ ستو امام کریم ؛ جیوندیاں تو ہیں ہوئے رہیو دنیا وچ یتیم
چاروں عشق خدائیدے من اندر من لائے ؛ اک حقانی عشق ہے حقو حق کمائے
گوشہ نشینی ہوئے رہیو دہرتی ہیس ٹکائے ؛ کرو عبادت رب دی چلو بیٹھے جائے
دوجا عشق بندگی پڑے پہلے سب تیاگ ؛ ایکا ایکی ہوئے رہ جان جاگن نیند تیاگ
تیجا عشق نہ سیر ہے کھانا پین سب جائے ؛ بیٹھ آسن مار کر جوگ دھیان منے لائے
ماہر اک گھر رکھ ہین بھی رہن نہ دوئے ؛ آواگون نہ ہوئے پھر جے نت ساد ہے کوئے

ان شبدوں میں جہاں دہرم اور سچائی اور ایکانت ہوکر عبادت کرنے کو اپنی اپنی قسم کا عشق کہا ہے وہاں یوگ سمادھی لگانے اور خدا کے سچے وصل کو سب سے فوقیت دی ہے اور بتایا ہے کہ یوگ دھیان سے آتما اور پرماتما کا وصل ہوتا ہے وصل ہوجاتا رہتا ہے۔ اگر اس کو روز نیم سے انسان کرتا رہے تو آواگون یا جنم مرن نہیں رہتا۔ مکتی ہو جاتی ہے۔ یہ سدھانت بالکل ویدک دہرم ہی کا ہے مسلمان کہاں اور یوگ سمادھی کہاں۔ انہیں تو عشق ہے حور و غلمان کا۔ باواجی اس کے قطعی خلاف۔ لہذا اسلام اور باواصاحب کی یکجائی محال۔

ثبوت نمبر ۹۱ جنم ساکھی صفحہ ۲۵۵ پر ہے کہ پیر جلال الدین نے باواصاحب کو کہا السلام علیکم۔ اس کا جواب باواصاحب نے دیا۔ الیکھ کو سلام ہے۔ گویا باواجی اسلام کے وعلیکم السلام کا لفظ بھی نہیں بولنا چاہتے اور جواب میں اس کو سلام کہتے ہیں جو الیکھ ہے۔ تب اسلام سے ان کے پریم کے کیا معنے؟

ثبوت نمبر ۹۲ باواجی جہاں گئے ان کے مسلمان فقیروں سے مباحثے ہوئے اگر وہ مسلمان ہوتے تو دوسروں میں اسلام کا پرچار کرتے نہ کہ مسلمانوں سے جھگڑتے۔ اجمیر کے خواجہ قطب الدین پیر کے مکان میں دیگیں دیکھ کر آپ نے کہا۔

بولیں کوڑ تپا دیں لوے ؛ لوک پتلینے کچھو نہ ہوئے
پاکھنڈ کر کر جنم گوائے ؛ جم دا بدھا چوٹاں کھائے
نانک جن گور پورا پایا ؛ سچ کمایا سچ دکھایا

یعنی یہ لوگ جھوٹھ بولتے اور لوگوں کو دھوکھہ دیتے ہیں۔ اس سے کچھ نہیں بنتا۔
یہ اپنی زندگی پاکھنڈ میں گنواتے ہیں اور موت سمے دُکھ پاتے ہیں۔ جن کو سچا
گورو ملتا ہے وہ سچ کماتے اور سچ ہی دکھاتے ہیں یہ پیر قطب الدین کے عمل اور
اس کے گورو محمد صاحب کی صریح تکذیب ہے۔

قطب الدین کے چیلوں (ملاؤ الدین۔ شمس الدین وغیرہ) نے تردید سُن کر گورو
جی سے ان کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ آپ کے پیر قطب الدین نے اس مکان
کا نام تو اڑہائی دن کا جھونپڑا رکھا ہے مگر روپیہ لاکھوں ہی خرچ کیا اور مکان کے
دوسرے سامان بھی شاندار اور پائدار بنائے ہیں وغیرہ۔

ثبوت نمبر ۹۳ باوا جی کے مکہ جانے۔ وہاں مباحثے کرنے اور بطور تحفہ کے چولہ
صاحب پانے وغیرہ کا تذکرہ چلتا ہے۔ لیکن آج تک مسلمان ایک بھی مثال نہیں
پیش کر سکے کہ باوا صاحب نے عملاً کبھی نماز پڑھی ہو یا اقبال کیا ہو یا اعلان کیا ہو
کہ میں مسلمان ہوں اور حضرت محمد والے اسلام کا پرچار کرتا ہوں۔ تب کھینچا تانی
کے مطالب سے حاصل کیا۔

ثبوت نمبر ۹۴ اب ہم چند حوالہ جات دیکر ظاہر کرتے ہیں کہ گورو صاحب کے علاوہ
ان کے انویائی اور سکھوں سے عزت پانے والے تمام بھگت بھی دین اسلام کے خلاف
ہی رائے دیتے ہیں۔

کبیر جی فرماتے ہیں:۔ روزہ دھرے مناوے الہ ؛ سوادت جیا سنگھارے
آپ دیکھ اور نہیں دیکھے ؛ کاہے کو جھک مارے

یعنی روزہ رکھتے اور اللہ کو مناتے ہیں پر زبان کے سواد میں جیتوں کو مارتے
ہیں اپنے آپ کو دیکھتے اور اوروں کو نہیں دیکھتے کاہے کو ایسی جھک مارنی۔ مسلمانوں
کی گوشتخوری کی یہاں تردید ہے اور مسلمانوں کا روزہ عبادت وغیرہ محض فضول ہے

الہ ایک مسیت بست ہے اور ملک کس گھیرا

اگر کعبہ یا مسجد میں ہی اللہ بستا ہے تو اور ملک کس نے گھیرا۔ اس حوالہ سے پایا جاتا

ہے کہ بھگت لوگ اسلامی مذہب کو خدا کو ہر جگہ حاضر ناظر ماننے والا نہیں سمجھتے

ثبوت نمبر ۹۵ سنت کئے ترک بجے ہوئیے عورت کا کیا کرتیے

اردھ شریری نار نہ چھوڑے تاں تے ہندو ہی رہیے

یہاں سنت کے مسئلہ پر زوردار چوٹ کر کے ہندو رہنا ہی ٹھیک بتایا ہے۔

ثبوت نمبر ۹۶ گورو گوبند سنگھ جی بھی نماز وغیرہ کی کہیں آگیا نہیں دیتے بلکہ فرماتے ہیں کہ سندھیا ترپن کیا کرو۔

پوجا تلک ہوم گایتری سندھیا ترپن وہارو۔ ادھیائے ۱۔ کلیان چھند ۳۲۸

ثبوت نمبر ۹۷ گورو گوبند سنگھ جی اسلام کے متعلق فرماتے ہیں۔ (اکال استت ۱۲۵ و ۱۲۶ چھند)

جے پر یہہ پرم پورکھ اُپجائے :: تن تن آپن راہ چلائے

مہادین تب پربہہ اُپ راجا :: عرب دیش کو کیتو راجا

تن بھی ایک پنتھ اُپ راجا :: لنگ بنا کینے سب راجا

سب تے اپنا نام جپایو :: ست نام کاہو نہ درڑھایو

یعنی محمد صاحب نے بھی نیا دین چلایا اور سب کی سنت کرائی۔ سب سے اپنا نام جپایا۔ ایشور کے سچے نام کو کسی نے نہ کیا۔

ثبوت نمبر ۹۸ گورو گوبند سنگھ جی سوساکھی ۶۲ میں فرماتے ہیں۔

عربی فارسی اکھر نہ پڑھے۔ سکھ اتہاس میں گورو گوبند سنگھ جی کو گورو نانک کا دوسرا روپ بتایا جاتا ہے اور وہ عربی فارسی حروف کا بھی بائیکاٹ کرتے ہیں۔ تب کوئی سکھ گورو اسلام کا حامی کیسے مانا جائے۔

اسی طرح سوساکھی ۸ میں کہا ہے:-

ترک سیت دساہ کر گور تے سدا وِمکھ

یعنی ترک کی دوستی پر اعتبار کرنے والا گورو سے منحرف ہے۔

ثبوت نمبر ۹۹ آٹھویں گورو کے وچن ہیں "ترک درس لینو نہ دینا"

یعنی ترک کے درشن ماتر کا بھی تعلق نہیں۔ سورج پرکاش راس ۱۲ انسو ۱۰ میں بھی ہے۔

یون سنگ تے ناسے دہرم :: بولن ملن سپرش ادہرم

یعنی ترک کی صحبت سے دہرم دور ہوتا ہے اس سے بولنا۔ ملنا، چھونا ادہرم ہے۔

ثبوت نمبر ۱۰۰ سو ساکہی میں کہا ہے (۱) مسلمان کا اعتبار نہیں کہاوت جال کا کاگ ہتی برائی لکھہ (۲) چار موں کا اعتبار نہیں۔ ایک ان میں سے مسلمان ہے۔ سورج پرکاش رت ۲ - انسو ۲۱ میں ہے۔ ترکن کو وسواس نہ کوئی۔

ثبوت نمبر ۱۰۱ گورونانک جی کا اعتقاد اگر مختصر الفاظ میں بیان کیا جاوے تو یہ ہے۔

سچ پرانا نا تھیے نہ ہن میلا ہوئے :: سچ اُرے سب کو سب تہک رہے کہلوئے

یعنی سچ یا دہرم ہمیشہ ایک سا ہے یہ نیا نہیں ہوتا۔ اُس سچ یا ستو تک جن کی رسائی نہیں وہ ہار کر رہ جاتے ہیں۔ پس نیا مذہب کوئی بھی باوا صاحب سے منسوب نہیں ہو سکتا۔ خاصکر اسلام جو تیرہ سو سال سے رائج ہوا ہے۔ اور غور کیا جاوے تو ایک ہمیشہ سچا رہنے والا اور سرشٹی کے آد سے پرچلت ویدک دہرم ہی ان کا پیارا ہے۔ اسے کاش کہ ہم سب لوگ مذہبی تفریق اور جھوٹھی تبلیغ و کھینچا تانی کو چھوڑ کر اُسی سچ پر قائم ہوں۔ جو باوا جی کے کہنے کے مطابق آد جگادی سچ کہلا سکتا ہے۔

اوم شم۔

(لکھشمن)

کھلا چیلنج

ہم نے اپنا دعوے معہ ثبوت کے پیش کیا اور اپنی تحریر میں سچی تاویل و دلیل سے کام لیا ہے تو بھی اگر کوئی خامی ہو تو اُسکے لئے معافی چاہتے ہوئے ہم اصل مدعا کے متعلق اختلاف رکھنے والوں کو کھلا چیلنج دیتے ہیں۔ جو احمدی یا اور کوئی بھائی تحقیق حق کیلئے ہمارے دعوے کی تردید کا حوصلہ رکھتا ہو وہ تحریری یا تقریری جیسا چاہے پبلک کے سامنے عمدہ انتظام اور عالموں کے طریق سے مُباحثہ کرسکتا ہے ہم جہاں تک ایمانداری سے غور و تعمق کرسکے ہیں اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ نہ باوا نانک صاحب مسلمان تھے نہ اسلام کے حق میں ان کی اچھی رائے تھی نہ ان کا مذہب سوائے سناتن ویدک دھرم کے کوئی اور مانا جانا معقولیت پر مبنی ہو سکتا ہے اسی لئے ہم نے کھلے اور صاف الفاظ میں خاص تحقیقات کا لُب لُباب پبلک کے سامنے رکھدیا ہے۔

پرماتما کرے ہم مذہبی تعصبات کو چھوڑ کر صداقت کی تحقیقات کرسکیں۔

(لکھشمن)

تازہ ترین اور نادر تحفے

مرزائی دام فریب (۱) باوا نانک صاحب پر حملہ

یہ وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس میں باوا نانک صاحب کا مذہب نامی کتاب کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ اس سے ہر شخص کو یقین ہو جائے گا کہ مرزائی لوگ آج کل کس طرح جھوٹھ اور بناوٹ کی تحریروں کو شائع کر کے مذہبی تحقیقات کا دم بھرتے ہیں سکھ لٹریچر کے مستند اور مشرح حوالہ جات دیکر واضح کیا گیا ہے کہ شیخ محمد یوسف صاحب مصنف کتاب ہذا نے باوا نانک صاحب کے مذہب کی بابت شروع سے اخیر تک پبلک کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے کہ باوا نانک صاحب کا مذہب اسلام تھا۔

مصنف کے ۱۲۷ جھوٹھ نمبروار لکھے گئے ہیں اور اس کے تمام مضامین کے متعلق سچے اور مدلل جوابات سے اس طرح روشنی ڈالی گئی ہے کہ آیندہ کوئی مسلمان تو کیا خود مرزائی بھی باوا نانک صاحب کی ذات پر اس قسم کے حملے کرنے کی جرأت نہ پاسکیں گے کتاب ہر لحاظ سے قابل دید ہے قیمت فی جلد ۸/

باوا نانک صاحب اور دین اسلام ہمیں نمبروار (۱۰۱) ثبوت اس بات کے دیئے گئے ہیں کہ باوا نانک صاحب ہرگز ہرگز مسلمان نہ تھے

اس مضمون کی جامع اور فیصلہ کن بحث ہے قیمت فی جلد ۴/

کفر توڑ کا بھانڈا پھوٹ یا بہروپیے کا نیا سوانگ۔ ویدک دھرم کی عظمت اور دہرمپال کی شرارت کے ساتھ دین اسلام کی کمزوری اور بطالت کا سچا فوٹو دیکھنا ہو تو اس کتاب کو غور سے پڑھو کفر توڑ وغیرہ کا مکمل اور دندان شکن جواب ہے قیمت ۱۲/

کفر توڑ ۲/ دین اسلام اور اسکی اشاعت ۲/ دہرمپال اور دین اسلام ۲/ داعی اسلام یا تباہی اسلام ۲/ اسلامی تہذیب کی حقیقت ۳/ المشتہر منیجر آریہ ساہتیہ پستکالیہ حوض قاضی دہلی

قابلِ دید تصانیف

رشی جیون کتھا (آریہ بھاشا) اس کتاب کا آریہ بھاشہ انوواد دوسری بار شائع ہوا ہے۔ الڑکے لڑکیوں استری پرشوں سب کے لئے اس دلچسپ کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ آریہ سکولوں پتری پاٹھشالاؤں میں یہ پستک بطور انعام بھی دی جاسکتی ہے قیمت ۱۲ر سنہری جلد عہ

ودیا اتھوا ئرپھرانت گیان اس کتاب میں علم والہام کے مسئلہ پر عالمانہ بحث کی گئی ہے دنیا میں ودیا کے ارتھ جن غلط معنوں میں لئے جارہے ہیں اُن پر بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ ودیا ایشوری گیان کا ہی نام ہے اور وہ علم سوائے وید کے انسانی کتاب یا انسانی زبان میں ادا نہیں ہوسکتا نہ صرف آریہ ہندو بلکہ تمام مذاہب کے لوگوں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے قیمت اردو ۶ر

آریہ پتھک آریہ سماج کے فدائی پنڈت لیکھرام جی مرحوم آریہ مسافر کا یہ جیون چرتر مہاتما منشی رام جی گورنر گورکل کانگڑی چھپوایا ہے جیون چرتر آریہ مسافر جیسے پرجوش اور غیر معمولی محقق کا اور اس کے لکھنے والے مہاتما جی دونو ناموں کے ہوتے ہوئے کسی مزید تعریف وخوبی کے بیان کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی سارا ایڈیشن ختم ہونے کو ہے تھوڑی سی کاپیاں رہ گئی ہیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ۔

پرنس بسمارک یہ کتاب عمدہ کاغذ اعلیٰ ٹائپ میں باتصویر چھپی ہے اس کے مصنف پنڈت ہنری اندر جی ویدلنکار ودیا دھیشی گوروکل کانگڑی (ہردوار) ہیں یہ کتاب اپنی طرز کی خاص ہے اور اس کی خوبیاں اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتی ہیں۔

المشتہر مینیجر آریہ ساہتیہ پستکالیہ حوض قاضی دہلی